

کان بصر الروح فهو من مقامات العمل
 ان كان بصر الروح فهو ما يشهد في العوام وكد
 استماع كلامه ان كان بصر الروح فهو من مقامات العمل
 فاحتمل العمل وان كان بصر الروح فهو ما يشهد في العوام
 في العوام تحقيق شريف سلطان
 للنفس الناطقة بصره وسمعها ولسانها غير هذا
 للموارس المحسوسة وتحقيق ذلك ان هذا
 لطيفين احدهما القيومية الالهية المتعلقة
 بالبدن والآخر في مع قطع النظر عن النفس وتوابعها
 في معرفة الاشياء وجها ان تغيب عن غيرها
 مجردة من مبدء الصحو وهو العلم ولا تغيب
 الى شيء من الاشياء وتتصل به وهذا الاتصال
 اذا اعتبر بالانكشاف البصر يعني بصرا واذا
 اعتبر بالانكشاف السمع يعني سمعا واذا اعتبر
 بالانكشاف العلوم بالاكتادة والاستفادة يعني
 كذا فتم هذا الى جبين الفرح رب غن وجل
 ومن هذا الوجه يلهم ويكمل من الله ومن اوج
 الافلاك والاملاء الا على وارواح
 من مص من الصالحين و
 ربها يزلون من روية
 الروح ربها الى المشيمة
 وعن المشيمة الى جوارح البصر
 فتعقل هبة متصلة بقبول الفرح رادتي في
 بعيني وهو صادق فيما قال ومن هذا الباب
 ما ادعاه ابن عباس رضي الله عنهما من روية

روح کی آنکھ سے ہے تو کاملون کا مقام ہے اور اگر بصر کے
 علم سے ہے تو اس میں عام بھی شریک ہیں اور اسی طرح
 ان کے کلام سن لینا اگر روح کے کان سے ہے تو وہ تمام کاملوں کا
 ہے اور جو روح کے علم سے ہے تو اس میں عام بھی داخل ہیں
 تحقیق شریف جانتا ہوں کہ نفس ناطقہ کے واسطے
 سوال جو امر محسوس کی آنکھ اور کان اور زبان ہے اس کی
 تحقیق یوں ہے کہ اس جگہ دو لطیف ہیں ایک تو قیومیہ کہ جو بصر
 شائع ہے اور اس میں حلول کے ہوئے ہے سمیت قطع نظر
 سو معرفت اشیا میں اس کی دو چیزیں ہیں ایک تو
 مہرہ صورت سے کوئی صورت مجر و اس پر فاضہ جو
 یہ تو علم ہے دوسری یہ کہ کسی شے کا اشیا میں فاضہ کر
 اور اس سے متعل ہو جائے۔ اور یہ اتصال اگر انکشاف
 بصری اعتبار کیا جائے تو اس کو بصر کہیں گے
 اور اگر انکشاف سمعی اعتبار کیا جائے تو اس کا نام
 سمع ہے اور اگر انکشاف العلوم بالاقتادہ و الاستفادہ
 اعتبار کیا جائے تو کلام ہے سو اسی جہت سے فرد کو دیکھنا
 اور اسی سے الہام کیا جاتا ہے اور اسی سے اندر سے بین
 کرتا ہے اور ارواح افلاک اور فرشتوں سے اور جو
 نیک لوگ گزر گئے ہوں ان کی ارواح سے بائیں کہتا ہے
 اور کہی روح جو اپنے رب کو دیکھتی ہے اس سے
 نسبت پر ایک نور نازل ہوتا ہے اور نسبت جس بصر پر
 وہ نور ایک نسبت متصل بن جاتا ہے اس وقت فرد کو اپنے رب
 کہیں نے اپنی آنکھ سے خدا کو دیکھا اور سچ ہے اس کا کہنا
 اور اسی قبیل سے ہے وہ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ
 عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

النبي صلى الله عليه وسلم ربه ومن هذا الباب
 كلام موسى عليه السلام وانصرفت يوما برح
 الشمس ورأيتها وسمعت منها فقلعها عجباً لك
 تزين الناس استخفاً وامنك واستفادوا منك ما
 الغلبة والظهور على اطوار رشتة ثوانهم ينكرو
 عليك ويقررونك وانت لا تنقمين منهم ولا
 تغضبين عليهم قالت اليس ان تجلس ههنا وتها
 جههم بانفسهم تبعه من ابتهاجى بنفسه فانا
 في كل ذلك لا التفات الى صوارق التلبس وانما
 التفات الى حقيقة الالتهام وانما الكل ابتهاج
 بانفسه فهل يحى لاحد ان يعضب على كمال
 نفسه او يبتغى من نفسه شتم افضاى الى
 الشمس فزيتها فياضاً بالطبع والجلبة ولكن
 اكل منك ولبيت ارفاح الافلاك ملتئم وهو
 ففة في علو مها وهمها **زيادة ايضا**
 ان شئت ان تتبين حقيقة هذا الوجدان
 واصغرها الى اليك اعلم ان علو النفس الناطقة
 اعني بها ان البسيط هو تقيد المقيومية
 الحسد والحد وتازل الطبيعة الكلية الى
 هي النقطة الفعالة في الخارج بصورة
 خاصة بمعلوم اى معلوم كان انما يكون
 عندنا با اتحاد المدرك والمدرك لا تزداد لها
 ادا ان يكون منشأه كلية تشمل النفس
 جسداً كالصورة الانسانية والحيوانية
 او الارض والماء وسائر العناصر والقوى

اور اسی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام کرنا
 ایک روز میں روح آفا ہے متصل ہوا ہے اسے دیکھا اور اس
 شے نے کہا بڑا تعجب ہے کہ لوگ تجھے روشنی طلب
 کرتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں تیرا ظہور اور ظہور طرح سے
 دیکھتے ہیں پر تیرے منکر ہیں اور تجھے مقابلہ کرتے ہیں
 اور تو نہ کسی سے انتقام لیتا ہے نہ کسی پر غضب کرتا ہے
 تو اس نے کہا کیا ان کا کلمہ اور ان کے اپنے نفسوں سے
 خوشی مہمان کی خوشی کا شعبہ نہیں ہے میں ان سب
 حالتوں کی طرف کچھ التفات نہیں کرتا میں اس شادمانی
 کی حقیقت کو دیکھتا ہوں کہ یہ سب میرے ہی نفس کی
 شادمانی ہے تو پھر کیا کوئی اپنے کمال نفس پر غصہ ہوا کرتا ہے
 یا انتقام اس سے لیتا ہے پر جب یہ امر ہو چکا
 پس میں نے اسے دیکھا کہ بالطبع فیاض ہے اور اسی طرح
 ارواح افلاک متوافق اور ملے ہوئے ہیں اپنے علموں
 اور بہتوں میں **زیادہ ایضاح** اگر تو چاہے اس
 وجدان کی حقیقت دریافت کرنا تو سن
 میں کہوں جان کہ نفس ناطقہ کا علم جس سے
 مراد نور بسط ہے وہ مقید ہوتا ہے
 قیومیت کا ایک جسم واحد کے لئے اور تنزل
 طبیعت کلیہ کا کہ وہ ایک نقطہ فعال ہے خارج
 میں کسی معلوم خاص کی صورت میں گو کوئی معلوم
 ہو ہمارے نزدیک مدرك اور مدرك کا ایک ہونا ہے
 پھر اس کا ادراک یا واسطے نشاء کلیہ کے ہوتا ہے
 نفس کو شامل ہوگا یا جسم کو شامل ہوگا جیسے صورت
 السانیہ یا حیوانیہ یا زمینیہ اور پانی اور باقی عناصر

شمس اور قمر اور یاس کا ادراک کسی خاص شے ایسے
کے لئے ہوگا جو اس نفس و ادراک کے قسیم ہے جیسے زید کا نفس عمر
کے نفس کو ادراک کرے پس اگر اول ہی توصف اور ادراک کے وسط
اس حقیقت کی یہ ہے کہ تجر کو کرے طرف اس نقطہ کی کہ وہ اس حقیقت
شامل فی النفس کے مقابل ہے تو باقی ریگی اس کے ساتھ اور خالی ہوگی
اس کے غیر سے اس وقت وہ نقطہ مشابہ پیدا ہوگا اور اس
حقیقت کے سب احکام روشن ہو جائینگے علی ذوقی تحقیق پس
ہم ہمارے قول درک اور درک کے ہر صورت میں ایک
ہو جائینگے اور اگر ہوگا امر ثانی تو صفت اور ادراک نفس کھائے اس
حقیقت قسیمہ ہمالی یہ ہوگی کہ اس کے ساتھ جمع ہو کسی حضرت میں
حضرات طبعیہ کلیہ سے تو غالب ہوگا ایک نفس دوسرے
نفس پر اس جزر کی جہت سے جو اس جزر پر غالب ہے اور
اس قوت پر جو دوسری قوتوں سے بیرونی طلب ہے یا جہت اکثر
قوتوں کی اس شرط سے کہ یہ قوت منقطع نہ ہو کہ تاثر ایک نفس کی
دوسرے میں طلب سے ہوتی ہے اور مجب سے اور کہہ ان دو
وجہوں کا یہ ہے کہ نفس میں جو ایک قوت امانت ہے
غالب یا مغلوب اس میں کوشش کرے سو یہ کاملون
میں ہے یا قوت غالب یہ غیر کاملون میں ہے اور
بیان ایک اور نفس ہے جس میں یہ قوت لیکن اس کے
احکام کا ظہور بیان بہت کم اور ضعیف ہوتا ہے
پہلے نفس سے - پس اور اک کیا موثر نے موثر کو
اور موثر نے موثر کو اس قوت کے ص سے اور یہ
اس سے لئے تو ظاہر ہوں گے احکام جو نہ تھے اور
کسی یہ قوت جو اس نفس میں ہے دوسری قوتوں سے
بیرونی طلب ہوتی ہے ایسی کہ مشعل ان پاد ہوئی ہر انہیں

الشمسية والقرية فاما ان يكون للشيء خاص
قسيم لهذا فان النفس لها رتبة مثل ادراكها نفس
زید نفس عمر فان كان الاول فصفا ادراكه
النفس لتلك الحقيقة بتغيره الى نقطة هاباء
تلك الحقيقة الشاملة في النفس فيتبع بها
وتعنى عن غير هاباء نقطه هذه النقطة بنفسها
وتعنى بها جميع احكام تلك الحقيقة تجلداً ذوقياً
تحقيقاً انهم اصح من ان يفيض المدرك والمدرك
في هذه الصورة وان كان الامر لما في حقيقة
ادراك النفس لتلك الحقيقة القسمة لها ان
تجتمع معها في حقيقة من حقيقة الطبيعة الكلية
فتعذب نفس على نفس اما من جهة المدرك الغالب
على هذه النفس والقوى المستتبعة بغاها
من القوى او من جهة الكثرة القوي على خباها
اخالفين هذه القوى منفردة وجميع تاثير النفوس
بعضها في بعض فاما يكون بالغلبة وهيمنة
ولكنهما ان يتجرد نفس الى فوق موحدة فيها
غالبية او مغالبة وهذا في الكل والقوى
الغالبية وهذا في غيرهم وهذا نفس نحر
فيها تلك القوى لكن طهور احكامها هذا اول
بواضع من النفس الاولى فادركت المؤثر
المؤثر في المؤثر في مؤثر في مؤثر في مؤثر في مؤثر
وانصلت هذه الحيز فظهر احكامها تكل
وربما كانت هذه القوى فيها مستعدة للقوى
الآخرى بحيث يكون متحولة متلاشية فيها

فتن عنہ عن احکامها و آثارها و اسرارها
 حتموا لعلہ لتفیقا لشرعہ ہذا النفس فی
 تلك النفس و فادتها تلك الذیفة و الحق انھا
 ما انشبتہا من خارجہ صرفت عنان و حقھا
 الی خزء منها و قوی من متغیرا حتی لا تلتفت الی احکام
 سائر القوی و الاجراء فاخذت عند الغلبہ و
 الاستتباب من ہذا و المحبة و التبعية من
 تلك لادان من اتحاد النفسین لا مطلقا بل
 من جهة قوۃ و جز و لا فی جمیع المواطن بل
 فی موطن من موطن الطبیعة الکلیہ و ہذا
 صحت قولنا یصل المدک و المدک فی ہذا
 الصوریۃ و اخبرت ہذا اما علم ان بہذا
 النفس بالنسبۃ الی تلك حالات و اوضاعا
 احدھا الاتحاد و الاستغراق فیھا و لا یصل
 عن غیرھا و ثانیہا ان من جمیع کل نفس الی
 ملاحظۃ تغیرا مغربیۃ فی صفت الاتحاد
 فتتلون باضواء علیہا مع انکالہا و شعور
 انہا لیست ہی من جمیع الوجوہ بل وجہ و وجہ
 وجہ و ہذا فی الحالۃ تسمیہ الرؤیۃ و تالہا ان
 یغلب سائر الاحکام بحیث یغلب حکم ہذا
 القوی و تصیر کالمستتس و حیث یظہر
 لتلك الاحکام صوۃ ضعیفۃ بالنسبۃ
 الاتحاد و بالنسبۃ الی الی و یتکو فیضا
 ما من جهة الغالبۃ و قبول ما من جهة المتغلب
 فیقال کل نفس زید نفس عمر و سمعت

تو منسوز ہوجاتی ہے احکام اور آثار سے اور فقط قوۃ غالب
 باقی رہ جاتی ہے اس وقت کہا جاتا ہے کہ نفس نے اس نفس
 میں اثر کیا اور اس کیفیت کا فائدہ پہنچایا اور سچ یہ ہے کہ اس
 نفس نے کچھ خارج سے نہیں حال کیا بلکہ اپنی ہی جزئی طرف
 توجہ کی ہے اور اپنی ہی اس قوۃ کی طرف جو اس میں امر ہے
 استدار کہ سب قوتیں اور اجزاء ناپود ہو گئے تو اس وقت غلبہ
 استتباب اس طرف سے اور محبت پیروی اس طرف ہوگی
 تو ضرور ہے وہ فسون کا اتحاد سے مطلق نہیں بلکہ قوۃ
 اور جز کی جہت سے اور نہ کل جگہ بلکہ طبع کے کسی جگہ
 میں۔ اور اس کے یہی سننے میں جو چہ نہ کہا دیکر بزرگ
 ایک ہوجاتے ہیں اس صورت میں اور جب تنہا یہ جان لیا
 تو جان لو کہ اس نفس کے واسطے نسبت اس کے حال میں اور
 وضع ہیں۔ اول یہ کہ متحد ہونا اور متفرق ہونا اس میں
 اور اس کے سوا کوئی نہیں بلکہ دو سراسر ایک کہ نفس و جہت
 و احوال اس کی خاک کے دھالیکے متفرق ہو یعنی اتحاد میں ہیں نہ جاننا
 بسبب ملنے کے اس سے باوجود کہ جگہ جگہ ہونیکے اور شعور
 اس بات کے کہ وہی نہیں ہو گیا کل وجہ سے بلکہ کسی وجہ سے
 اس حال کو رویتہ کہتے ہیں اور سراسر ایک کہ غالب ہوجاتے ہیں
 احکام ایسی طرح کہ غائب ہوجائے اس قوۃ کا حکم اور
 یہ قوت چھپ جائے اور اس وقت ظاہر ہوگی
 ان احکام کے واسطے صورت ضعیف نسبت
 اتحاد اور نسبت رویتہ کے تو انھما ہوگا غالبیت
 کی جہت سے اور قبول کی قوت
 منسلوبیت کی جہت تو کہیں گے زیر کے
 نفس نے کلام کے عمر و کے نفس اور اس نے اسکا

کلام سنا اور چوتھا کہ اس قوت کے احکام بہت شدت سے
 غائب ہو جائیں اس کی نسبت پس کچھ نہ رہی مگر ایک خیال خفیف
 محفوظ اس قوت کی ضدوں میں اور اس سے جدا اس وقت
 کہیں گے کہ دوسری صورت حاصل ہوئی اور قشر ہو گئے
 دوسری صورت میں جیسے آئینہ میں صورت قشر ہو جاتی ہے تو یہ چار
 حال ہوئے اور ہر ایک کے لئے حکم ہے یہ نہایت غور اور سوچنے
 کے لائق ہے اور دوسرا لطیفہ تسمیہ ہے اس میں حاسہ
 بعلیہ ہے وہ حاصل ہو جاتا ہے اس وقت اگر کان کا قیاس
 کریں کان اگر آنکھ کی طرف قیاس کریں آنکھ کہا جائیگا
 یا ذوق کی طرف تو نام اس کا ذوق ہو گا جو اس کی طرف
 توجہ کرے کہ یہ لگا اور شاید وہی ہے جو مشترک ہے اور مشترک
 سے چھڑکے احکام ہو جائے آنکھ تو یہ کہ توالہ کے نقطہ کو
 دائرہ جلتے سودائیر کو کوئی خارج میں ہوتا نہیں ہے چہ نام
 جس مشترک کا اور زبان کا یہ کہ کسی شے مرغوب کو دیکھ کر نہیں
 پانی بہا کرے اور قوت بس کا احتلام یہ کہ آدمی سے آدمی قریب ہو
 اور وہ اس سے رغبت رکھتا ہو اور جب بدن سے بدن
 لئے اس کے نفس میں گدگدائی ہو اور احتلام کان کا
 رگ کے سر اور اشعار کے وزن جاننے پس نسیم تو یہ خواہش ہر
 طرف نہیں التفات کرتا بلکہ جس ماصرہ و ماصرہ ذائقہ و طعم
 لذت آتا ہے اور اگر توجہ پوچھے تو ایسی جس مشترک تمام
 حواس ظاہر اور اور اک ان کے پورے ہوتے ہیں
 اور جب ارواح اپنے بدن سے جدا ہوتی
 ہیں بسا اوقات متقل ہو جائے یہ حاسہ اور
 خیال عرش سے اپنے موافق موجودات
 مثالہ پید کرتے ہیں جیسے جن مشکل

ہذا کلاما ولا یعلم ان تغیب احکام قوت
 القوت غیبی تاشد من ذلک فلابقیہ الا خیال
 طغیف مختلف باحکام اضداد ذلک القوت
 متقلین عنہا فیقال حیثئذ حصلت صفت
 فی الذہن وانتقشت فیہ انتقاش الصورۃ
 فی فکرۃ فہنا لریع حالات کل جمہور من
 المتدبرین والذاتیہ اللطیفۃ النسمیۃ وفیہا حاسۃ
 بعلیہ تمن شائہا الاتصال بالفعل فان قیس
 السمع یسمی سمعاً والی البصر یسمی بصری والی
 الذوق یسمی ذوقاً والی المس یسمی مساً ولعلہ
 الذی فیہ حسا مشاکا وامنہ لیس لاحتلام
 کل حاسۃ فاحتلام البصر وہی النقطۃ الجلیۃ
 حایق فالذاتیہ لیس فی الخارج انما هو من
 احتلام الحس للشیئ لک وحتلام الذوق
 ان یرى الانسان شیئاً مرغوباً من الذوق وقات
 فی فصل الریح من اللسان وحتلام المس
 ان یرقب من الانسان انسان یدخل غمولہما
 یتصل من بدنہ ویجد دغدغۃ فی نفسہ فاحتلام
 العمم معرفۃ وزن المنفعات ولا شعاعاً فلتسمی
 القوت لا یلتفت الی الجوارح الطاهر بل لتدن
 بصر ہا وسمع ہا وذوق ہا ولسانہا واذ شعاعہا
 وھذا کالخاصۃ حی یمرق بہا ذلکات الحس الیہ
 الطاهر واذ انفعات الارواح من ابدانہا واما
 استقلت ہذا الخاستوا بدع من خیال العشر
 مواجی د منالیۃ علی صہا کما یشکل

الجن والملائكة مشہد آخر رایت لكل
من شعاع الله نوراً يعاين فطنت بحقيقة
انما حقيقة النور مناسبة الشئ بالروحانيات
وحية لا سفي في هي من اثر الروحانيات
فلا راي الانسان من هذه الهيبة جاسدة روح
ادراكها انطباعاً بان ينشئ حويزاً فيقسم ويز
حاد مناسباً بالروحانيات والناس اذا
نوجهوا الى شعاع الله صاروا احزاً لغيره
انما يتفهم حيزاً واخر تحت احيث فعلوا هذا
الفعل لله باعتقاد ان هذا من شعاع الله
وحزب تنقسم حلة من اسطقس رطحا ففهم
بالنور فتغلب قوة الملائكة على البهيمة فتوح
عن في هذا النور فتدرك التلالي الذي
حواصل هذه الشعاع في هيبة امراة
مشهد عظيم وتحقيق
شريف اطلعني الحق تعالى على حقيقة
التلالي العظيم الجليل المتوجه الى نوع البشر
المراد منه تسليم اقامتهم الى الله المقتل
في عالم المثال المنفس تاج بالانبياء عامة
ونبيينهم صلى الله تعالى عليهم اجمعين
خاصة وتاج بالكتب لاهية عام والقرآن
العظيم خاصة وتاج بالصلوات وآثارها العجا
معرفت على التلالي الواحداني في ذاته
المتبرز في بر ذات كثيرة بحسب المعادلات
الخارجة عنه اوصاف البشر عاداتهم

الجن والملائكة مشہد آخر رایت لكل

المراد منه تسليم اقامتهم الى الله المقتل

ہوتے ہیں اور فرشتے مشہد آخر میں دیکھا کہ اللہ
تعالیٰ کی ہر شعاع نور کا نور بلند ہوتا ہے اور دریافت کے
حقیقت اس کی بیشک حقیقت نور کی مناسبت شے کی
روحانیات سے اور ایک ہیئت راسخہ اس میں روحانیات
کی تاثیر سے ہے اس ہیئت سے انسان اور اک
کر لیتا ہے روح کے حالات سے ایک اور انطباعی
اس طرح سے کہ نور ہو جاتا ہے اور مناسبت زیادہ ہوتی جو
روحانیات سے اور شعاع اللہ کی طرف جب لوگ متوجہ
ہوتے ہیں تو گردہ بین نجلتہ بین ایک وہ گردہ ہے کہ اپنے
نیت اور عزیمت کے سبب نفع پائے لیکن جو کام کرے اس کے
واسطاس اعتقاد سے کہ یہ عبادت شعاع اللہ سے ہے۔
ایک وہ گردہ ہے کہ اس کی روح کی آنکھ کھل جاتی ہے وہ نور
معلوم کرے اس کی قوت ملکیت غالب آجائے قوت بے پیرہ یک
وہ گردہ ہے اس نور میں غور کرے اور ادراک تدلی کرے
وہ تدلی کہ جو اصل یہ شعاع اللہ کی پس وہ ستیر ہو جائے
مشہد عظیم و تحقیق شریف حق تعالیٰ نے مجھے مطلع کیا
اس تدلی عظیم و جلیل پر جو نوع بشر کی طرف متوجہ ہے
مراد اس سے اس کا قسب آسان ہوتا ہے
وہ تدلی متشکل ہے عاالم مثال میں منفس
ہے کہسی عموماً دوسری نبی اور خصوصاً ہمارے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اور کہسی منفس ہے کتب
آسمانی سے دوسری ہو گاتا ہیں اور خصوصاً
قرآن عظیم اور کہسی منفس ہے نماز اور کہسی کہی شریف
تسبیح چھاننا اس تدلی وحدانی کو گناہ پر غور و تکرار میں
موافق تحریک خارجہ کے یعنی انسان کی وضو کی ادعا و تون کی

و ما گوزات اذھا نھم الیٰہ اذا انتقلوا الیٰہ
 کانت تلك الاوضاع والاعداد والعلوم
 معهم لا تفارقهم فیدعون فی حفظ القدر
 لا تعقاد صلوٰۃ مثالیۃ بہذا التذلی الجلیل
 ثریا نزل فی العالم الجسمی صفا لہ اللہ و متی ما
 استعملہ العالم بحسب الاوضاع العلویۃ
 والسفلیۃ واطلعت علی حکمۃ الانفسار و
 تمین کل انفسا عن الانفسا لا آخر فی صلیۃ
 لا توجد الا فیہ من تلقاء معدلات اعدت
 لذلك فحنین لک انشاء اللہ ہذا للحقیقۃ
 الوحانیۃ وکیفیۃ انفسا را حکم الشخص
 الاکبر لما تنقذ فی الحاج کما نزل فی شہ منہ ان
 عرف ربہ و احببت لہ فکانت فی مدارک صوابع
 علیہا وھا وجہان وجہ یح و حد و ما فی
 الشخص الاکبر من الجسم و الجسدانیات
 والروح والروحانیات و وجہ یح و وجہ حد و
 الوجود الذہنی و یصبر نفس للعلوم و بہذا
 الوجه الاخر تذلی من تدریجات الحق و جل
 و من و ہذا انصیب الشخص الاکبر من
 معرفۃ ربہ و ہذا مقام معلوم لا یتجا وزہ و کل
 من فی جوف و حقنہ فانما انصیب من
 معرفۃ ربہ من ذل ما من نخل لاحت ہذا الکلام
 فی منازل مقید فی ذل ہذا لک بقدر التدریج
 لہ و فیہ و برامی فی ہذا التدریج احکام الحیاۃ
 فہذا ما معرفۃ عظیمۃ عرض علیہا بنواجد

اور جو ان کے ذہنوں میں مقرر ہے اسی چیزیں کہ جب بنو میں جہاں
 تو زمین اور عاقبت میں اور علوم ان کے ساتھ ہوں ان سے جدا
 ہوں مادہ کریم و عظیم و قدیم صورت مثالیہ کے منقاد ہونے کو
 واسطے اس تدریجی طیل کے پھر عالم جسمانی میں آئیں جب خدا
 چاہے اور مستعد ہو واسطے اس کے عالم موافق اوضاع علوی
 اور سفلیہ کے اور حق تعالیٰ نے مجھے مطلع کیا انفسار کی حکمت پر
 اور ایک کو دوسرے سے جدا پہنچانے پر اس خصوصیت
 جو اسی میں ہے معدلات کی طرف سے جو آمادہ ہیں ان کے
 لئے ہم بیان کریں گے تجسّس انشاء اللہ تعالیٰ اس کی
 وحدانیت کے اور حقیقت اور انفسار کی کیفیت جان تو
 کہ شخص اگر جب مقرر ہو انبارج میں سب سے پہلے اس نے
 پہچانا اپنے رب کو اور شروع کیا اس سے
 تو اس کے مدارک میں صورت ملی تھی جس کی وجہ میں
 ایک اس طرف جو شخص اگر کہ میں ہے جسم اور جسمانیات
 اور روح اور روحانیات اور دوسری جہت
 وجود ذہنی کی طرف جس شخص معلوم ہو جائے اور اس
 جہت اخیر سے تدریج ہے تدریجات حق تعالیٰ سے
 اور یہ نصیب میں ہے شخص اگر کہ اپنے رب
 کے معرفت کے سبب اور اس کے لئے
 مقام معلوم ہے جس سے تجا و زمین اور جو کچھ
 جوف و جہت میں اس کے ہے اس کے نصیب
 میں اپنے رب کی معرفت میں تنزل میں ہے
 تنزلات اس تدریج سے ایک منزل مقید میں بیان
 نازل ہوتی ہے بعد تدریج لکی اور رعایت کے ہاتھ میں اس
 منزل میں احکام جانیں کہ اس بڑی معرفت کو فوجا ہو کر پہنچے

وَالْجَمْلَةُ فَلَهَا الشَّارِكُ فَلِكِ وَعَنْصَرٌ بِوَدُوحٍ
 ظَاهِرٌ وَخَفِيٌّ كَانِ اَوَّلُ اَمْرٍ مِنْ اَحْكَامِهِ
 اَنْ مَعْرِفَتُهُ وَاعْبِثَ اَلِيهِ وَاسْتَمَدَّ فِي ذَلِكَ
 اسْتِمْلَادًا جَهْلِيًّا بِالشَّخْصِ لَا بِاَكْبَرِ لَانَّهُ اَصْلُهُ
 وَوَسِيلُهُ وَجْهُهُ وَتَوَجَّهَ اِلَى اَلْذَاتِ فَقَطُّ كَمَا كَانَ
 الشَّخْصُ لَا بِاَكْبَرِ مُتَوَجِّهًا اِلَيْهَا فَقَطُّ وَلَكِنْ اَصْلُ
 الشَّخْصِ لَا بِاَكْبَرِ وَالدُّنْيَا الْمُنْعَقِدَةُ فِيهِ لِفَيْضِ
 صَوْنَةٍ خَاصَّةٍ فِي مَدَارِكِهِ وَهَذَا مَعْرِفَةُ اَخْرَجَ
 ثُمَّ لَمَّا اِنْخَازَتْ الْمَثَلُ وَهِيَ لَتِي نَدَى تَارِيَابِ
 الْاَنْوَاعِ تَعَيَّنَ لِكُلِّ نَوْعٍ اَحْكَامٌ مُقَيِّقَةٌ عَنْ
 اَحْكَامِ نَوْعٍ اُخَرَ وَكَانَ ذَلِكَ فِي الْمَثَلِ وَكَانَ
 مِنْهَا الْاِنْسَانُ فَمَيَّنَ مِنْ سَائِلِ الْاَنْوَاعِ بِقِسْطٍ
 مِنَ الْمَعْرِفَةِ وَلَمْ يَتَرَكَ سَكَنًا وَادْعَ فَيَدِ
 الْاَمَانَةِ ثُمَّ طَهَّرَتْ اَلْاَشْخَاصَ الْبَشَرِيَّةَ مِنْ
 هَذَا الْمَثَلِ الْاِنْسَانِي عَلَى طَرَفَةِ الْقِسْمِ تَالَا
 الْخَصَاصَةِ اِيَّاهُ اَنْ صَاحِبُ الْمَوْسِقِيِّ يَتَخَصَّرُ
 عَنْ نِعْمَاتِ الْوَرَقِ فَيُحْدِثُ اَلْاَوَّلُ اَنْفِثَ اَلْاَوَّلُ
 وَلَا يَنْقُصُ شَرِيعَتُهُ لَمَّا رَغِبَ اَنْفِثَ بِنَفْسِهِ
 اَلْاَوَّلُ اَبْعَادًا اَلْاَوَّلُ اَلْاَوَّلُ وَلَا يَنْقُصُ بِنَفْسِهِ
 بِعَطِيَّةِ الْقِسْمَةِ اَلْاَوَّلُ اَلْاَوَّلُ اَلْاَوَّلُ
 الْاَبْعَادُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ وَهِيَ اَحْتَرَجَتْ يَنْتَظِمُ
 الْاَلْحَانُ عَصْوَةٌ فِي عِلْدٍ خَاصٍ يَفْضَحُ
 وَيَعْرِفُ لِكُلِّ حَالٍ وَخَاصِيَّةٍ وَوَقْفًا يَظْهَرُ كَمَا
 هَذَا الْيَوْمُ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فِي ذَلِكَ الْجُلُوسِ
 وَلَكِنْ اَعُوذُ فِي يَوْمٍ وَسَاعَةٍ اُخَرٍ يَلِينُ وَهَذَا

غرض جو فلک اور عنصر جو اروج ظاہر یا خفیہ کا اول اوس
 ظاہر ہوا یہ ہے کہ اوس نے اپنے آپ کو پہچانا اور اُس سے
 خشوع کیا اور وہ چلے مدعا پہنچا جس سے سرشتے شخص
 اکبر سے اس کے لئے وہ اوس کی اصل اور مبدع ہو رہے
 اور متوجہ ہوا طرف ذات کے فقط جس طرح شخص
 اکبر متوجہ تھا طرف ذات کے فقط لیکن آمادہ کیا شخص اکبر
 نے اور جو اوس میں تدریج مشق ہے واسطے فیضان
 صورت کے ایک خاصہ اور یہ معرفت دوسری ہے
 پہر جب عین ہوئیں مثالیں جنکو رب النوع کہتے ہیں
 تو تعین ہوئی واسطے ہر نوع کے اُس کے حکم ایسے کہ تشریف
 دوسرے نوع سے اور یہ مثال ہیں حق اور ان میں سے
 انسان ہے سو یہ سب نوعوں سے متمیز ہوا ہے جس
 پانے معرفت کے اور اصل نہیں ہو گیا اور اس میں امانت لکھی
 پہر اشخاص بشری ظاہر ہوئی اس مثال انسانی سے تعین
 انحصار کے طور پر جیسا صاحب کو حق سارے کے بارے
 لئے ڈھونڈتے تھے تو معلوم کرتا ہے کہ یہ نعمہ یوں ہے
 نہ اس سے زیادہ نہ اس سے کم پہر کہتا ہے کہ ہم
 اگر مرکب کریں اس نعمہ کو اس نعمہ سے تو یہ
 پہر اہل حاصل ہوں گے ایسا نہ زیادہ نہ کم
 جیسا کہ معلوم کیا تفسیر حاصر یہ قطعی ہے پہر اہل کو
 اہل اس سے مرکب کرنا چاہا احسان ہے ہی طرح
 یہاں تک کہ کون مقرر کر لیتا ہے محصور عدو خاص
 میں پہر اس سے یا دور کتنا ہے اور ہر ایک حکم
 جانتا ہے او غایت اور وقت معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ
 رات کو آہستہ اور مجلس کا جو اور دور اگلے سے آہستہ کا

لی غیب النہایۃ قلوان عجم امتدالی لاجل ما
 انقضی عن غیبیۃ وحی کلھا انفسا علیہا ولا
 بالقسمۃ الحاصر فلما ظهرت الانفس اجاب
 البشر یتخی علم الجسم واختلفت استعدا
 حاتھم وقواھم منہم الرئی ومنہم الغیبیۃ
 ومنہم صاحب النفس القدسیۃ جمع
 الی اللہ علیہم ونفوسہم وخلصہم لبشر
 یتھم فی حظیرۃ القدس فصاروا ہذا لک
 کالامر لواحدا یقع علیہم اسم واحد ینسبوا
 الی مثال واحد ہوا الانسان الایہ وبقا رب
 امویہم ومارتھم تنزل ہذا التذلی
 الاعظم عندک فصار خلک فی عالم المثال
 قدم صدق لھم ومقام معلوما بالنسبۃ
 الیہم ونصب الیہم من ربہم فکانت النقص
 الانسانیۃ قد اتممت عن وسخ العادات
 الحيوانیۃ والھیات الفاسقۃ الجسمانیۃ
 قطعت الی ہذا الحظیرۃ فلیق هذا اللہ
 بارق جلال شہینہم رقیق حایق لھبہم تلا
 تدرك من این الی عینہم لعل العویدۃ فاقضی
 تدبر الی ان یتبرک الیہم ہذا التذلی ویترک
 ویستخص ویفسر حتی یتلکس قاتلہم الیہ
 ونصب الیہم فانفسہم انفسا رت بحسب
 اللغات فکانت من نالہ الانفسا ذات النورۃ
 وذلک ان الاشیاء صمدۃ صمدۃ الیہم
 یخبر لا کمل الاعقل الا وثنق من کان ذوقہ

ایسی طرح بے نہایت اگر اوس کو عمرے تو ابد تک
 تمام نہوں مجاہب اوس کے اور یہ سب انفسار
 میں جو پہلے جان چکا ہے قسمت حاصرہ سے تو جب
 ظاہر ہوئے اشخاص بشری عالم جسم میں اور اس کی
 استعداد میں اور قوانین مختلف تین کہ بعضہ زر کی
 اور بعضہ گندہ میں اور بعضہ نفس قدسیہ والے کہ
 ان کی جنتیں اور نفوس رجوع ہوئے اللہ کی طرف
 اور ان کی خلاصہ بشریت حظیرہ قدس میں تو ہو گئی
 اس جگہ ایک امر واحد کہ ان پر اسم واحد کا واقع ہو
 اور نسبت کئے جائیں مثال واحد سے وہ انسان
 الہی ہے اور باہم قریب ہیں ان کے امورات اور
 عمارت تنزل کیا تھی اعظم نے وہ عالم مثال میں قدم
 صدق ہو گیا ان کے واسطے اور مقام معلوم ان کی نسبت اور
 ان کے نصیب میں ان کے رب کی طرف سے تو جوت نفوس
 انسانیہ جب پاک ہوئے عادات حیوانیہ کی کثافت سے اور بہت
 فاسقہ جسمانیہ سے تو اکٹائے گئے حظیرہ قدس میں اور ایک حق
 جلال چکے وہ پیغمبر ہو گئے اور ایک جو حیرت میں گئے کہ کہاں تھے
 کہاں ہیں اور پھرنے کی بھی کوئی صورت ہے یا نہیں
 اس وقت اقتضائے تدبیر حق سے اس تولی کو حرکت
 ہوتی ہے تنزل کرتی ہے اور شخص ہو جاتی ہے
 اور مفسر ہوتی ہے یہاں تک اس سے قرب آسان ہو جاتا ہے
 اسے رنگے جاتے ہیں اس وقت مفسر ہوتے ہیں ان
 کہ موافق تہذیب و تمدن انفساات نور ہو جاتے ہیں اور وہ یہ
 اشخاص جب آپس میں ملتے ہیں اور ہم صحبت ہوتے ہیں
 تو جو ان میں بہت کامل تر ہوا عال اور واقعی ہو جاتا ہے

مردوں کو مطلع کرتا ہے تشریح مندرجی و سیاست مدنی میں تو
 ہو جاتا ہے ویدن بشر اور خلق اور ایک امر دین میں جا ہوا
 اگر زندہ رہیں تو اوس کو بائین اپنے سینوں میں مندرقاقت
 ضروریہ اولیہ کے بے تامل اور اگر مر جائیں ساتھ لیجائیں اپنے
 برزخ اور دعا میں تو یہ امر ہو جاتا ہے متحد اس تدلی کے
 انفسار کی صورت جسمانیہ میں اور وہ تقدم شخص ہنسائی ہے
 سب اشخاص سے اور اس کا صادر ہونا اس کی رائے
 سے اور نفع کی جاتی ہے اس صورت جسمانیہ میں روح
 الہیہ تو ظاہر ہوتے ہیں اس کی برکتیں کہ ہو جائے تہیں
 نبوت و رسالت اور یہاں میری مراد نبوت سے
 وہ ہے جو بوجہ ریاست اور تقدم اور مجاہدت
 اور تسخیر کی ہو۔ نہ فقط فیضانِ علوم اور متابعت چلے پے
 انبیاء کی ان سے اتباع اور نہ میری مراد ہے نبوت جامعہ
 شہیدیت کو پیچھے کہے واسطے ہمارے رسول اللہ
 کے اور اول انفسارات سے ایک نماز ہے
 اور یہ اسلئے کہ بشر کے ہر خلق کے واسطے فعل میں
 اور وہ کا لہدیہ جسم ہے محسوس میں اسرار منوی مضبوط
 ہوتے ہیں اوس صورت میں اور اسی کی طرف احکام
 مدح و نیکو کی منحصر ہوتے ہیں اور وہی
 ذکر کی جاتی ہے اور اس کے خبر کے جاتی ہے
 اور اشارہ کیا جاتا ہے طرف خلق کے یہی ہے طبیعت
 اور دین بشر کا اور یہی ذہن میں جا ہوا میرے متعلق
 چنیتا ہے ایک خلق اخلاق بشر سے اور ایک ہیئت
 یہاں نفوس سے اور رنگ ان کی روحوں کے
 رنگوں سے وہ صورت انصاف کی ہے حکم معلوم کے ساتھ

فی التذہین المنزلی والسیاسة المدنية فكان
 دليل البشر وخلقهم وامرهم لولا في اذها
 فلو عاشوا وجدوا ذلك في صدرهم كالدار
 تفافات الضرورية الاولى من غير تامل ولو
 فاجروا ذلك معهم الى بن زخمهم معاهم
 فصار ذلك معد الانفساء هذا التدلي بقوه
 جسمانية في تقدم شخص انسا على سائر
 الانفساء وصدورهم عن راي ونفخت في
 هذه الصور الجسمانية روح الهية وظهور
 بها كفا فصار تنورة ورسالة وانما انهم
 هنا من النبوة فكان على وجه السياسة
 والتقدم والمجاهدة والتسخير في لافضان
 العلوم فقط وان استتبع انقياداً منهم
 بالتبع ولا النبوة الجامعة للشهيدية كما
 لسيدنا ونبينا محمد صلى الله عليه وسلم وكان
 من تلك الانفساء الصلوات والصلوات
 لان كل خلق عند البشر لافاعيل محييين
 وهيكل في المحسوس ينضبط السر المعنوي
 بن الله الهيكل وينصرف الاحكام من ذلك
 وجوالبه وهو الذي يدين ويدين عنده
 ويشاد به الى المخلق وهذا طبيعة البشر و
 دينهم ومرتوز اذ انهم فاصطفى الخلق
 خلقاً من اخلاق البشر وهية من عبادات
 نفوسهم وصيغاً من صيغ ارواحهم
 هو صور انصباغهم بن مقام العلى م

حظیرۃ القدس میں اور میری مراد اس خلق اور حضرت
سے احسان ہے اور خشوع اپنے رب کے ہو ہو
اور پاکیزگی میرات علمانیہ فاسدہ سے پس
یخسب خلق موجود ہے جبر میں امتزاج نفس باجود
کے لیکن بہت مشابہ ہے اس مقام معلوم
سے جو عالم حظیرۃ القدس میں ہے اور اس خلق کو
کردیتلے گیا ہو ہو جیسا بدن کردیاسے گویا کہ
وہ نفس ہے بہرہ گزیدہ کرتا ہے بعضا فعال قوال
کہ وہ اس خلق کی تفسیر ہوتے ہیں اور برابر کرتا ہے اس
خلق پر گویا کہ ہو ہو میں اور انفسارات سے کتب آسمانی
میں اور یہ اسلئے کہ اشخاص انسانی الہام ہوا کہ
کتا میں کہیں اور رسالہ جمع کریں کہ زمانہ دراز تک
نفع دین اور دور تک نفع بخشے اور صاحب کتاب
کی نص باقی رہے بہت مضبوط اس میں غلطی نہ ہو رہے
بالسنی کے اور بحول تجا میں اور یہ کتابت پہل گئی
پھر اس تہی نے دوسری صورت میں حرکت کی مقابل
اس کے جو اشخاص انسانی میں تھا تو ہو گیا رسول بہرہ یاب
بوارق خاطفہ کے سبب بشر تیرے طرف حظیرۃ قدسی
الہ کے ارادہ کا خاد و میں خود ہوئی علوم الہیہ و بشریہ
مجاہد ان کے شبہات فاسقہ میں رحمت رب کی ارادہ سے
اور الہام خیر سے ان کے سینہ میں وحی تلاوت ہوئے والے
رسول کے مدارک میں پیش نظم ہو گئے کتاب اور پہلے کتاب
اور اس طرح تو ریت اس سے پہلے صحیفہ متی
کہ شتمل متی ان علموں پر جو نبی کے قلب میں پہنچی پھر جمع
کر لیا جس نے کہا امت سے اور ان انفسارات میں تہی ہے

فی حظیرۃ القدس واعلم بذلك الخلق والهيئة
الاحسان والخصم لمرب والتخلف عن حقا
ظلمانية فاسدة فهذا خلق موجود في حيز
متزاج النفس بالحيوانية لكنه اشبه الانشأ
بالمقام المعالوم الذي في عالم حظيرة القدس
فعله كانه هو هو كما جعل البدن كانه النفس
شراطين افعالا واقوالا يكون تفصيل ذلك
الخلق وتنطبق عليه فبعملها كانه هو هو
من تلك الانفسارات التي تكتب المنزلة وذلك
لان اشخاص الانسان هم وبالكتابة التي
وجمع الرسائل لينفعهم في الامنة المتطاوله
والا قاطب المبتدأ علة ويبلغ نص صاحب الكتاب
غضا طي ولا يغفل غلط في الرواية بالمعنى
ولكنسيان فلتن ذلك فيهم ففهم هذا
القدر في بصره اخرى من واعند هر فصل
الرسول المختطف بالبوارق المختطفه من
البشرية الى حظيرة القدس خاد كالا رادة
الحق فانه قد علم الاملاء الاعلا
مجاہد لا هم للبشر في شبهاتهم الفاسقة
ارادة راحة ربه بعد الہام الخیر فی صدق
هم ووحيا متلو في ذلك الرسول فلتنظم
الكتاب واول كتاب كان الله التوراة وانما
قبله صحیف شتمل على علوم فاضلت
على قلب النبی فخرها من شاء من الامة
وكان من تلك الانفسارات المملدة وذلك

ان اشخاص البشیر الہم و عاقل الرسوم فیہ لہ
 فعقل وادس و ما مدنیہ و رسو ما ن لایہ و رسو
 معاشیہ و معاشیہ و صہار ذلک من صہیم
 امرہم و دخل فی ضروریات علو فہم فعل اللہ
 قلب النبی علیہ السلام لای انفعاد رسم یعم من ربہ فیہ
 روح الہی و برکتہ و نور و هو الشرح و الملتہ و من
 لای انفعاد انفسارات ببت اللہ و خلہ ان للناس
 قبل سبیلنا بل یعم تو فلو فی سناء المعابد الذکا
 فہنہ و ناء علی اسم الشہد فی وقت یغلب فیہ
 روحانیۃ الشمس لک اللہ القمر سبیل النور الب
 و زعمہ ان من یحل بہا البیوت اقرب بہا
 حھا و الخو ذلک بالضروریات و صا التوجہ
 الی الامر البسیطہ البیوت لک بجاتہ و موضع
 کا اہل البعید فانک علی قلب سبیلنا ہر اہم
 حل و ما کان فی منہ و اہم طغ موضعہ علی
 مناسبتہن الامان یگور ہنا لک قوی الا
 والعنا صہا من فضیلتہ للبقاء و جاذبۃ لافذہ
 الناس علیہ و عاقبتہم الناس ایاہ و طر و اص
 و تدلی الیہم با یحاجہ علیہم اعلی ان الشراہم
 متعقل الا فی العادات و ہذا حاکمہ علیہ
 فینظر الی ما عندہم من العادات فما کان
 منہا فاسدا یسجل علی تہا ما کان یحیی البق و کذا
 الوحی کانتہ لولایہ انفعاد الا فی الالفاظ و الکلمات
 و الا صلیب لظہر و نتہ فی ذہن الموحی الیہ و لای
 وحی اللہ الی العترۃ باللغة العربیہ و لای المسر

اور یہ یوں کہ اشخاص بشر کو الہام ہوا آپس میں اس میں
 منتقد کرنے کا تو منتقد ہو میں رسوم منزلیہ اور ذریعہ
 اور رسوم ساشیہ اور رسوم سالیہ اور یہ امر ان کے
 نہایت ضروری کام سے ہوا اور ضروریات علوم
 میں جو نسل ہوا تو کیا اللہ نے قلب نبی کو قابل انعقاد
 ایسی رسم کا جس میں رضا آجی ہو اور برکت اور نور ہو
 سو وہ مشروع ہے اور بکلت اور انفسارات سے
 کتبہ شریف جز۔ اور یہ یوں ہوا کہ لوگ پہلے زمانہ
 حضرت ابراہیم سے مشغول ہوئے عبادت
 کا ہوں اور کتبہ بنانے میں بنایا مکان آفتاب کے
 نام پر بیچ وقت غلبہ روحانیۃ آفتاب کے اور
 اسی طرح اہم تاب اور باقی سیاروں کے
 اور یہ گمان کیا کہ جو شخص داخل ہو جس مکان میں
 اوس ستارہ کا مقرب ہے اور یہ ضروری ہو گیا اور جوہر کی طرف
 امر یہ قید جنگ زمر ہوئے کوئی جہت اور کوئی کتبہ لایہ
 مانند توانا ہو حضرت ابراہیم کے قلب پر وقال بن ابراہیم
 حاکم الامون نے جو جائے اس امر کے واسطے
 مناسب سمجھے کہ وہاں تو افلاک و عناصر بقائے مقتضی ہوں
 اور جاذب ہو تو کوئی دولتی و کی طرف اور قریبی اور کی تنظیم کو واسطے
 طریقہ اور زمین کی اور کی طرف اوس کا لازم ہوئے کہ ان پر
 یہ جان لینا چاہیے کہ شریعت عادات میں جاری ہوتی ہے اور یہ لایہ
 کی حکمت ہے کہ اسد و یک کتاب ہے کہ انکی عادات میں کیا جوہری جو زمین
 اوس کو ش فرما دیتا ہے اسی طرح وحی تلاوت کی گئی منتقد ہوتی ہے
 اوصاف اور طہون اور اسلوبون میں جو ذہن میں اس شخص کے ہیں
 جسکی طرف کیجا و بیجا اسد و یک کتاب ہے کہ انکی عادات میں کیا جوہری جو زمین
 اور اسلوبون میں جو ذہن میں اس شخص کے ہیں

بالغة السطوئية وللك الدنيا المأحق تلاقون
 الامتعة في الصور والخيال المتخرفة ولذلك لا يبين
 الاكل في المنام الا اللون ولا الاشكال وانما مناه
 اللبس السماع والذوق والشعر والوهم والاحتمال
 ولان صبر لا يسمع في مناه صفا وانما رويها
 البصر والمسرور غايب عما وان شئت الحق فلا تنظر
 صوتا ما يافض غيبية في نشأة سواء كانت
 الا فاضة عادية او خارقة للعادة الا بحكم تلك
 النشأة انما يكون مشخصا تهالكت من تحت الشدة
 لوانا واشكال خاصة بتلك النشأة كهل العز
 مشخصا نه كاهل داخل النشأة الفرسية كان
 الفرس يحتمل ان يلقى نطقا اربع جوارس
 من ذلك وانقص فكان هن الاربع اذ عز لا يله
 ولا ينقص فهدا ليس الا في تلك النشأة كاهل
 وكذلك مماثل في النوع لانه من هذا النوع
 من النوع الاخر كاهل امور داخل في النشأة
 الجنسية فاذا كل فاض بهن الوضوح فخصو
 الملا بل معدا من تلك النشأة خصصه
 بذالك الوضوح بيه ههنا شيء وهو ان الجمال
 امثل على الامكان والتقدير المتدلي بالشمع
 امهات على المسلمات والمشهورات والامور
 بل في نظم من بيه النفوس فلذلك كان كل
 له معد من مسلمتهم اذ لا بد لتدليله
 فيطيع العباد رجح بقلوبهم انتباهه لا بقدر
 حل الزادة عليه غير عبور من رحمة على حسب
 زبان والون كوسراني زبان بين اور اسی طرح خواب و بوق
 منعقد ہوتا ہے اون صورتوں اور خیالوں میں جو ذہن
 میں مخزون ہیں اسی واسطے کہ راد زو خواب میں
 نہیں دیکھتا اور نہ تشکیل اور اس کا خواب اس اور سننا
 اور چکنا اور سوگنا اور وہم ہے اور جو پہل راد زو
 وہ خواب میں کچھ سننا نہیں اور اس کا خواب دیکھنا اور چونا
 وغیرہ ہے اور جو سوچ پوچھے تو کوئی صورت نہیں منعقد
 ہوتی افاضہ غیبیہ کے ساتھ عالم میں برابری ہے کہ ہر
 مادہ مادہ یا غیر عادیہ گروانی سکون اس عالم کے
 شک وہ شخصات جو شرکت رنگ اور اشکال کو مانع ہیں
 خاصہ بین اس عالم کی جس طرح یہ کہوڑا کر کل شخصات اور
 داخل بین عالم فرسیہ میں گویا گھوڑا احتمال ہے یہ کہوڑا
 اس کا چار ہاتھ ہوا اور اس سے زیادہ اور کم پس یہ
 چار ہاتھ نہ زیادہ ہونگے نہ کم تو یہ نہونگے گروانی عالم
 میں نہ اور جای اور اسی طرح نوع کے میرات جنسے ر نوع
 دوسری نوع سے میرے سب امور داخل بین عالم غیبیت
 میں پس اب بر فاض ساتھ اس وضع کے اپنی خصوصیت کے
 ساتھ اس کے واسطے ضرور ہے مدد اس علم سے جسے خاص کیا
 ساتھ اس وضع کے باقی بری یہاں ایک بات وہ یہ ہے
 کہ ایجاد صورتوں کا تو امر امکان اور تقدیر پر ہوتا ہے اور خیال
 امر مستلزم شہوت پر اور اون امور پر جسے ایمان نفوس ہو
 اسی شہوت پر تو کو اور واسطے متدین ان کے مسلمات اور مراد
 ان بات یہ ہے کہ بندے اپنے رب کی بندگی
 سے کریں اس طرح سے کہ اس کے زیادہ کرنے پر تاد
 نہوں پر اپنے احسان کے اس کے موافق عادت ڈالیں

خلقه فاذا اتضحت المقتضيات ان يكون الانسان
 عشرة اذرع جعل الله لاه ممكن وان لم يكن
 مشهورا بطريق اليه القلوب وآثار الشرايع
 ولتتدليات فكلها على موافق تلتشهو ولا مسلم
 انعم هذا لك بها كات غير الصدق من المدين المتو
 من الباطل ورسبا يختم في قلبه ان كل عدل في
 الاجابات يكون في مخرافا عادات فليف يثا
 المشهو فتقول لا لا تقف على الامر الجليل المظلو
 على عرضة بل فوجده الامم اصل الشريعة العادة
 لا يحا ورنها كان الله رسول ملكا ولا كان الكفا
 بجها طلاق البيت من نور ولكن يظهر عليه
 بر كات لا توجد في غير فالكبريات تحرق العا
 لا بالاصل وكان كذا في انش لو يفهموا احد
 الحق في القرابين هذا من الامم في كذا خبايا
 ان يكون الرسول ملكا والواحد الله والرسول
 يا كل المطحان وعيشه في الاسواق فخر الله عليه
 مقالته هو ففهم عتقادهم الفاسد ففهم الله كانت
 صورا غلبه الله رسولان يكون مع طاع
 يشهد له ما وينزل اليه من السماء كتاب وهم
 يرونه باصهارهم كما صرح الحق في سورة
 الفرقان وغيره اهل كانت صورا غلبت الله
 بالحقا حداثا لمحمد دهنه و خفية قضى بها
 الوجوه ان ووجله السنن الفرقان سبعين لم
 ولفرعه لاني مسئلة واحدة بل في سبيل الرزق والا
 التزموا الحمد لله ولا آخرة شرايعها
 انما هو في مسائل من الحمد لله ولا آخرة شرايعها

<p>نفسانی روحی من قبل الملائۃ الاعلیٰ اسمیٰ الرحمن حتم امتلا فی نفسہ و فیہ تہا وہا ان اذکر اللہ تفصیلاً فعبس علیہا بنو جنۃ انما اذکر رب ان یحصل الیہ کمال الملائۃ علیہا صمد بن فلا سبیل الی ذلک الا الذی طء و شراۃ الا طر حرمین یدای بیک و السوال منہ یجود عن عتقہ فصد ھو ان لا یسما اذ اسالت منہ کانت مشتملاً الی تحصیل عقل و طبع و کان فیہ تملک و تملک الی و لافہ بجا مخلق اللہ فاذا رست کت مکت الی فیک و عقلت کیف تسال اللہ بصدق الہمۃ انخرط فی سلالۃ الملائۃ الاعلیٰ و قد اشار سید نا و نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم الی ذلک حیث قال من فہم بآب اللہ طہ فہم بآب الی او الہ و اما قال و من اراد ان یحصل لہ الملائۃ السافل من الملائۃ فلا سبیل الی ذلک الا الاعتصام بالطہارت و الخلو بالمساجل لقل البصر فیہ لجماعۃ من لا طیارا کتا و الجملی و تلاق کتاب اللہ و ذکر اللہ با سمایہ بحسب او با ربان ساسما ہو مشہور فہم اکلہ رگن و حد فیما یقصد و لکن التا کثرت الاستیارات فی الاموال المہتمتان یجمل نفسہ سواہ بالنسب الی الفعل و التا کثرت فیہم تہا و تہا ان بیان لہا یبصر الیہ و یجلس متطہر جامعاً لخاصاتہ و یحظر شہر حرا طر الی احدا الی انبیین و من اعطاه اللہ تعالیٰ فہم</p>	<p>میرے دل میں لا رکھے سے ایسے اسرار آئے کہ میرا نفس اور رُسمان سے بہر گیا اور وہ کچھ بیان کرتا ہوں تفصیل وار جو ب مضبوط پاکیزہ اثر و ثبوت سے جب تو پاس ہے کہ شک و محال ہو کمال الہی کا جو شخص صمد بن فلا مست نہیں مگر دعا و دعا جرمی اللہ کے روبرو اور اسے سوال کمال عزت اور صدق بہت کے ساتھ صفا جو وقت سوال کو اس نے جس کا تو مشتاق ہے تحصیل کرنے کا عقل کی رو سے طبیعت کی رو سے اور اوس میں تیرے واسطے اور خلقت کے لئے کمال ہو اور عام خلقت پر مہربانی جو جب ملے دعا کا ترجمہ میں نسخ ہوا اور تو نے جان لیا کہ اللہ سے کیسے صدق بہت سوال کرتا ہے تو پر و گیا تو امر الی کی لڑی میں و تحقیق اشارہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکی طرف جان فرمایا کہ جسکے لئے دروازہ دعا کا کھل جائے اس کے لئے دروازہ جنت کا کھل جائے یا فرمایا رحمت کا یا دھر فرمایا اور جو شخص ارادہ کرے کہ لا لکھ سافل سا ہو جائے تو اس کا کوئی طریق نہیں مگر یہ کہ بہت پاکیزہ رہے اور پُرانی سجدوں میں جائے جن میں بیت اولیاؤں نے نماز پڑھی ہو اور کثرت سے رو شریف اور قرآن شریف کی تلاوت اور ذکر اللہ کا ہر حسنی یا جو چاہیں نام شہرہ میں اونکا ذکر اور یہ سب باتیں ایک ایک رکن ہوئیں اوس قصد کے اور رکن دوسرا یہ ہے کہ کثرت استغفار کے شکل امر و بن اس طرح سے کہ اپنے نفس کو برا بر کرے اس کام کے کرنے اور نہ کرنے میں ہر اوس سوال کرے کہ وہا ہر کہ جس میں صحت ہو یا شے ہا ہر ت خلاصی ہی و نظر میں کہ اس میں شے ہو یا جو کہ دیا کہ</p>
--	--

نور اللہ علیہ وسلم نور لاطھارۃ بحیث اذا جعل
 عهدہ عن الصلوات والصلوات علیہ الاصل
 والجنایات والصلوات علیہ من الاصل والصلوات
 والاصوات المسہوق حصہ صلیت لہ عید یعقلہا
 وعبادین ہا وعبادین منہا کوئی تفریق نہ ہو جہل عنہا انفراد
 توخل فی الطہارۃ والصلوات وجمہل الخ اس فی
 اللہ ان حصہ صلیت لہ عید یعقلہا وعبادین ہا
 الیہا ویشترح ہا کو انب لہ لکان معلوم ہوا
 مقدرین تین بیان لہ المحسوسات فہو المومن
 بالایمان الحقیقہ الذی یعبی عنہ بالاحیاء والاشیاء
 فی خلک ومنت عن وف فی فہو اللہ علیہ والذکر
 لیغیث الخضور وان لہ بقدر الخضور
 من اللفظ والحرف والخیال والقد انی بما یصل
 فی باب الاحسان **مشہد خدایت**
 فی المناہل اللیلۃ العاشرۃ من صفر سنۃ اربع
 واریعین واللف ومانۃ بکملہ المبارکۃ کان الحسن
 والحسین رضی اللہ عنہما انما لانی لیترو بیہما
 الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قلم فدا انکس لسانہ
 فلیسط الخ ید لہ لیتعطیہ وقال ہان اقل جلد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترق قال حن
 یصلی الحسن طلحہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن
 کالہ یصلی واذنہ الحسن رضی اللہ عنہما لیتعطیہ
 ثرا ولبیہ فکرات بہ فیجیئہ برجاء غلط طفیہ
 حضا خضر خط بیض فوضہ بن ید یضما
 اف فوضہ بن رضی اللہ عنہ وذل ہذا

نور ناز اور نور طہارت کا فہم اس طرح کا کہ جب وہ ناز سے
 رہ جائے یا اوس پر رہے و خود نایا چنات ہو یا جائے یا اوس کے
 اس بہر چائین رنگوں سے جو نظر اکین اور آوازوں سے
 جو سنے تو اسکو ایک ہی رستہ حاصل ہو کہ وہ تیز کرے اور
 اوس سے اذیت ہو اور نفرت کرے جیسے اوس سے بہر قبول ہو
 طہارت اور ناز سے اور جمع کرے جو اس ذکر میں تو دوسری
 رستہ حاصل ہو تو تیز کرے اسکی اور اسکو اچھا ملے اور اس
 خوش ہو اور یہ دونو حالتیں ہوں جدا جدا معلوم ہو جائیں جیسے
 محسوس تو وہ مومن ہے ایمان حقیقی سے جس کی طہارت حسن
 ہے اس میں کچھ شک نہیں اور جو شخص دعا اور ذکر میں
 کیفیت حضور پائی اگرچہ قادر نہ ہو محض حضور مجیب حرف
 ولفظ خیال کے سبب تحقیق اپنے ارادہ کو پہنچا احسان
 باب میں **مشہد** میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص
 دسویں تاریخ **مشہد** فیکر ارا ایک سو اسیس کہ مبارک کہ
 میں کہ گویا حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما میرے
 گھر تشریف لائے ہیں اور حضرت امام حسن کے
 ہاتھ میں ایک قلم ٹوٹے نوک کا ہے جسے
 او نہوں نے ہاتھ پڑایا کہ مجھکو عنایت کرین
 اور فرمایا یہ ہمارے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 ہے پھر فرمایا تاکرا اسکو حسین رضی اللہ عنہما اور دوسرے
 یہ ولسا بنیں ہے جیسا حسین رضی اللہ عنہما نے سنوارا تھا
 پھر لیا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما نے اور سنوارا
 پھر مجھکو عنایت کیا میں بہت خوش ہوا اوس سے پھر آئی
 ایک چادر ہمارے دایرہ سبز و زری ایک سفید تھی پھر دیکھا
 وہ پورے کئی کئی حضرت امام حسین نے اٹھایا و فرمایا چادر

والشاهد فی نسخہ نقیضہ

رحمہ اللہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم خیر البریہ
فوضعتہ علی داسی تعظیم اوجہ رب اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

جہاں سے جبر رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے پیروں پہنچا اور اللہ تعالیٰ کا شکر کیا

النبوت مشہد عظیم تحقیق

بشریف اعلیٰ ان الامان بدلائل اللہ تعالیٰ

جان لینا چاہیے کہ ایمان لانا اس لئے ہے جو اللہ نے اپنے نبی کی

علیہ السلام علیہ وسلم علی ضربین ایمان

علیہ وسلم پر نازل کیا ہے دو قسم ہے ایک ایمان لانا آدمی کا تینہ

اس جل علیہ من ربہ ایمان بالغیب ایمان

اپنے رب کے اور دوسری قسم ایمان لانا غیب پر سوچو ایمان بیان

ایمان علیہ بلیغہ من ربہ کما مثل اجل شہاد

پر ہے اپنے رب کی اور کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بادشاہ کے مبار

الاحیاء حین خلع علی وزیر خلعہ التوراة

میں جائے اس وقت کہ وہ وزیر کو خلعت و وزارت کا دے گا

وولاء امویہ ملکہ وبعثہ الی الناس یخبرہم

حاکم کرے امور مملکت کا اور اس کو بھیجے کہ لوگوں کو خبر کرے کہ

بلدا وکذا واولی الخفاء ببعثہ وکلفہم ہدایا

ایسی ہی اور اس کو بھیج کر اور لوگوں کو مکلف کرے کہ وہ

کلک ہذا جری منہ وسمیعہ بصیرتہ سمیعہ حیا

سب دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے اس نے انکھوں سے دیکھا

خلع وسمیعہ اذ ناہ حین قائم وعاہ قلب حیر

خلعت دینے اور کانوں سے سنا جو بادشاہ نے کہا اور اس کو

کلف فہا الخاضع لوصیر وینما لخصو ولا

جب مکلف کیا تو شخص حاضر نہیں ہو جائے گا وزیر حاضر

مبعوث الی الناس وکن صار مکلفا علی بیتہ

ہوئے سے اور نہ دعوت لوگوں کی طرف لیکن مکلف ہو گیا

وعامولہ مشافہہ واما المؤمن بالغیب فمثلہ

دیکھ کر اور امور ہو گیا اور جو ایمان بالغیب لائے اس کی مثال ایسی

مثل رجل اعی اخبار بصیر بطولہ الشمس

جیسے ایک اندھا ہے اس کو میں نے خبر دی کہ آفتاب طلوع ہوا اور

فاستیقن بہ حقانہ لایحیل فی ظہ نقیضہ ولا

یقین کر لیا ایسے کہ اس کے لوگوں کے بجز نہیں ہو سکتا کوئی جہاں

احکامہ الضعیفہ ایضاً ولکن جنم قلبہ لکلفہ

ضعیف بھی لیکن اس کے دل کو یقین ہے کہ انکھوں سے دیکھنے

ان البصیر اخبار بالامین وین توسط البصیر

خبر دی ہے زبیر سے انکھوں والے کے اور کامل فوہ نہیں

والکامل من الافراد من جمع الامیہ ایمان قلہ

وہ فرد ہے جس کو دو قسم کا ایمان ہو اس کو ارتباط حق ہے

ارتباط الحق الاول لایقبل التوسط شیخ

پہلے ہی ہے حتمین توسط نہیں اس ارتباط سے اوپر شرع ہوتی

من ہذا الارتباط جمیع العلوم الی ان لہا اللہ

وہ سب علوم جو اس نے نازل کئے اپنے نبی پر اس نے

تعالیٰ علیہ السلام فاستفیض بہا بل اطمئن وکان

اون پر یقین کیا بلکہ اطمینان کیونکہ وہ تباہی پرانہ رب کے

علیہ السلام من ربہ فلیس لہ بحسب ہذا الا

اس ارتباط کے موافق نہیں کوئی اس پر کوئی فرمان

رتباط حق اس میں یقین نہ ہو سکتا بیدار ہو

کہ اس کی حفاظت کرے اور اس کو روکے رکھے گے

وانما حفظ الحق له وعصمت من ادله انما عساه
 بیدایہ فہو وحش بولہ الحفظ من انما لقطع
 لہا کان مستقر الالہویۃ السلفۃ وحش سید
 محقق بالعلم الالہی وولہ خلائقہ تملی یحیی
 حل والعلوم کمال الایمان بالغیب ولا تخفاظ
 بانو امیس والجزم بواسطۃ الخیر ولا نقیاد
 التام للیمن بالعبادۃ والعبادۃ والعبادۃ
 فالامان متحقق الفرح وکن عند شعشعہ ان
 انوار الایمان الاول قلہ فی الثانی وکن ذات
 لیلۃ اصلہ لتخرج فی الخیر اذ شعشعہ انوار الخیر
 علی بنیۃ فغلبت وبہرہ فنامت الایمان
 بالغیب فلما جلت ثمراتہ فلیما جلیت ثمراتہ
 علیہ وانما سعت شرعہ لہا من اظہر ہذا الایمان
 واطمئننا من فہمہ و تحقیق شریعتہ
 الاولیاء کثیرا ما یلہو من بان اللہ تعالیٰ اسقط
 عنہم التکلیف وانما خیر ہم فی الطاعات ان
 شاوروا فلو ہوا وان لم یشاءوا لم یفعلوا حاجتہ
 سیدنا ابوالرغفہ اللہ عنہ عن نفسہ ان اللہ
 یہلنا وانہ عاقلہ تعالیٰ ان یمیز علی التکلیف اپنی حکایت بیان کی مجھے کہ ان کو یہی یہ الہام ہوا اور انہوں نے
 ہوا اختار الالتمس ولم یکن من مدہب سقوا اللہ وکالی کرم شریعت کی تکلیف قائم رہا اور انہوں نے شریعت
 التکلیف عن احد من خالق اللہ مدام کا قلا کے نہ انہی کیا اور نگاہ بہ نہ تھا تکلیف شریعتی نہ ہو گیا کسی سے
 باغافرا تبت بری اللہ امحقا ویسئل منہب محققا یہ کہ مائل بائع ہو کوئی سنی اور بنین دیکھا الہام کو ہی حق تھا
 ویتعیر فی التطبیق وحبس دت عن سیدک العزم حقے اور اپنے مذہب کو ہی حق اور اکس کی تطبیق
 قدس سرہ ان کان یحب عن نفسہ نہ انہم من تخیر حقے اور جناب علوی صاحب نے اپنا حال بیان
 ایسہ ربط التکلیف وقیل ہذا عبدت خوف
 کیا کہ ان کو اللہ الہام ہوا کہ تکلیف شریعتی ہوا کی اگر ختم ہے ذکر

من النار فانما قل بجليلك عن النار وان عبد
 طمعا في الجنة فانما قل بجليلك ان ندخاله اياها
 وان عبد احب طلبا لرضا فانما قل بجليلك رضا
 لا يحيط به قل قال رب انما عبد الله لا شريك له
 وكان قل من سئل عيل الى ان الكل يسقط
 عنهم التكليف والله سبحانه هو الذي يقرر عليهم
 النوااميس من غير اختيار وهو الذي لا عن كثير
 من اولياء الله تعالى والتكليف الذي عند الله
 اذا انتقل عن الامان بالغيب بهن والظن
 الى الامان بطل على بينة ووجدان هذا العباد
 والنوااميس في نفس متحل الجوع والعطش
 اما لا يقدر على تركه ولا معنى لتعلق التكليف
 به لانه من الجيلة التي جبل عليها سوا كان
 هذا السر ضحا منشأ او بعد خدش من خللك
 على باطن مخطا دعي من الحق انما شانك هذا
 الى الالة الاحالية والتقصير بملية الله تعالى
 عن التكليف وانما اختار هذا خللك التفسير
 من اختياره قصدا وانما مثل هذا الامور
 مثل الرد يا محتاج الى تعبيرا وانما تعبيرا هذا
 الالهام حصول هذا المقام الذي هو مزار
 الالهام والحق عندى ان الالهام كله حق كثر
 منه الفاضل عن لسان خاص ومثار معلوم
 ومنه الفاضل عن لسان القضاء الحائز على
 الاول متبعا بحسب مقامه ومن مقامه الثاني
 اهو المتبعا للطلق ومن الالهام ما يحتاج الى تعبيرا

عبادت کرو تو پہنے مکوہ دفع سے نجات دی اور برکت کے
 واسطے عبادت کرو تو پہنے جنت کا وعدہ کر لیا مگر نیک کو پہنے
 اور ساری رضا کو عبادت کرو تو ہم راضی ہیں کہ جس شخص کو پہنے
 تو انہوں نے عرض کیا کہ یا اہبی میں تیری عبادت کسی شے
 کے لئے نہیں کرتا سمجھا تیرے اور وہ تھیں سرور مائل تھے
 اس طرف کہ انہوں سے ساقط ہو جاتی ہے اہل اللہ تعالیٰ
 قائم گردیدے ہیں ان پر فرمان و شریعت ان کے لئے اختیار
 کے اور ایسا ہے بہت اولیاء اللہ سے رہا یہ کیا گیا جو
 اور میرے نزدیک اس میں یہ عید ہے کہ انسان جب
 منتقل ہوتا ہے ایمان بالغیب سے اس نواامیس سے ایمان
 طے بینہ کی طرف اور پاتا ہے اس عبادت اور نواامیس کو
 اپنے دل میں شل ہو کر اور پیاس کے جسکے قادر نہیں
 ترک پر اور کچھ معنی نہیں اس سے علاقہ تکلیف کے اسلئے کہ وہ تو
 او کی جبلت ہے جس پر وہ پیدا ہوا برابر ہے کہ میرا و سیر
 واضح ہو کہ اہل ایمان مجمل ہو کر اس کے باطن پر ترشح ہو
 سے خطاب اللہ تعالیٰ کا کہ مطلوب اس کا یہ حالت چاہا اور
 تفصیلیہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے تکلیف ماقول کی اور اس سے بعد
 اس کے تکلیف شریعہ کو اختیار کیا اپنے قصد اختیار سے
 اور یہ نزدیک ان امور کی مثال خواب کی مثال ہے تعبیر کی
 حاجت اور تعبیر اس الہام کے حاصل ہونا اس مقام کا ہے جو
 الہام کا مطلوب ہے اور یہ نزدیک حق یہ ہو کہ الہام سب حق ہیں
 لیکن بعض ان سے زبان خاص سے مطلوب معلوم ہوا بعض ہیں
 اور بعضے اس کے حکم حکم وقت سے ہیں پہلے متوجہ موافق
 بعض مقام کے ہیں کہ ان کا نابع ہو اور دوسری قسم
 متوجہ مطلق ہیں اور بعض الہام تعبیر کے محتاج ہیں

فلا بد من استنباط رجل تام المعرفة ومنه ما لا
 يحتاج فہم و تحقیق شریف و شریف
 اخبرنا عن الامام اذا فرغت جسدك من
 من القوى البهيمية شيئا وقويت للذات واستقلت
 بها حلت من الكمال وهذا الكمال حله وجوهرتها
 نور الاعمال و ذلك لان الملكية اذا اوجدت البهيمية
 ان تعمل على من الاعمال الصالحة فاقادرت البهيمية
 وليجتمعت بشرف من عاقبت قصه فحصل
 الملكية انشراح و البهيمية تحية تناسخ الملكية
 وهي غاية الكمال و اذا تكرر ذلك مرات بعد ان
 حصل هذا الكمال في جسدك فحصلت البهيمية
 و كان خلق الهمة النفس و يدنا و اجعلتك
 عنها ابدان و متنا و نسل و ذلك لان الانسان
 اذا عمل عملا فضله به الله تعالى و جعل له
 لكونه سلبا التفتيح الكروب عن الناس كافي
 اول كونه مسببا لتمام الامور التي يتبدلها الخلق
 من الهداية و اشاعة النور و لكونه النفس
 معدودة في عالم الذل و في بان التفتت هذا
 النفس و طمعت بجوهر من العالي الذي لا يتبدل
 فيه فعدت اجتماع هذا العوج الثلثة و وجود
 واحد منها يشتمل على جملة الالهية فسطح جرحه
 للنفس اقتل حرمه و انبساط و متنا و النفس
 اذا اذلت جلاله و جاعها بالانغاط و بالاختيار
 كالاقتطاع القلبية و بالوحد الذي لا يحد
 و هو الذي يسمي بالاشرا و هو الذي لا يحد

تضرع و انفس استباط الكمال معرفت و شخص کا اور بعض
 الہام محتاج تعبیر کے نہیں پس خود کرد تحقیق شریف
 و شاید او جاننا چاہیے کہ جب ارواح جسام سے جدا
 ہوتی ہیں بہت چیزیں قوت بہیمیہ کی مضمحل ہو جاتی ہیں اور
 قوانین کلیہ مستقل ہو جاتی ہیں جو حال کیا تھا کمال اور یہ کمال کے
 وہ ہون پر ہے انہیں سے ایک نور اعمال ہے اور یہ اسلے کہ جب
 ملکیت بہیمیہ کو الہام کرتی ہے کہ کوئی عمل نیک اعمال سے کرے یہ طبع
 ہو جاتی ہے بہیمیہ تمام اسلے تصوف میں ملکیت کو خوشی ہو جاتی ہے اور
 بہیمیہ کو حال ہوتی ہے ایک شیت مناسب ملکیت کی (اوپری) و کمال
 نہایت کمال ہے اور جب یہ امر کسی با رہوتا ہے تو جو ملکیتیں
 کمال حاصل ہوتا ہے جو بہیمیہ میں اور انفس کے واسطے یہ
 خلق و عادت ہو جاتا ہے اور دین اور جبلت ہی کی گہری ابتلا ہو جاتا
 اور ایک فن سے نور حمت ہے یہ اسلے کہ انسان سے اسلے
 ہوتا ہے اور اس پر حمت کرتا ہے اسلے کہ وہ انسان اور لوگوں کی
 سمجھ و در کرے سکی یا اسلے کہ وہ سب ہو ماسے اسلے پورا
 ہو گیا جو اللہ نے خلقت پر تدلی کرنے سے چاہا ہے یعنی ہدایت
 نور کی اشاعت یا واسطے ہونیکے اس نفس کے معدود و شمار تلی میں
 کہ نفس التفات کرے اور ترفع ہو بہت کی کوشش صرف
 تدلی کے اور داخل ہو اس میں پس جب میں یہ تینوں وجہ جمع
 ہوئیں یا اللہ میں سے کیونکہ اسکی حمت نال ہوتی ہے و وقت
 اس نفس کے واسطے اشرا علی ہوتی ہے اور خوشی و مرضی آویز ہے
 کہ جب انسان نے اپنے رب کے جلال کو دیکھا یا انفس سے
 یا خیال سے جیسا کہ اشرا علی قلبی کا طہر لفظ ہے
 یا وہم جو جبروت کے حاکمے ہو اور وہی
 ہے جسے حاصل زمانہ یا دداشت کہتے ہیں

حصل للنفس وخلص اليها ملكة تبسط تولي
 جبروتی وکثیرا ما یصلح خللك نوبلها اذا شئت توتها
 نوبلا وحوال وخلص لان النفس اذا كانت محم
 يتعلى التبدل الاحوال الخفت والى جاء والقلا
 ولشوق والانس الهیبة والتعظیم وخواصها
 خصل الى جوی هر هاصرفا وفاقوام فلذا
 عن المجلس ولیرجف فقهها كذا حدت مقول
 التطبع في الوان اسماء الحی وناویر وحصن
 بقایق لیسر قاء ونبیة بكل رقیقة فلهذا
 حال اکثر الارواح وبتلك الانوار تكتل قاعا
 فی الشمس امتلئت نوبل ووضوء الوضوء
 متلء ماء ضی نور الشمس فی يوم الالیم وقت
 الهاجر فاكتم الماء نور الشمس فاعلمت قلنا
 وفهمت تقالیم فی لماز تمشهنا عبد رحیم الله
 تعالى عنهم وعت بحیال قبورهم وسطعت
 الانوار من قبورهم لیل ناد فعة فی اطل الاحسن
 كمثل الانوار المصنوعة تحت تودت فی احوالها
 بالحس او بصور الدرس نوراً ملئت فیها ای انوار
 فوجدت انوار الله حو لها نوراً من القبول الذی
 ینسب الى اخیذ الغفار ذی رضی الله تعالی عنه
 بصوفاء والله اعلم بحقیقة الحال وجلست
 حیاء وتوجهت الى روح ظهريت لی كمثل
 حلال الثالثة فنامت فیها فاذ انوارها الخلال
 ونور رحمتها الخلال ان نور رحمتها غلظ
 وكنت قبل ذلك بجلالة العظمة فی مولد

تو حاصل ہوتا ہے نفس کو اور دوست ہو جاتا ہے اور کمال
 ملک بسیط اور رنگ جبروتی اور بہت لوگ اسکو کہتے ہیں
 نور یا دراشت اور ان میں سے ہے نور احوال اور یہ اسلئے
 نفس جب ہو جائے اور ان میں سے جو تیز رو ہیں واسلئے
 بنے حال خوف ورجاء اور خلق اور شوق و انس و نبیت
 و تعظیم وغیرہ کے دوست ہو جاتی ہے اس کے جوہر کی خفائی
 اور رقت قوام جب وہ روح جسم سے جدا ہوئے اور اسکو
 گہرا لیا اور ان تہودہ نے تو اس میں منطبع ہو جاتے ہیں رنگ
 اسرار الہی کے اور اسکو حاصل ہوتے ہیں لطائف کثیرہ اور
 وہ خوش ہوتی ہے ہر لطافت میں پس یہ احوال اکثر ارواح کا
 ہے اور ان نوروں سے ہو جاتی ہے مانند ایک آئینہ کے
 جو دھوپ میں رکھا ہو اور چمکتا ہو روشنی آفتاب سے یا مانند ایک
 حوض پانی سے لہر نہ کے جس پر آفتاب چمکتا ہو اور نہوا شیریں
 ہوئی ہو اور وہ ہر کا وقت ہو اور وہ پانی نور آفتاب منور ہو
 پس جب تنہا سمجھ لیا یہ جو کہنے کہا تو جان لکہ جب میں نے
 زیارت کی شہداء بدر کے حضی اندر اور میں ان کے مزاروں کے
 گرد کھڑا ہوا تو ان کے مزاروں کی بارگاہی میری طرف نور چمکا ایسا نور
 کہ جسے ان آنکھوں کی آگاہی نہ ہو بلکہ کہ میں ترو میں تھا کہ ان آنکھوں کے
 دیکھتا ہوں ماضی کی آنکھوں کے پہرہ چاہیئے کہ یہ کونسا نور ہے تو ملوک
 کی گاہ کیا نور رحمت میں اور جب میں نے زیارت کی اہل مزار کی جو
 ابو ذر غفاری کا مٹ ہو رہے حضی اندر وہادی صفراء
 میں حقیقت حاصل نہ ہو جاتا ہے جب میں پیشاگرد اس مزار کا درخت
 ہوا انکی روح کا تو مجھ معلوم ہوا ایک پائے تیرے شریک بنے ہو تو وہ نور
 نور حاصل نور رحمت دونوں میں تھے گہر نور رحمت کا غالب اور بہت
 ظاہر تھا اور اس پہلے کہ مبارک زمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

النبیر صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم ولادۃ والہ
 یصلون علی النبیر صلی اللہ علیہ وسلم بن کو
 ارحاصاتہ علی ظہرت فی ولادۃ و مشاہد
 قبل بعثتہ فلیات انوارا سطعت دفعة
 واحدة لا قول فی ادعھا بصیر الجسد ولا
 اقوال ادرکتھا بصیر الروح فقط اللہ اعلم کیف
 کان الامر باین ہذا او ذاک فاما ملت تلك التوا
 فوجدتھا من قبل اللہ کلمة المؤمن کما بین بامثال
 حدیث المشاہد و بامثال حدیث الجالس و رایت
 بچا الطائور لیل لا تدر انوار الراحۃ مشاہد
 اخبر بالاجمال لما دخلت المدينة
 للنور و نور سرات الروضة المقدسة علی
 افضل الصلوات والتسلیمات رایت روحہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر بارز لا فی عالم
 الارواح فقط بل فی المثال القریب من الحق
 فادرکت ان العوام انما یدرکون حضور النبیر
 صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوات و اما متبالمثال
 فیھا و امثال ذلک من ہذا الدقیقة و لکن ذلک
 الناس عامة لا یلھی بنشیء الایمان شہ
 علما و احبہم من علم فیاخذون اما حقیقة
 و اما شہیہ فیمس واحد و یتفقاہ الآخر بالقلوب
 لما ادرکوا ذلک کما یشاء ویسمی ثالث فقی
 یدہ بوجہ آخر رابع فیدرک شہیہا مناسبا
 و ھلہم جرح یتفقوۃ من الناس علی ذلک
 فلیس اتفاقہم فی مثل ذلک سدا فلا ترد
 سواد مبارک میں تھا سیلاب شریف کے رفوہ لو کہ جمع تھے درق
 شریف پڑھتے تھے اور بیان کرتے تھے وہ مجھ سے جو وقت
 ولادت کے ظاہر ہوئے تھے اور وہ مشاہدے جو نبوت سے
 پہلے ہوئے تھے تو میں نے دیکھا کہ یکبارگی انوار ظاہر ہوئے
 میں نہیں کہتا کہ ان آنکھوں سے دیکھا اور نہ کہتا ہوں روح
 کی آنکھوں سے فقط خدا جانتے کیا امر تھا ان آنکھوں جو دیکھ
 یا روح کے میں قائل کیا تو سلوم ہوا کہ یہ نور ان لاکھ کا ہر
 جو ایسی مجلسوں پر موعظ ہیں اور ایسی مشاہد پر اور میں نے دیکھا
 کہ انوار لاکھ اور انوار رحمت دونوں ملے ہوئے ہیں
مشاہدہ جب میں داخل ہوا مدینہ منورہ میں
 اوزیارت کے روضہ مقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے آپ کی روح مبارک مقدس کو دیکھ کر ظاہر اور
 عیان نہ قطع بیجا عالم ارواح کے بلکہ ان آنکھوں کی قریب
 قریب تو میں نے سلوم کیا کہ وہ جو لوگ کہہ کرتے ہیں
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غازیں اور آپ کی امامت کو لوگوں
 غازیں اور اور ایسی باتیں وہ بھی دقیقہ ہے اور اسی طرح
 اکثر لوگ کوئی بات زبان پر نہیں لاتے مگر جو ادنیٰ ارواح پر
 شرح کہے کسی علم سے تو ہوتی ہے وہ حقیقت یا اس کی
 صورت پھر ایک اوس کو بیان کرتا ہے دوسرا
 قبول کر لیتا ہے وہ اور اک اجمالی اور
 تیسرا سنتا ہے وہ اور وجہ سے اوسکی
 تائید کرتا ہے اور چوتھا اور صورت
 مناسبہ اسی طرح اور یہاں تک کہ اس
 اور ایک جماعت متفق ہو جاتی ہے اور ان کا
 اتفاق ایسے امور میں مل نہیں ہے پس حقیر نے کثیر کے

انوار الراحۃ
 مشاہد

البشیر ہولیت العوام والکن تقطن باسراہیل
 فترتہجہا الی القبر المشاح المقدس مرقعہ
 احزی فابن صلی اللہ علیہ وسلم فی رقیقہ بعد
 رقیقہ فثانیاً فی صوتی حجر العظیم والعبیہ
 وثانیاً فی صوتی الجن والشیطن والاشجار
 وثالثاً فی صورۃ السیران حتی اخیل ان الفضاء
 روحہ علیہ الصلاۃ والسلام علی تموج فیہ تموج
 اللہم العاصفۃ حتی ان الناطل یکاد یشغلہ
 تموجہا عن ملاحظۃ نفسه الی غای ذلک
 من المذائق ولینتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
 الامویۃ بکلی صوت الکی یمۃ النبی کا علیہا مرۃ
 بعد مرۃ مع الی طامع الی رحمانیت لا
 الی جسمانیت صلی اللہ علیہ وسلم فتنطنت ان
 لخاصیۃ من تقوم روحہ بصوتی جسدک
 الصلوات والسلام وان الکا انشا للی بقولہ
 الانبیاء لا یجوتون وانہم یصلون ویحییون فی قلوبہم
 وانہم ااحیاء الی غای ذلک ولعلہ علیہ وسلم
 الاوقاد انبسط الی الشراح وتبدت وطمح
 وخلل لای رحمتہ للعالمین مشہل اخر
 لما کان الیوم الثالث سلط علیہ صلی اللہ علیہ
 وسلم علی صاحبہ صلی اللہ عنہما فقلت
 یا رسول اللہ افض علینا ما افاض اللہ علیک
 جسدک واعبید فی خیرک وانت رجعہ للعلمین
 فانبسط الی البساط العظیمۃ حتی ان
 عطاۃ رداۃ لفتنہ وغیبتہ ترغیظنہ

مشہورات کو لیکن آئینہ عکس کر کے جو ادنیٰ کی زبان پر آیا و سکا
 اسرار کیلئے ہر متوجہ ہوا و مدہ مقدسہ ہند کی طرف بار
 بار توجہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لطافت لطافت
 میں کہی تو فقط صورت مظلوت بیستہ میں او کہی صورت ضعیفہ و
 محنت میں اور انس و اشراج میں او کہی صورت مران میں کہ
 میں خیال کرتا تھا کہ تمام فضا بہری ہوئی ہے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے روح مقدس سے اور روح مبارک جو میں مار رہی ہے
 مانند ہوا سے تینس کے یہاں تک کہ دیکھنے والا اس کی تینس کو دیکھ کر
 غمگین کہ اپنے تین بھول جائے سوائے اسکے اور طافین
 اور سینہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر اسو میں اسی
 صورت متعین کرتے تھے کہ بار بار بار و جو دیکھ میری کمال
 آرزو تھی کہ روحانیت میں دیکھوں روحانیت میں نہ دیکھوں آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ کو دریافت ہوا کہ آپ کا خاصہ ہی روح کو
 صورت جسم میں کرنا صلی اللہ علیہ وسلم اور یہی بات ہے جو آپ نے
 فرمایا ہے کہ انبیاء میں مرتے اور ناز پر مارنے میں اپنی قبر میں
 اور انبیاء کی گیارہ تے ہیں اپنے قرون میں اور وہ زندہ ہیں اور
 جو جو فرمایا ہے اور جب سینے آپ پر در و دریا جیسی جگہ سے
 خوش ہوئے بعد ان شراح فرمائے اور ظاہر ہوئے اور یہ ہوا
 کہ آپ رحمت اللعالمین میں مشہد جبر سر از و جو از سلام
 پر آپ پر حضرت ابو سعیدؓ اور حضرت جعفر فاروقؓ رضی اللہ عنہما
 پر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ تو جو کو کچھ اور میں جو اللہ پاکو
 ہم آپ کے عطا کئے شوق میں آئے ہیں اور آپ رحمت اللعالمین
 میں تو آپ نے میری طرف کمال التفات کیا یہاں تک
 کہ میں نے خیال کیا کہ جو یا چا در مبارک کے
 دامن سے لپٹ لیا اور اوڑھ لیا خوب اچھی طرح

فیوض الحرمین
 ترجمہ درویشی و فیوض الحرمین

عظۃ وبتدلی علی واطهر لم الاسلام روحہ ففی
 بنفسہ واعدل فی اهل دواعظہ الجالیہ واعدل ففی
 کیف استقدب فی حوائجہ وکیف یؤکد حوالی
 من یصل علیہ وکیف ینسب علی من اطمین
 فی ملاحضہ علی فلیتہ علیہ المصلح و
 التسلیح کما قد صال من جوہر روحہ ووجد
 نفسہ وجلیۃ فقط منظوریۃ للتک العظیم
 المنسب علی وجہ البشر حتی لک والظاہر
 یتحد من المظہر وھذا التحدی العظیم
 الی تدعی عند الصوفیۃ بالحققۃ الجلیۃ
 وحی الیہ یصفونہا بالنہا قطب الاقطاب
 ونبی الانبیاء وکھما بن رعد الی فی البرۃ
 البشر یظہر ان عقائد حقیقتہ فی المثال
 متوجہ الی الخلق سمیت حقیقۃ محمدیۃ قطباً
 ونبیاً وحی تقدیر کل من بعث الی الخلق فذا
 امر البعثۃ ووجہ المبعوث الی روحہ ربہ ادبر علی
 الخلق انفلت عنہ وآما سیدنا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ظہر کان منذ جانی فصل بعثت کل
 شیعۃ بمجم المقیۃ تشفیعی علیہم فیدفعون من الخلق
 للعصاة من خلقہ لطفہا بالنسب الیہم
 لیس جرمہ علی الصلوٰۃ والسلام علیہ عظیمۃ
 تقضی شمول الرحۃ یاہم وخلوص الخلیۃ
 عن دعویۃ ہر فیکون مفعول الرحۃ اللہ وجودہ
 بالنسب الی اطلب الاقلام وخالق الخلق فوی
 التنازل لیسبق النوع وذلک الخلق کل نوع

اور ظاہر کے مجہد اسرار اور کھنڈے مجھے خود امداد
 کی جھک امداد اجلی بہت بڑی اور تباہ جھک کر کس طرح پس اپنی
 حاجتوں میں مدد چاہوں اور کس طرح وہ جواب دے ہیں جب آپ پر
 کوئی درد و دھڑے اور کیسے خوش ہوتے ہیں جو آپ کی روح میں ش
 کرے یا آپسے اصلاح کرے پس دیکھا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم لک آپسے جو ہر روح اور دین نفس و جبلت فطرت کے
 سبب ہو گئے نظیر تہلی سے ایسے جو تہلی عظیم اور منبسط ہے
 بہت بشر حسین ظاہر اور ظہر کی تیسرین ہوتی اور تہلی
 عظیم ہے وہ جو صوفیہ کی رائے میں حقیقت محمدیہ ہے
 اور اسی تہلی سے مراد ہوتے جو کہتے ہیں قطب الاقطاب
 اور نبی الانبیاء اور کہہ اور کما ہے خبر اور اس تجلی کا بشر میں
 بس جب منعقد ہوتی ہے کوئی حقیقت مثال میں متوجہ خلقت
 کی طرف تو اس کا نام حقیقت محمدیہ رکھا جاتا ہے اور قطب
 اوتہی اور وہ اس سے متحد ہوتی ہے جو یہو یا کجا خلقت
 کی طرف جب وہ امر ہو جاتا ہے اور وہ جو متوجہ ہوتا ہے
 رحمت رب کی طرف اور خلقت کی طرف پیشہ کرتا ہو یا جو جانی
 اس سے محمدیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو دل ہر
 اصل ہر کس اس امر میں کہ قیامت کے دن شہید ہوں اور شفیع
 ہوں گناہگاروں کے اللہ کے لطف سے اور ظاہر ہو
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ بہت عظیم کمال جس کے
 مختصی ہے اون پر اور ملکیت حاصل کرنے کو ہیسیہ
 سے تو کہ ہو رحمت الہی کے واسطے آپ کا
 وجود معدنیت اون لوگوں کے
 اور یہ ایسا ہے جیسے قویم تناسل کے
 بقائے نوع کے واسطے اور اس طرح خلقت ہر نوع میں

مایفید عند ما یؤید الفیاض علیہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ولا یرئی متوجہا الی الخالق مقبلا الیہم
 فلذلک کان احق لایبدا بحول ولا بالحقیقۃ
 الذالیۃ فبما اتحادہا مع بحیث لا یتزلزل لظاہر
 من المظہر فکان عینہا الیظم علیہ الانفکالہ
 وظل احمر معانہ البیت المشہور
 اقلت شمس من الاولین وشمسنا
 ابدا علی افق لعلی لا تغرب
 فأتحد بہنہ الحقیقۃ بطبقتہ بصرفی ولیمہ
 الاتحاد تفضلت بھا وارتقد صلی اللہ علیہ وسلم
 مستقر علی اللہ الخالق الواحد ہما لا ینفجہ
 فی نفسہ اذہ متجلیۃ ولا شئ من الداعی
 ینعم لکان وجہہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الخالق
 کان قریب لاجل ان یرفع انسان الیہ بجمہل
 دیغیث فی ثابتہ ویفیض علیہ من سکانہ
 حتی یقتل اندہ وارادات متجلیۃ لکمل الیہ
 انفاۃ اللہ وہو فی المحتاجین واما لہ علی الصلوات
 والصلوۃ الی الخالق من مذہب من مذہب الفقہ
 یعمل لا تبعہ وانفسک بہ فاذا المذہب کلہ عند
 علی السواء لیس علی الفرقہ فی حالتہ من ذل
 رعبہ اللہ بمقتدا المذہب فی ہر روحہ لعل
 الفروع وہو غایۃ الحق بنفوسہ البتہ متجہۃ
 اعمالہم وخالقہم واصلاحہا وہذا اصلہ
 فرجہ واشباحہ یختلف باختلاف الزمان والذات
 فی حق ہر الروح من هذا الاصل فلذلک کان نسبہ

اوس چیز کے جو اسے مفید ہو ہر وقت پیش آنے کا ذکر کے
 ویشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہر خلقت کی طرف اور
 نہ کے ہوئے اور انکی طرف اسی واسطے سب نبیوں سے
 حق را زیادہ ہیں واسطے حلول اس حقیقت مناسبہ کے
 اپنی زمین اور اس کے اتحاد سے اپنی ساتھ اس حیثیت سے
 کظاہر اور مظہر بین تمیز نہیں گو یا کہ وہ بعینہ وہ ہے حقیقت
 بین کہ جبرائی ہی نہیں اور یہی ایک معنی ہیں اوس بیت
 شہور کے اقلت شمس الاولین وشمسنا ہا ابد اعلیٰ
 افق الی لا تغرب ہ اتحاد اسکا اس حقیقت میں نے
 اپنی روح کی آنکھ سے دیکھا اور اسکا سبب اور میں نے
 معلوم کیا اوسے اور دیکھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم قائم ہمیشہ اسی حالت واحد پر کہ وہ ان کہ نہیں ہٹاتا
 اور کو ارادہ متجددہ اور نہ کوئی داعی کسی شے کا یاں جہ وقت
 آپ متوجہ ہوتے ہیں خلق کی طرف تو نہایت قریب ہوتے ہیں
 کہ انسان اپنی کوشش سے جس عرض کرے اور آپ فرما دے
 کہ میں اسکی صحبت میں یا اوس پر کہ میں غائر فرمائیں اسی کردہ
 صاحب ارادت متجددہ ہیں جیسے کوئی شخص غافل و غافل
 محتاجوں کی فریاد میں مصروف ہو اور اپنے غور کی انتظار
 صلی اللہ علیہ وسلم نہ فرمیں کہ نہ یہ کیوں مال پر کہ نہ یہی
 اپنی برباد کیا کروں معلوم ہو کہ سب یہ کہ نہ دیکھا میں نے غرض
 ایک حالت میں نہیں انکی طرح کہ وہ ایک ہی جو روح میں علم و حق
 اس ہو کہ کیا نہایت حق کی نفوس شہر پر انکو جان خلق کی حیثیت اور
 اوکی اصلاح اور اصل یہ ہے اس کے فرع اور صوبہ ہیں مختلف
 ہوتی ہیں وقت اختلاف زمانہ کے پس داخل جو ہر
 روح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مال ہو کہ اسکا

اللہ اہل علی السوا علی تقدیر عندہ ملاحدی
 من حب لان کل من حب یحیط بہا یحب من
 اموات الفقہ فی اللہ فی الخیر وان اختلفت
 احلالہ یقتضی واحلال من اللہ اہل لم یکن علیہ
 اللہ علیہ وسلم سنی علی النسبة الیہ الابرار
 وھو ان یقتضی اختلاف فی ملت وتقاتل باین لانا
 وفساد ذات الباین وھذا اللہ اہل سنی علیہ
 وکذا لای رایت الطراف کما عند علی السوا علی
 اللہ اہل ویحب التنبی بعد خلی علیہ
 وحی ان رب اجل یلوان عند ان فیہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یخار اللہ حب الفلک وان الحی للطلو
 ثم یقصر فیہ فینعقد قلبہ باعتقاد ان قصہ
 فی حب اللہ ورسولہ فیا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ویقف عند فیصل بدین وین الیہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بابا مسدا وحالاتہ فیہ
 ھذا معاتب من علی الصلح والصلح علی
 تفصیل والحقیق ان اتاہ بصل امتناعی
 واقبالا فاندل باب الفیض من جہۃ سوا
 القابلہ وقد ریم الانسان ان الخرج من اللہ
 اللہ من تخر وجہ عن ربقۃ التقلید للشرع والا
 نقیاح لکرم اللہ وان لیس ھذا لک طریقۃ تصبط
 غیر ما فیکون الخرج عنہا عند ملا دفا و ملا
 نہ الخرج عن ربقۃ الانقیاد فیکفان بان الیہ
 صلی اللہ علیہ وسلم معاتب علیہ امثال ھذا
 الشبہات لکثیرا یقع علی الطالب ویحب التنبی

سب مذہب برابرین ایک سے دوسرا جدا نہیں معلوم ہوتا سلیے
 کہ ہر مذہب محیط ہوتا ہے اس سے کما وجہ ہے اہمات
 نقدین محمدی میں اگرچہ مختلف ہوں لیکن اگر کوئی تیس ایک مذہب کا بنو
 مذہبوں سے تو انھیں علیہ علیہ وسلم اور اس کی نسبت ناراض
 نہیں مگر اس صورت میں جب میں میں اختلاف اور جنگ و جدال
 فساد کا موجب ہو تو کوئی نہیں پس میں اور یہ امر اس کی نہایت
 غصہ کا موجب اور واجب اکا کرنا اس کے بعد ایک نکتہ سے
 وہ یہ ہے کہ بعض آدمیوں کے فخر میں ہوتا ہے کہ وہ مذہب والی ہیں
 مسئلہ علیہ وسلم کو پسند ہے اور وہی مذہب حق اور مطلوب ہے
 پھر اس میں قصور ہو جاتا ہو تو ان کو متعین ہر جہاں کر سنی قصور
 کیا انصار اور رسول کا پھر حاضر ہوتا ہے حضرت علیہ وسلم
 کی حضور میں اور کہتا ہے اپنے میں اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم میں دروازہ بند کیا کہ نہیں نکلتا تو کہتا ہوں کہ یہاں
 آپ کا علیہ وسلم کی حکم میری تصویر سے اور تحقیق یوں ہے کہ
 وہ حاضر خود ہے ایسا ہوا ہے کہ سیدہ خاتون سہرا ہوا
 اور رکاوٹ سے پس بند ہوا ہے دروازہ فیض کا
 قابلیت نہ ہونے سے اور کبھی گمان کرتا ہوں انسان
 کہ تقلید کو چھوڑنا شیع کی پیروی کا چھوڑنا ہی
 اور تابعداری نہ کرنا ہے اللہ کے حکم کی
 اور تقلید کے سوا کوئی طریقہ مضبوط نہیں
 پس اس سے نکلتا اس کے نزدیک
 برابر ہے شرع کے انقیاد سے نکلنے
 کے اس سبب وہ جانتا ہے کہ نبی علیہ وسلم کا وہ
 معاتب ہے اور ایسے ہی ایسے شبہ بہت ہیں کہ طالب
 کے دل میں آتے ہیں اور یہہ یہی ضرور رہے

[illegible]

سواء الوصول الى الحق بحسب المسافة فالوصول

الى الله على وجه واحد والوصول بالمسافة فيخلق بالحق

والله اعلم بشئ آخر

عليه وسلم عن معية قوله لعل الدنيا وادام من قبل

بالحق والحق والحق والحق والحق والحق والحق والحق

للقال ولا الاخطا بالبال بل ولدت روى شق

ونزول الى هذا السر والسر والسر والسر والسر والسر

أقرب من ذلك من جبروت من جبروت من جبروت من جبروت

الكنية للمثالية قبل ان يوجد في عالم الاجسام

شرا في كيفية انتقال الى هذا العالم من عالم

المثال والاركان اشباح الالهة والجن والانس والحيوانات

افضل عليه والذوق من حضرة القدوس في هذا

افضل عليه في عالم المثال من تلك الحقائق والحقائق

اشباح الارواح والذوق من تلك الحقائق والحقائق

وللعالمات بعين في حضرة الامر واستباز وعية

هذا ما فاض على من الصق للمثالية وفطنت

بما اراد في تلك الاقضية فما انا افسر الله ما فطنت

اعلم ان الله تعالى وتعالى لما عظم ما خلق بها الى

الخالق في هذا العالم والذوق من تلك الحقائق والحقائق

في كل من هذه من الزمان في تلك الحقائق والحقائق

بشيء بعد من تلك الحقائق والحقائق والحقائق

عقل ان تلك الالباب وهو من تلك الحقائق والحقائق

بالاحسن والذوق من تلك الحقائق والحقائق

وتلك الالباب في حقيقة فاذا ابرز من تلك الحقائق والحقائق

علوم ومعرفت تناسب تلك الالباب والذوق من تلك الحقائق والحقائق

وصول هو بحسب مسافة الوصول الى الله في سبيل

وجوه من سبيل الوصول الى الله في سبيل

مشهور في سبيل الوصول الى الله في سبيل

حديث شريف في سبيل الوصول الى الله في سبيل

ابو بكر في سبيل الوصول الى الله في سبيل

اوراد في سبيل الوصول الى الله في سبيل

سورة في سبيل الوصول الى الله في سبيل

طاقة في سبيل الوصول الى الله في سبيل

مثالي في سبيل الوصول الى الله في سبيل

اجسام في سبيل الوصول الى الله في سبيل

عالم مثال في سبيل الوصول الى الله في سبيل

كسوف في سبيل الوصول الى الله في سبيل

جوه في سبيل الوصول الى الله في سبيل

اوليا في سبيل الوصول الى الله في سبيل

بوكيا في سبيل الوصول الى الله في سبيل

مشور في سبيل الوصول الى الله في سبيل

مبيان في سبيل الوصول الى الله في سبيل

كسوف في سبيل الوصول الى الله في سبيل

مبيان في سبيل الوصول الى الله في سبيل

كسوف في سبيل الوصول الى الله في سبيل

مبيان في سبيل الوصول الى الله في سبيل

كسوف في سبيل الوصول الى الله في سبيل

مبيان في سبيل الوصول الى الله في سبيل

كسوف في سبيل الوصول الى الله في سبيل

مبيان في سبيل الوصول الى الله في سبيل

كسوف في سبيل الوصول الى الله في سبيل

مبيان في سبيل الوصول الى الله في سبيل

ایہا فاضلہ مسہوا وانہا تأسیہا والذین ظہرو
 علیہم ہذا العلم ولم یطہروا عن کانہا ومن
 اعتنوا بالاعتناء من کل الامم والرسول فہو الامم
 جہلہ والرحبان وان کانہا من لای اعتنوا بہذا
 وانما امرت ہواخذ العلم من اللہ تعالیٰ وتعالیٰ
 فہم الحکماء الخدش ان اهل الحکمة الربانیۃ
 ان القوم ان جمیعہم ان من اللہ البین علیہ
 اولہم یعلو او اہل حق المذہب العظمی لا یتخیر
 فان لا یسمیہ الا قومہ و فی قوم قبلہ اراد اللہ تعالیٰ
 ان یخلق آدم علیہ السلام ہدیۃ ان النور والبشر
 فارادہ فخلقہ انما علی ارادہ فخلق البشر جمیعہ
 فخلقہم اللہ الارواح البشریۃ الی الخلق اللہنا سب
 بالاجسام فہیکل نبیہ علیہ السلام علیہ وسلم
 ای ہیکل المذہب الی الخلق من نفسہ لا تطابق
 ہذا الذلہ بحسبہ من اللہ انات فانطبق
 علیہ شہبہ من انطباع الیک علی الخیر فی خلائق
 السابق شہادۃ اللہ بہ الخلائق سابق جہلہ وغیا
 یعد لغیضہم رحمۃ اللہ یوم الحشر لعلہم یفرح
 علیہم وخبثہم فاسدۃ عنہم اذا احتاجوا
 الی خلقی اشہد حاجۃ فہم لیسعہم فی فیض اللہ
 علیہم سئل نبی اقبال شعیبۃ آدم علیہ السلام
 شہدا ووجدت اختیافا للبشر واختلفت فیہم
 فمن مفرط ومن مفرط طاقتہم التذہب لای
 ان یسئل امرہم فانطبق الذلہ علیہم رجل ہز
 حولاہ الاشیاء ص فاوحی الیہ فافیہ صلاح قومہ

کوہ فالنص بین اوس ظہور سے اور اس کے مناسب ہیں اور
 جن پر یہ علم ظاہر ہوتے ہیں اور مفرطین اگر وہ ایسے لوگوں میں کوئی
 رسول سے استنباط کر سکتے ہیں تو ان کو اجماع کہتے ہیں اصریان
 کہتے ہیں اور اگر وہ لوگ ایسے نہیں ہیں اور ان کی ہمت پر علم
 حاصل کرنا اللہ تبارک تعالیٰ سے تو وہ لوگ ممکن محدث برکت
 ربانی ہیں تو وہ نو فرتے اوس ظہور سے علم حاصل کرتے ہیں
 اس بات کو جانیں یا جانیں اور یہی بڑا احسان بڑا اخبار
 رسول کہ اوس کو کوئی قوم سنتے ہے کوئی نہیں سنی تو جب اللہ نے
 پیدا کر آدم علیہ السلام کو پیدا کرے کہ وہ نوع بشر کے باپ
 ہوں تو آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا ارادہ بیشک سب
 نوع بشر کے پیدا کرنے کا ارادہ ہے اور نوع بشر یہ فہرکت
 کی مثال مناسب کی طرف مانتے اجسام کے تو پیکر ہمارے
 ہیں علیہ علیہ وسلم کے بہت ممکن ہوئے اپنی ذات کی رو سے
 منطبق ہو سیکو اس تہ لی کے موافق ظہور کے ظہورات میں سے
 میں منطبق ہو گئی اس پرمازروے شہید کے جیسے کالی منطبق
 ہوتی ہے جزئی پر اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی سابق عینا
 کہ ہے ان پر اور لوگوں پر تاکہ پایا جائے ایسا د و کار
 کہ مدد ہو فیضان رحمت خدا کا جس کے روز اور ان کی
 شریعت کے مستعد کر نیو اور واسطے ہٹا دینے کے آنے
 ہر ارض فاسدہ جب آنکھوں کے حاجت ہو بہت نعمت مدد
 میں رہتے ہیں آدم سے پہلے آنحضرت علیہ السلام کے
 نبی ہونے کی پہر جب موجود ہوئے شہان شہری اور ان کے
 طریقہ مختلف ہوئے کوئی اثر اور ان کو کوئی تفریق کرنے والا
 تو تدریس نہیں ہے یا ان کو منطبق ہوئی تہ لی ان غنوسہ بیت کی
 اور وحی ہوئی اور پھر بین کی قوم کی صلح ہوئی تہ کہ وحی کر کوئی

وذكرنا ببعض من حق ما من البريات فانما اللطيف
عليه من عن انفسه هو وجع طلبة النور واما ان كان
في المثال حكاية تارة يستعمل في ذلك في غير ما يستعمل
في المثالين اصله عليه وسلم فكان الاطلاق
بالفعل لا على الحكاية فلو لم يستعمل عليه وسلم
في المثالين من بين وز من حق من رات القدر
وكان اللطيف لا يشق عليه في المثالية فتدليس اللطيف
لباس المثال ومثل الاقلاق واما ان اللطيف قبل بان
لباس المثال وان كان نفس المثال لا بد من حق
المسحوق واما عن المثال لربك بين الله بغير
خلق مجسم بها واما عند اللطيف قبله عليه الصلوة
والسلام واما بعد فاما مثلا الجوع واما مثلا العطش
والارضون بالهيكل المثالي لللطيف فاما ان كان
او معرف او حال او قيا او حال او ماخذ القرب
هذا الهيكل المثالي علم او جعل فكل عليه الصلوة
والسلام خاتم الانبياء وانقطعت النبي بعد
الحيوية عليه السلام لا بعدت كالعنوان لها
طريق البرية المثالية المستطابق اذا فهمت
تحقق عند ان رحمة للعالمين وان خاتم الانبياء
وان الانبياء عليهم السلام انما اخذوا الغيضة
عن حضرت امير المؤمنين في عالم الاجسام واما ان
فانما ياخذ من عن بن في مثالية هي حقيقة نبوت
عليه السلام واما من بن في شخصه واما ان
الاختصاص عن هذا المثل لا بل هي عليه السلام
فانما لنعقد نبوت في نفس روح انعقاد الضمير

اور ظہور کیا اس کے نبوت سے ایک برزہ نے پس خیرین نیست
کے نطق اس شخص پر اس ہی سے وہی وجود بشری ہے اور
یشک و مثال میں حکایتا تھا تاکہ مستعمل ہو وہ واسطے
آئیں اس افادہ کیا جاتا ہے وہ جسکی ہمت روا کرتا ہے مگر ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اسی وقت نطق تھا حکایتا
مجرب ظاہر ہوئے آنحضرت خارج میں تو ظاہر ہو ابرو زات
تدلی سے ایک برزہ اور وہ برزہ شعل عاقوت مثالیہ پر
اوس برزہ نے لباس مثال کو پہنا اور درست اور یہ
کرو یا آفاق کو اوپر پہلے تدلی کا برزہ مثال کے لباس
میں اگر یہ نفس مثال موجود تھا اور تحقیق میری رائے ہے کہ
مثال نہ تھی بحسب برزہ اس تدلی کے پہلے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے درمیان اللہ و خلقت کے لیکن بعد میں پڑ
ہو گیا جو اور رب آسمان اور زمین پہلے مثالی تدلی سے
سپر جسکو حاصل ہوا علم با معرفت یا حال الہی یا کمال اوسکا
ماخذ قریب یہی پہلے مثالی ہے وہ جانے یا نہ جانے یہں جو
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین اور منقطع ہوئی آپ کے بعد
نبوت اسلئے کہ حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ نبوت
مانند ہوں ان کے قبے نبوت کی وہ یہی برزہ مثالیہ مستعمل تھا
جب تھے یہ بات سمجھ لی تو محکو معلوم ہو گیا کہ آپ رست السلامین
میں اور خاتم النبیین ہیں اور رب انبیاء کو فیض اس
تدلی سے ہوا اگرچہ وہ عالم اجسام میں تھے اور تحقیق
اولیائے محصل کیا فیض برزہ مثالیہ سے کہ وہ حقیقت
نبوت ہے آنحضرت کی اور محکو تینہ نبیین ہوا کوئی
ان شخص میں سے اس راز کے مگر حضرت امیر حمید علیہ السلام
کہ ان کی نبوت عالم روح میں مشہور ہوئی ساتھ اتفاق و جمیع

من اعتقاد نبی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فظہر
التدلیل بعینہ تبیین روحیہ ظہور بالاضد بعین
من ظہور بالابن المثالیۃ عند بعینہ تبیین
اللہ علیہ وسلم ولانظہار بعینہ کما مل فیہ ولانظہار
الای ملانہ ولما انقطع للنبی فلما وجد لیسنا لظہر
الابن فی المثالیۃ ظہور بالابن فانقطعت برأسنا و
العالمی ولما عرفت فیضنا فغیا جالہانی الاکثر
من عقیدۃ فی المثال تحقیق شریف کا
قلت ما الحکمدۃ فی کون الانا سفی الن من
الاول بعد آدم علیہ السلام ما یلین علی حیوان
وخرج الطبیعۃ فخلد فی الی الاحکام البجمیہ تلہ
یستنبط صیدہ من لاد رفاقا الا القلیل ولا
من العلوم الخاضعۃ للطبیعۃ والامیۃ الا القلیل
لاناد رسم طریق اعمارہ فانشاء معانہم حقہم
شراہل من بعدہ برہیم علیہ السلام بنیل القلیل
قلیل فی البیوان والردم وفارس وبنی اسرائیل
والمغرب والعراق والعرب حتی وجد سیدنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج بعدہ العلم
فجاوزہم منہم العلم الحکمیۃ والفنی الا انہ
والخاصہ یتوالی العلوم الشریعۃ بحیث لا تنقطع
لہا ولا ارجا قل فی ان اللہ تبارک وتعالی ترابا
عظیما امثلاہ من السموات والارضون
وحقیقتہ معرفۃ الشخص لہا برہان فانظہار
عرف رب حق معرفتہ ونصوبہ کما یفہم
من تصویق ارضیت فی ما رقتہ من راقبنا

الاعتقاد نبوت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ظاہر ہوا
تدلی ساتھ نبوت پر زہ روح ابراہیم علیہ السلام سے ضعیف
ظہور پر زہ شایع نبوت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
ایسا اسے ہوا کوئی کمال نبی اور محدث مگر ان کی ملت میں اور
نہ منقطع ہوئی نبوت پھر جب آئے ہمارے نبی تو ظاہر ہوا پر زہ
شایع نبوت موشی اور نہ منقطع ہو گئی نبوت اور ظاہر ہوا علم
اور حقیقتیں اجمعی روح ہوا اسے کدہ کثرت میں منتہی سے مثال میں
تحقیق شریف اگرچہ وہی کیا حکمت ہے کہ زمانہ سابق میں
حضرت آدم علیہ السلام کے بعد لوگ گندہ زمین و سرود طبع
وہی ابراہیم سیرت ہوئے کسی نے ارتفاقات کا استنباط نہ کیا
مگر قلیل آدمیوں نے اور نہ علوم محاضرت اون کو
حاصل ہوا طبیعی اور آبی گشتا زاد کو باوجودیکہ میں
بڑی پائین اور فکر و فوج بہت کے پھر بعد حضرت
ابراہیم علیہ السلام کی توحیدی شعوری شریعتی گئی یونان
و روم و فارس و بنی اسرائیل اور مغرب
اور عراق اور عرب میں یہاں تک کہ پیدا ہوئے ہمارے
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر تو علوم کے دیاروں
ہو گئے اور ان سے علوم حکمیہ کی شے جاری ہو گئے اور فوجوں اور بیہ
اور محاضرت اور علوم شریعہ ایسے کے حکمی انتہائے
نہ حد تو اس کا یہ سبب ہے کہ امد قالی کی ایک
تدلی عظیم ہے جس سے سب آسمان اور سب زمینیں پڑ
میں اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ شخص اکبر نے جب اپنے
رب کو پہچانا تبنا اس کی معرفت کا حق قصا
اور اس کا تصور جیسا چاہیے ویسا کیا دس
شخص اکبر کے تصور سے اس کے مدد میں نقش ہوئی

تخلی جلال اللہ وغیر علی وجہ و حدیث الصلو
 حایمہ تا دام النعیم الاکرام وحی منطبعہ
 اللہ وحالہ تلہ القحکایہ و او فقاہم فی نفس
 الامر تمولہا و اجرت العناصر الافلاک فی الطبیعة
 الکلیہ کانت معدنہ الطبیعة محفوظہ کما
 محفوظہ الطبیعة الارضیہ فی المعدن والنبات
 والحیوان والانسان و کانت خواصہا و مقنصہا
 خواصہا و مقنصہا محفوظہ کما فی نفسہا
 لہا و جودات المعادن والنباتات والحیوانات
 والانسان کانت طبایع العناصر الافلاک
 محفوظہ کما فیہا و لیست ہذا الاکمل یا الظہور
 خواص الافلاک و حریکاتہا و العناصر طبایعہا
 و کانت الطبیعة الکلیہ بمعہا من اللقوی
 فی الافلاک و العناصر فکل فرج من الانسان فی حد
 فردہ و جوہر نفسہ و اسل تحقیق معرفہ بین
 الانہا فی حجب غلیظ اذ لو نفس الانسان حسیۃ
 الظہور و کل طبیعة من طبایع الامہات المتکلیف
 و بقدر انطباع تلك الصلوی یلتقص صفاتہا و
 یخفی حکم نقطۃ التلدی الالہی و الحبل الذی یترک
 بہ عنانہ و فذلک الحجب المتراکم متعدد و فی
 بعضہا من رقی التنبہ بحقیقۃ الحقائق و فی
 انفسہا من الطبیعة الکلیہ و احسن انفسہا
 لہ علیہا شگلی و ہا مصباح المصباح
 فی زجاجة الایۃ استقامہ علی کل منوال الاصول
 استضاءت بصوہ و کانت لہ فی معرفۃ الظہور

تک صورت عمدہ کہ یاد دلاتی اند تبارک تعالیٰ کی عزمت
 اور جلال اور جب تک شخص اکبر جسے تک یہ صورت
 و ایم ہے اور اند تعالیٰ کو یاد دلاتی ہے بہت اچھی طرح
 اور بہت موافق ہے نفس الامر کے پھر جب پیدا ہوئے
 عناصر اور افلاک طبیعت کلیہ میں قویہ طبیعت کلیہ
 محفوظ تھے اس صورت میں اس طرح بیسی طبیعت
 ارضیہ محفوظ ہے معدن اور نباتات اور حیوان اور انسان
 میں اور ان کے خواص اور مقنصیات اور قویہ بھی محفوظ
 ہیں ساتھ انہماک اپنے نفس کے پھر جب پائے گئے
 سعدان اور نباتات اور حیوانات اور انسان تو بہتیں باقی
 عناصر و افلاک محفوظ ان میں اور نہیں یہ مگر مانند
 مرایا کے واسطے ظہور خواص اور حرکات افلاک اور
 عناصر اور اسکے طبایع کے اور ہی طبیعت کلیہ مع انہی قویہ
 کے افلاک عناصر میں محفوظ ہے و انسان کے اصل امر جو نفس
 بنیا و تحقیق میں انہی کے معرفت تھی مگر بہت پروردگار سبحان
 میں اس طرح نفس انسان میں یہ قویہ و ظہور و حکم طبیعت طبایع
 انہماک مولدات اور تعدد متکثر ہوتی ان صورتوں کی نفس ہوجاتی
 صفائی اس روح نفسان کی اور پھر جہاں حکم نقطہ تکلیف وہ تدریج
 جو ایک ہی تدریج ہو جو اسکو پھر قویہ و پھر کچھان میں ہی حجاب
 مترکہ میں کہ ایک دو کمر پڑے جو میں جو شخص کو نصیب ہوگا
 تدریج حقیقت انہماک پر اور جان دیا اسنے انفسا تدریج کا طبیعت
 ایک طرف اور اسکے اجزاء کے تو اسکے نزدیک اند کی نور کی شکل
 ایسی ہے کہ جیسے کشکوہ فیہا اصباح الصبح فی انفسہا لایۃ اس
 شخص کے حجاب بٹھ گئے اور اس کی روشنی سے
 روشن ہو گئے اور وہ حجاب او کو مفید ہو گئے

خطای اذ اقرب بمن القیمة و عندك فی طبیعت
 العشر شبة حلو الارفاقات الانسانية موضوع
 بل ارتفاعات کل نوع بل احکام جمیع النفوس و
 و انواع کل من بر حنی اسفل ارجل ارتفاعات
 امتطال الجحی و ما هذا لك و اذا انقسمت حیات الفیض
 فی قلبه شرفه الی منبعه ظهر لتلك الطبیعة
 بحسب هذا الكمال تدلی الی سائر النفوس السالفة
 و سهل انطباق تلك العلوم و اخذات هذه الباع
 لا یفقد هو و لا راعی و لا هذه الشرح فی کل
 ذلك حاله و لا هذا النفوس من بعد بعضها
 لبعض نسبتها فی الطبیعة الانسانية للتحقیق
 فی المثال الشخص و احوال النسبة القوی و الضعیف
 الخیالیة فكم ان اللقد احسن الفایة تعدل فی هذا
 التفرقة فلكل النفوس من رتبة تعدل ان كما انما
 الناس و هذا المعرفه احوال معانی و الفصیلة الالهیة
 و شهادت تدل او من الواجوب جمیعها
 تدویر كما دال الی الی المتماثل
مشاهد آخری علی اجمال الوجه
 قبل ان علی الصلح و السلام و لا یحضر
 حاضر اما بان انعم بصره فی فایة علی ما هو
 و اما ان تشرت نفس من ماثور ان كان ذلك الاثر
 حاله عن فلیقوا ان وجه الی و نفس من علی
 من الشقی الی ظهور حقیقه ما خصصت به من
 معارف ملزت الی الجح و استنباط معارف الشیخ
 من قبل یفیش حال النفوس من فاصولت نفس

خطای اذ اقرب بمن القیمة و عندك فی طبیعت
 عشر شبة حلو الارفاقات الانسانية موضوع
 بل ارتفاعات کل نوع بل احکام جمیع النفوس و
 و انواع کل من بر حنی اسفل ارجل ارتفاعات
 امتطال الجحی و ما هذا لك و اذا انقسمت حیات الفیض
 فی قلبه شرفه الی منبعه ظهر لتلك الطبیعة
 بحسب هذا الكمال تدلی الی سائر النفوس السالفة
 و سهل انطباق تلك العلوم و اخذات هذه الباع
 لا یفقد هو و لا راعی و لا هذه الشرح فی کل
 ذلك حاله و لا هذا النفوس من بعد بعضها
 لبعض نسبتها فی الطبیعة الانسانية للتحقیق
 فی المثال الشخص و احوال النسبة القوی و الضعیف
 الخیالیة فكم ان اللقد احسن الفایة تعدل فی هذا
 التفرقة فلكل النفوس من رتبة تعدل ان كما انما
 الناس و هذا المعرفه احوال معانی و الفصیلة الالهیة
 و شهادت تدل او من الواجوب جمیعها
 تدویر كما دال الی الی المتماثل
مشاهد آخری علی اجمال الوجه
 قبل ان علی الصلح و السلام و لا یحضر
 حاضر اما بان انعم بصره فی فایة علی ما هو
 و اما ان تشرت نفس من ماثور ان كان ذلك الاثر
 حاله عن فلیقوا ان وجه الی و نفس من علی
 من الشقی الی ظهور حقیقه ما خصصت به من
 معارف ملزت الی الجح و استنباط معارف الشیخ
 من قبل یفیش حال النفوس من فاصولت نفس

بنفسہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وامتلاک ابدی
 بتلك العلو ونبیہا ویس ما فیض علی نظر
 الحی وانشیٰ خصص بہ النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم من بین الاشیاء ما یشاء من ھیکل القدو
 واقتصاصہ وانتقالہ بالتقالی للناصوت
 فوجہت الیہ اشد اقاصہ فانظہر من ھذا
 النظر فی نفسہ فعرفت حقیقتہ نفسہ کا نہایت نظر
 الیہا اللہ تبارک وتعالیٰ وریخت ان من خواص
 ھذا النظر ان ھذا الیہ جل لا یجس فی مکان
 بین کما فیہ سب الاوتی عن المسموع والارصون
 لا یشی اجزاء الارض فی السیغلة وجزء الجود
 الی السماء السابعة بل العرش وایہ اذا استمكن
 من الیہ جل صار قطبا ووطنہ عند الاقاصۃ
 انہ لیس انطبعا اکتھبنا الا انطبعا بل دخل
 فی جہر الروح ودیدن النفس ویو ابدی الی اللہ
 کھیت اھل الملاۃ السامی وبت یلہن من قیام
 صلی اللہ علیہ وسلم یسوعا جہا کھیت
 آخر دنیا انا اصل سبۃ الخیر فی مصلہ الیہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یدین المبرر القیل ذ جلی الی اللہ
 استغفرت اصل من حقیقۃ العجب وکھیت
 الملاۃ الا وھ العبادۃ فقطنت حیلنا ہر
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوالہ اما السیجہ
 فاجتہد فانی الی ہاء وقول لم یصلہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یلتق السیجہ فھذا القرب لا یصل
 الا بالہاء فھذا الحاحا واطرا لایین یدی

آپ کے نفس سے ملحق ہو گیا اور پھر ہو گیا ان طون کی خوشی
 سے اور ٹھنڈک سے اور ایک روز مجھ پر افادہ ہوئی
 نظر حق کی وہ ایک ایسی شے ہے جس سے خصوصیت
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کل نبیوں سے بسبب
 اس شے کے جو ہم بیان کر چکے ہیں بیکر تلی اور
 اس کا خاص ہونا اور منتقل ہونا ساتھ منتقل ہونے
 آپ کی طرف ناسوت کی توین بہت شدت سے متوجہ ہوا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تو میرے نفس میں
 منطبع ہوا کون اس نظر کا تب پہچان میں نے کہ گویا سیر
 نفس پر امد تبارک تعالیٰ نظر کر رہا ہے اور یقین کیا
 میں نے کہ اس نظر کے خواص سے ہے کہ ایسا شخص جس مکان
 میں بیٹھ کر امد کا ذکر کرے تو اس کی پیروی کرتے ہیں
 سب آسمان اور سب زمینیں خصوصاً اجزائے زمین کے
 نیچے تک اور اجزائے جو کے ساتویں آسمان تک بلکہ
 عرش تک اور وہ جب قلوب پر تو قطب ہوتا ہے اور پیروی یافت کیا
 کہ منطبع ہونا اور قطب کا جیسا ہیں بلکہ داخل جو ہر روح و بدن
 اور ایک روز میری طرف ایک ایسا نور ظاہر ہوا جیسا نور اہل برکت
 اور نور کو کھاندا وہ نور اہل حق و حکم و حکم و حکم و حکم
 میں یہاں نہایت اور وقتوں کے ساتھ ایک سرشار تلی کی مجھ پر آئی
 اہل تناد ہوئی کہ کھیت کی تیغ کو قریب لایا گیا اور کل عبادہ کو
 اس کی تیغ یافت ہوئی مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف سے
 جو ہے فیما یرسل السجود فاجتہدوا فی الدعاء امواجہ فرمایا ہے
 بعض صحابہ رضی عنہ علی غسک کثر السجود پس یہ قرب مال نہیں ہوتا
 مگر ساتھ دعا کے اور تضرع اور زاری اور کھاجہ اور تلاش کے اپنے

مولیٰ اور اس کی دروازہ پر تکیہ کرنی اور اس کے ہستانہ کے
پائے کے درمیان میں حال ہو تو جیسے کوشش کرے سجدہ میں دوسرا
کرنے کی اس واسطے کہ سجدہ اس قرب کا کاندہ ہے اور ہر کاندہ دو
اویں حقیقت کی طرف ایک شاہراہ ہے اس کے جو سر اور مدت
عاجب سے ہوئے انسان کی طرف اور ان پر اضافہ کا ارادہ
تو اس کی خوشبو انکا پیش آنا اور اس کی طویل کا شکنجہ ہونا اور
اویں تحقیق کا آمادہ ہونا اور اس رحمت کا اور اس کی مملوک کے
پورا ہو کر اور چونکہ سجدہ بہت قرب تھا نعمت رحمت کے
پیش آنا اس واسطے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
واسطے کثرت سجود کے خصوصاً اور ہر نماز پر سجدہ کی حقیقت اس
حدیث شریف کی جو آپؐ فرمایا ہے کہ نمازوں کی عمر لیتے

اللہ قالوا لا قال فلذلك ترون ربکم فلا تعجلین علی صلوٰۃ
قبل طلوع الشمس وصلوٰۃ قبل غروبہا اور وہ حقیقت یہ ہے کہ
قیامت کے دن جو تہی جلوس کریں وہ وہی جو نماز کی کمانے
نماز پڑھنے کے وقت ہوتی ہو اور وہ وہی جو نماز میں معاسم
مجاوب ہوتی ہے نہ کہ لیکن پروردگار انسان کو روح کی کلمہ
سودھنے نہیں دیتا اور روح کی کلمہ بدن کی کلمہ پر غائب نہیں ہوتی
تو جب قیامت کا رفد ہوگا اور پروردگار کلمہ بجا کر روح کی
کلمہ منتقل ہو جائیگی اور جسم کی کلمہ بھی بجا جائیگی اور عالم
آخرت بقایا بنشاندہا کا اور کچھ فرق نہیں روح کی کلمہ کچھ جیتے
میں جو دنیا میں افراد کو ملتا ہے جو عاقبت میں تمام مسلمان
دیکھیں گے مگر یہی کلمہ بجا کر جیتے دیکھا جائے گا اور ہر حدیث
شریف کو ایک دیکھ سوج اسرار کا اگر کلمہ ایک سترہی لکھا جائے
تو بہت جلدوں میں آئے اور پتے دیکھے ہر انجیل اشارات
قرآن شریف اور حدیث شریف میں بہت اور کمال تعجب کیا ہے

لہوئی وند لا علی باب واعصاما باعتبارہ قال
یحصل عتہ یجئہ فی الد علی السجۃ لان السجۃ
شیخ لہن القرب والکل شیخ الی حقیقتہ
من جہا ہر والرحۃ العافۃ اذا توجہت الیہ ہر
وارادت الافاضۃ علیہم کان التعرض لافاضۃ
والتمیز لولہا ولتہی لثقیفہا ان تلوہا تہی
لما رادھا ولما کان السجۃ اقرب الی اللہ تعالیٰ
لنفاۃ الرحۃ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالکتاب
خاصہ وکظہر ہر حقیقتہ توفی ہر تضارون
فی القمر لیلۃ البدن قال لا قال قلن لیس فیہ
قال فغلبت علی صلوٰۃ قبل طلوع الشمس صلوٰۃ
قبل غروبہا وھی النفل المتجمل یوم القیمۃ
ہو اللہ یوں قبل وجہ المصلیٰ داخل ہو اللہ
یقاسم العباد فی الصلوٰۃ وعبادہ وکن جلیبا
البدن یمتد الناس ان بہرہ وہب صلوٰۃ وحر
ان یغلب ہن البدن بصر الجسد فاذا کان یوم
القیمۃ وکشف الحجاب استقل بصر اللہ
استقر بصر الجسد وکیست نشاء الاخری
الاہن بقایا نشاء الدنیا ولا فرق بین اللہ تبصر
الد وکسب من نقھا الاخری فی ہذا الد وکسب
الاخریۃ الیہ تعالیٰ المسلمین الاطرحة الجلباب
تہریت کل آیہ وکل حدیث یحیٰ حق جانی من
الاسرار وکسب شہرہ وکسب منہا فی ہذا
الکتاب وکسب الاسرار منہا فی ہذا
الکتاب وکسب الاسرار منہا فی ہذا
الکتاب وکسب الاسرار منہا فی ہذا

الحجۃ فی فضل عقیب ذلک التذلی الاعظم
 فرایتہ خیر متناہی الارجا و رایتہ بنفسہ غلب
 متناہیہ و رأیتہ قابلت غیر المتناہی فی تلمعہ
 کلہ لمراد رمنہ مقد رذ رف رجعت الی نفسہ
 و تحشش من عظمہا و لکن ہا سویۃ تفرعہا
 علی فاج الانا لان من اللہ ریکلنا علی من فوق
 و من تحر و عن یمینہ و عن شمالی بل رایتہ ینبع
 من قلبہ و یمینہ و یدای و سائر جوارحہ و جوارحہ
 فکان ہذا الآخر من المشہد مشہداً آخر
 غائب عن الہیکل المثلالی و تجلی حقیقتہ روحہ
 صلہ اللہ علیہ وسلم مفرجہ عن الالبسة الذکریۃ
 لبسہا حتی بعض اجزاء النسمۃ و وجدہا
 حیدرہ کما کانت و جلدات بعضہا و سلم الاولیاء
 المتقدمین جلا فیفت من روحی صواق عتقہ
 علی شاکلتہا و شاکلتہا من الانجذاب و التفرج
 و الا یقلد باللسان علی و صرف مشہد
 آخر اسقذت من صلہ اللہ علیہ وسلم ان
 اتسعت نفسہ حتی لفت بوراثنہ بالبنان
 للتذلیۃ للتذلی الاعظم الی انتقلت الی الذکریۃ
 مع انتقال صلہ اللہ علیہ وسلم الیہ و انصلت
 بہا و افضلیت الیہا و خالطہا فزایتہ نتیجہ
 من الشجین احدہما الامم الاعم القریب الی
 حضرت الی جوج الخارج و الثانی منسبتہ الی الہ
 و لکسبۃ تفرج المذہب الی صاحب المذہب
 و هو قریب الی حضرت الی جوج العلوی و

اسکے بعد جلوہ گر ہوئے عجیب تر کی عظمت و سکون دیکھا کہ اوکی پہلی
 نہیں ہے اور میں نے اپنی نفس کو دیکھا غیر متناہی اور معلوم ہوا
 کہ ایک غیر متناہی مقابل ہر غیر متناہی کہ میں وہ سب گل گیا
 ایک ذرہ بھر بھی چھوڑا پھر میں رجوع ہوا اپنے نفس کی طرف
 متحیر ہوا اوکی عظمت اور بزرگی کی وسعت سے پھر وہ تندی و عظم
 مجھ سے پوشیدہ ہو گئے تو اس وقت میں نور سے بہرہ ہوا تھا
 جو میری فوق اور میری تحت اور میرے دائیں اور بائیں سے
 ٹہر رہا تھا بلکہ میں نے اسے دیکھا کہ میرے قلب اور میرے
 آنکھوں اور میرے ہاتھوں سے بلکہ تمام اعضائے کل ہاتھ
 اور یہ اس مشہد کے آخر میں تھا مشہد ہمد آخر غائب
 ہو گئی مجھ سے کل مثالی اور جلوہ گر ہوئی مجھ حقیقت روح مبارک
 رسول اللہ علیہ وسلم کے پاک اور مجبور و اون لباسوں سے
 جو پہنے تھے یہاں تک کہ بعضہ اجزاء النسمۃ سے بھی اوجھ ہو گئے پام
 اسکو جیسے کہ پاپا تھا پہلے بعضہ ارواح اولیاء متقدمین کو پھر
 میری روح سے پیدا ہوئی ایک صورت مجرورہ و کئی شکل کی
 اور میں نے مشاہدہ کیا انجذاب بکثرت کو اس قدر کہ زبان اوکی
 و صف پر قادر نہیں شہد آخر استفادہ کیا میں سوال الہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وسیع ہو گیا میرا نفس یہاں تک لاحق
 ہوا میں ان کی وراثت کو واپس اس بزرگ مثالی تندی و عظم کی
 جو منتقل ہوا ساتھ آپ کے منتقل ہونے کی طرف ناسوت کے دیر میں
 متصل ہو گیا اور چچا اور مخلوط ہو گیا اس بزرگ سے ایسا
 کہ تو دیکھے میں ایک کالبد ہون و دو کالبد ہون میں کہ ایک
 آنہ کا اور اہم قریب ہی حضرت وجود خارجی سے اور
 دوسری کی پہلے سے یہی نسبت ہے جیسے تخلیک کرنے والے
 مذہب کے صاحب مذاہب کہ وہ قریب حضرت وجود علی کے

صلی اللہ علیہ وسلم عرف الانشیا احد المحسوسات
 ترکا نہ اور تسلیم نہ افاض علی تجلیات تجلیات
 الحق وهو الذی برز بقی مآلیہ بوجود صلی اللہ
 علیہ وسلم فقبلت هذا التجلی بحی روحی
 واستغرقت فیہ وفینیت شرخ حقیقت بدویقیت
 عرف افاض ثانیاً تجلیات آخری اصل هذا البرز
 المدخول وحی نقطۃ فرد کجداً رافعاً الحق
 فی العالم واصل تدایلات فیہ فقبلت ایضاً
 فینیت فیہ ویقیت یہ شر افاض ثالثاً نقطۃ
 الذی احس معلون من الجبروت فقبلتھا وفینیت
 ویقیت شر افاض رابعاً نقطۃ منعقدۃ فی
 الروحانیات اندام النہایت فی البدن یہ فقبلتھا
 فینیت ویقیت شرخ حرم خامساً نقطۃ من
 الشیخوۃ وبقیہا عالمیاً یہ نقطۃ النقطۃ النقطۃ
 کا عالمی ففطنت ان من امن منها فو محض اللہ
 فی التلمین وحی شہیدتہا الغرام والجحیم فلا قلی
 عن تم شئ او حراً لا علم شئ بل نفس العن نام والبر
 فتم الصبر وحی والہدی وذل احوالنا المختصر
 الذی یفاسب الجذب وهو الانشیا بحال
 الانشیا صلی اللہ علیہ وسلم مشہد
 آخر اعطانی اللہ سبباً نہ شہیاً من طریقہ
 فی السنوۃ بواسطۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم وانشأت اعطاء روحہ الکریمۃ والعلیہ
 علی حقیقۃ هذا الشیء الذی اعطانی فی فوضہا
 من معرفتہا وعرفت انہ شہید منہا لعینہا

کر مر عرف الانشیا یہ براتک کجداً کجداً یہ ہر سبب کا
 سلوک نہ اندام نہ تاکہ افاضہ کی مجر تجلیات حق سے ایک تجلی اور وہ
 لہو رہے برز مآلیہ کا وجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ
 وہ تجلی میں نے اپنے ہر روح میں قبول کی اور میں
 مستغرق ہو گیا اور فنا ہو گیا ہر شے حق ہو اوس سے
 اور باقی ہو گیا ہر افاضہ فرامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے دوبار ایک اور تجلی کہ وہ اصل اس برزہ مذکور کی ہے
 اور وہ ایک نقطہ فرو اصل افاض حق کا سبب عالم میں اور
 اصل ہر سبب کی تدبیرات کا عالم میں اوس کو بھی میں نے
 قبول کیا اور اوس میں فنا ہوا اور اوس سے
 باقی ہوا ہر افاضہ فرامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے تیسری بار میں نقطہ ذات کچھ رنگ جبروت کے ساتھ
 اس کو قبول کیا یہ اور فانی اور باقی ہوا میں ہر چوتھی ہر افاضہ
 نقطہ متقدہ روحانیات میں اس نہایت مندرج ہر عبادت میں
 قبول کیا اور اس سے فنا اور باقی حاصل کی ہر چھٹی ہر سبب
 پانچویں نقطہ احوال شہد کا اور اس کی کیفیات متقابل میں اس نقطہ
 روحانیہ کی گویا کہ وہ وہی ہے تو میں نے معلوم کیا ہر سبب
 اس کو فوض ہوتا میری شکر پر پور شدہ ہر عزم اور جرات کے
 میری اس سے مراد وہ نہیں کہ وہ کسی شے کا یا جرات کی شے پر
 بلکہ اس میں فوض جرات میری مراد اس میں ہر سبب کا وجود اور ایک
 سلوک حق کرنا چہ جبکہ ہر عبادت شہد ہر سبب کا ہر سبب
 مشہد آخر میں یہ کہ میں نے اس کا شہد کیا ہر سبب کا ہر سبب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اعطاء کا ہر سبب کا ہر سبب
 اس کی حقیقت پر جو مجھ کو عین ہر سبب میں ہر سبب کا ہر سبب
 اور کچھ جاننے کا دینہ ہر سبب کا ہر سبب کا ہر سبب کا ہر سبب

اور میں جسے بیان کروں گا کچھ کچھ جو میں نے پہچانا اور سمجھ سکا
 رب العالمین بیان حقیقت الطریق جان لینا
 چاہیے کہ ان الدین علی من یشاء من عملہ الا ولیار یشئ
 اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے احسان کرے اور کیا
 تو عنایت کرتا ہے اور کس طرح سلوک کا اور کتنے ہی عارف
 یہہم کچھ جیسا چاہتے ویسا بھیجے بسا اوقات اللہ تعالیٰ
 مطلع کرتا ہے وکرم فکر کرے اور کس سالک فدا اور بکامیاب ہو جاتا
 ہے اور کہنے لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سلوک کا طریقہ عطا کیا
 اور وہ سالک اس قول میں اپنے گمان کے موافق سمجھا ہے
 مگر تحقیق یہ ہے کہ طریقت و کرم فکر سے عبارت نہیں ہے بلکہ
 وہ ایسی حقیقت ہے کہ لا راعی میں منعقد ہے کہ اللہ تعالیٰ حکم
 کرتا ہے فوق مساوات تو وہ حکم نازل ہوتا ہے اور لا راعی میں اور
 وہاں نصیرتا ہے پھر امر نازل ہوتا ہے اور کسے موافق عالم
 ناسوت میں پس اللہ تعالیٰ کا ایک داعیہ ہے لا راعی میں کہ
 بیشہ ناسوت میں اور کی مثال اور آشیانہ اور عاویہ ہے
 جب تک وہ موجود ہے اور چہ بنسوخ ہوتا ہے طریقت اور
 جائز رہتا ہے داعیہ تو نہیں نظر آتی تو کوئین اور کی مثال اور آشیانہ
 اور عاویہ تمام الہ بن جمیع ہو کر چاہیں کہ کرم کریں ان کو جو میں نے
 بیان کیا کہ آشیانہ اور عاویہ اور کی اور بیشہ اور کس اور کجا ناسوت
 مقابلہ کریں تو ہرگز نہیں سد ہو سکے جب تک داعیہ موجود ہے اور کرم
 الہ بن جمیع ہو کر چاہیں کہ کرم کریں کس کو سید کر دیں اور کس کے
 بگاڑ کو سنو اور بن جمیع مقدور ہو گا و کس کو سید کرے گا اور سنو ان کا
 اور مثال اور کی ایسی جو جیسے ستارہ سماں کے جیسے ان کا کس عنوان اور
 تالابوں میں پرتا ہے کوئی منبر کی قوت ہی میں نہیں کہ پانی کو
 اُس کس سے کر کے بس وہ داعیہ قوی طریقت ہے جب تک حکم ہو

وسا حذرک ببعض ما عرفت والحیل للہ علی کل شئ
بیان حقیقت الطریق اعلم اللہ
 تعالیٰ عن من یشاء من عبادہ الا طیارا یشئ
 من السلوک وکرم من عارف قد عجز عن ہذا
 الثالث علی وجہہا فرما اطلعہ اللہ علی ذکال
 واکار یصل بہا السالک الی الفناء والبقا حقیق
 اعطانی لہا طریقت یقصد من السلوک وصدق فیہا
 قال حسب ظنہ ولکن التحقیق ان الطریقت لیست
 عبارت عن ذلک الا ذکر و الافکار بل ہی حقیقت
 منعقدہ فی الملاء الاعلیٰ بقصدہ اللہ بہا من
 فوق السموات فیما لہ المقصد فی الملاء الاعلیٰ
 فیتقرر ہذا الذلک فی بنی الامم علی حسب فی
 الناسوت فلا تلتصقا داعیۃ فی الملاء الاعلیٰ لا یزال
 فی الناسوت تفتناہا وکس ہا و مضطربا ما حلت
 موجودہ فاذا استخضت للطریقت واضحت الایۃ
 لم ترفی الناس لہا تفتناہا وکس او مضطربا فلی جمیع
 اهل الارض جمیعاً علی ان بعد ما ہذا الحاکم فظالک
 قلنا ان وکس لہا و ما زالوا یقتلون اہلہا وحفاظہا
 لم یستطیعوا ان یعدوا مع ما دامت الایۃ وکس
 ولو اجتمع اهل الارض جمیعاً علی ان یقیموا حکم
 ویصلیوا افسد منہ علی حین فترتوا ما صححوا
 لم یستطیعوا ان یقیموا حکمہا و مثلاً مثل نجوم
 السماء لا تتزلزل تطجر اللہ علی الحاض والیجواب
 ایاک ان لیس فی قوتہ البشر ان یصد والمیاء عز
 خلقہ فذلک لہا عیتہ لہا بقتلہ قضی

اللہ تعالیٰ بعد فقدا فصرہ بالطر یقتہرہ
 هذا الحقیقة بل تعدیة ویان اجزاها واکلاها
 لا یجمل الانفاطین شدید الفطانت وھاذا فیہ
 لی یجی من لد السماء الا ان نقول ونسطط
 وزی ومن السماء الثانیة قلی عدم منضبط
 وسطط ونعم ان نکر کا عن کلب من فی الصد
 وقلاب الصوف ومن السماء الثالثة طلیع
 طلیعی فتصل طلیعہ وسمیل الیها الطلیع
 ونھیم لھا حبہ منھم فیہم فیہم ونھما
 یناضلون د ونھا و یجوبونھا علی موالی ولا
 ولاد والافس ومن السماء الرابعة غلبہ وقل
 وشمس فیہم من سبط الی کاب الناس وھا
 ہر علما یھم وطرء ہم ومن السماء الخامسة
 نکایة وشد فلن تری من کل الی الا وقد اصغر
 بلحن وابتلی بالبلا یلعن وعو ق کات
 من الغیب ناصرا لھا ومن السماء السادسة
 هذا معظہ فیہم سببا لھا تھم منھا
 اللہ اس لی کما الھم ومن السماء السابعة اللہ
 اللہ الذی کاندب فی الیہ لابن ول حثو
 اوصالہ وتقطع اجزا یہ فھذا ارکان سبعة
 لتتبی الملاء الاعلی فیہم جسام مسکوفہم
 فیہم من التالی الاعظم جزب ہا ہا ہا
 اللہ فی الجسد فمن تلبس بتلك الذکا
 والاککار وکثر فیہم بذلک الذی شملت للرحمة
 الالہیة وقاہ الحرب من فوق ومن تحت

اللہ تعالیٰ کا وہ جس کے بندہ کچھ نہیں جانتا اس حقیقت سے مستعد کی اور کیا
 اس حقیقت کی اجزا کا اور اس کی ارکان کا نہیں کہ ان کے واسطے
 زمین تیز فہم کے اور وہ جو کچھ ہمیں یاد ہے کہ وہ یہ ہے کہ
 آتی ہے در آسمان اول و نظیر اور تو سطات اولیاس آسمان
 دوم سے قواعد مضطرب کسی جاتی ہیں اور جاتی جاتی ہیں اور نقل
 ہوتی جاتی جاتی ہیں زمین کو زنگوں کے اور تو قریب جاتی ہیں
 ان سے سینے اور سینے کے پھر زمین اور آسمان سوم سے زمین طبعی
 طبعیت ہو جاتا ہے اور اس کی طرف طبیعتیں یل ہوتی ہیں اور
 کچھ ہی جیت لوگوں کی وہ اس کی حمایت کرتے ہیں اور در کئی ہیں
 اور اس کے سوا دفع کرتے ہیں اور اسے دوست رکھتے ہیں مانند
 جان مال اولاد کی اور آسمان چہارم سے غلبہ موت و تسخیر کر
 اس سے بڑی اور جھوٹی اور عیلا اور امر اسخیر ہوتے ہیں اور
 آسمان پنجم سے مخلوق کا اور شدت کہ جو اس کا سر ہو وہ
 زمین گرفتار ہو اور ملعون ہو اور غضاب میں آجائے گویا کہ
 ایک عیب ہو گا ہے اور آسمان ششم سے ہدایت معطر کہ وہ
 سبب ہوتی ہے لوگوں کی ہدایت اور کمال حاصل کر سکا اور
 آسمان ہفتم سے شرف و ایم ایسا کہ پتھر کی لکیر کہ نہیں مٹتی
 جبکہ وہ پتھر ٹکڑے نہ ہو جائے تو اس سے سات رکن ہیں کہ
 کہ لا راعی ہیں اگر مل جاتے ہیں اور ان کا ایک جسم
 مستوی بن جاتا ہے پھر اس جسم میں تدلی اعظم سے
 ایک جذبہ چھوٹا جاتا ہے کہ وہ بنسزل روح ہے
 اس جسم کے پس جو شخص کہ آراستہ ہو ان
 اوکار اور انکار سے اور اس لباس سے
 مزین ہو شامل ہوتی ہے اسی کی رحمت
 آہی اور آتا ہے اس کو جذب فوق و تحت

المشهور المعروف

آمین رحمہ اللہ والعشرین ۴۱

کا نوا من علمہا علیہا یثبت فیہ شیء سکت عنہ
الثالث فی الاصول واما فی ضوابط الغیب وحدثت
الاحادیث علیہا فلیس بدل من اثباتہ وکل من
حرف مشہور **آخر بابین قاریہ صلی اللہ**
علیہ وسلم و مناقب و روضۃ من ریاض الجن تکما
ور فی الصبیحہ اما انیت خلت فما شاهدنا من انک
الرابۃ علی کل شیء وان من صلیہ ہذا لا یستقر
فی بحر النور وان لم یضغض واما لمتیقا **الاشیاء**
اذا صار محبونا ای دخل فی جہ حرر رجحان
اللبس فی التثالیہ او حدانہ لقطۃ اللہ بانی الخان
منظور اللحن والاملاح الاعلیٰ علی ساجد اعلیٰ
مکان حل فیہ ان تعلقت وتعلقت بہ ہم
للدارۃ الاعلیٰ وانشاق الیہ اقلی جلالہ وامنوا
الدور لہیما اذا کانہ حمتہ تعلقت بہذا
المکان والعارف الکامل معنی و حالہ ہمد
یحل فیہا نظر الحقیتہ علق باحدہ مالہ و بدیتہ
وہسلہ ونسبہ و قربانہ و احیایہ یثقل اللہ
والیہا و غیبہا و یصلیہا فین خلیک **آخر**
فانرا کل من کثر غیب مشہور **آخر**
استاذتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رحمہا و وجہ
علمہا الحریزین علی بعض الصوفیۃ فیما یاذن
لی و رایت العلماء العظامین و فی علمہم
المستقلین بنوع من التصفیۃ الناشرین
للعلم و لدینہم القرب الیہم علیہم **آخر**
من ہویا الصوفیۃ و انکافوا اهل اللقداء

جو علمائے حدیث سے ہیں کیونکہ بہت چیزیں ہیں کہ امام
اور صاحبین نے اصول میں نہیں بیان کیں اور نہ ان کی
نفی کی ہے اور حدیث میں ان پر دلالت کرتی ہیں تو ان کا اثبات
ضرور ہے اور سب مذہب غنی ہیں مشہور **آخر**
در بیان شہرہ کریم اور روضہ منورہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایک باب ہے جنت کے باخون ہیں سے
سیساکہ آیا ہے صحیح حدیث شریف میں سو آیت اور کی
تو یہ ہے کہ جسے مشاہدہ کیا او سکا نور سب نوروں پہ
فائق ہے اور وہاں ناز و شہرت ہے وہ دہائے نورین
مستغرق ہو جاتا ہے گھبر وہ التفات نہ کرے اور میت ہے
کرجب انسان محبوب ہو جاتا ہے لینے اوکے جو پروردگار
یہ نہ مشاہدہ اور یہ نظر تدبیر یہ داخل ہو جاتا ہے تو
اور نہائی کا منظور ہو جاتا ہے اور لا راعی کے واسطے
ایک عروس پھل تو جس مکان میں جاتا ہوا راعی کے
سمتیں منعقدہ و خلق ہو جاتے ہیں اور لا لنگی فوجین
انوار کی وہ ہیں اوکے طرف جمی آتی ہیں خصوصاً جب اوکے
سمت تعلق ہو اس مکان مظہر کی اور جو عارف کمال فقر
و حال میں ہوتا ہے اوکے سمت میں نظر حق پڑتی ہے
اور قدر کسمی ہے اوکے بل اصال اور کمر او بل اور سب او
قربت اور یاروں میں کر شال ہوتی ہے مال اور آبر و غیر
میں اور اصلاح کرتی ہے اسی سے تیر کیا بیٹے کلا اور
نور لاکے تیر میں مشہور **آخر** ہے اجازت جاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوکے و کر نیکی جو علماء حریزین لینے صوفیوں پر اور جس میں تو مجاہد
ہما زنی اور یو و کیا کلا علیہ السلام موقوفی شریعتیں سے اور علم
میں تیری ہیں بہت مغربہ اور کچھ زہریں کچھ کچھ ہیں جو کچھ ان کے

من وجہ کان احد الانبیاء علیہ الفضل اصلا
 نعم لما انتقل هذه النور الى الناس وانتفع
 الناس لکن ان کل فی الطریقین آمل الی حب نفسا
 الغلب الا ان علیہم بسبب هذا النور فالشراحت
 علیہم المعارف ولذلك نرى العزائم قد ح
 معارفهم من الذناب والسنن واهل السلوک
 باجہا شہد الی هذا النور واندر لہم فی تقوی
 بہ فقل ان المسئلة قد قیقة **مشہد**
 حل لعارف لم کان الشیخان رضی اللہ عنہما
 افضل من علی کرم اللہ وجہہ مع انہما اول
 واول مجاہد وب واول عارفی هذه الامقا
 نری حدیثا کالات فی غین الاقلید من مل
 الطفل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتینت
 هذه المسئلة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فاضہری وذلک ان الفضل الکلی علیہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فایب جع علی نام اس النبوة
 کاشاعة العلم وشیخین الناس علی الدین وہما
 وآل الفضل الراجح الی الولاية کالجذب للقاء
 ولس الا فضل الراجح سیمان وجہہ رعیف و
 النبیان کا نام من الحدیث الاول حتی الی الہما
 بمنزلہ فوالذین معہما الداء فالعنبة لیلط
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر تبعہما دیہم
 فہو بحسب کلمہ اعین لہ العراض الذلک لیس
 هو الا قایما الجوہر ومنہما الحق فقل علی نام
 وجہ وان کان اقرب الیہ بحسب النسب

اور دوسری وجہ سے باقی رہیگا اور احد الاشیا کو فضل
 اصلا نہ رہیگا یا ان یہ بات ہے کہ جب متعل ہو یہ نور طریقت
 ناسوت کی تو وہ نور طریقتوں سے سالکوں کو فتنہ ہوا الی جہ
 پر تو انفسا نہ تفرہ اجالی کا ہو بسبب اس نور کی تو ان پر عمل
 معین معرفتین اور اسی سبب ہم دیکھتے ہو عارفوں کو کہ اپنی
 معرفتین کتاب اور سنتک مطعون رکھتے ہیں اور اہل سلوک
 اس نور سے قطع کرتے ہیں اور از رو کرتے ہیں اور اس
 نور میں مندرج ہوتے ہیں اور قوام پاتے ہیں اور شیخین کرو
 یہ مسئلہ دقیق ہے **مشہد** آخر کیا تم جانتے ہو کہ
 شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کسے افضل ہوئی حضرت علی کرم
 وجہہ سے باوجود کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس امت میں
 اول صوفی اور اول مجدد و اول عارف ہیں اور یہ سب
 کمالات اور میں نہیں مگر قلیل طفیل سوال اصل اللہ علیہ وسلم
 کے سینے عرض کیا یہ مسئلہ حضور سواصلی اللہ علیہ وسلم میں
 تو ظاہر ہوا تجھ پر کہ فضل الی حضرت علی علیہ وسلم کے نزدیک
 وہ ہے کہ راجح ہر طرف امر ہو کہ پورا پورا جیسے ثابت ہوئی
 اور لوگوں کی تسخیر میں اور جو جس قسم سے ہوا وہ فاضل
 اگر راجح ہر طرف ولایت کے جیسے جذب فنا تو وہ فضل ختمی ہو
 اور ایک وجہ سے ضعیف ہے کہ شیخین رضی اللہ عنہما تھے
 مجددین میں اول شیعہ کی یا شیعہ کہیں اور کو دیکھتا ہوں
 بزرگوار کہ اگر شیخین پانی نکل آئے تو جو عنایت اللہ علی
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی بے سندہ حضرت جنین رضی اللہ عنہ میں
 ظاہر ہوئی بحسب کمال و ان دونوں اس طرح جیسے نور حق پر ہوتا ہو
 جو ہر آدمی پر ہوتا ہو جو ہر کی تحقیق کا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اگرچہ
 حضرت علی علیہ وسلم کے بعد تھے مگر یہ سب میں نسبت میں

والجبل والقطر والحبوبۃ منہما واقعی جاف
 واشملہ معرفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 بحسب کمال النبوة امیل الیہما والذالک لیرتبط
 العملیۃ العلمیۃ لمعارف الولاۃ یفصلوہما
 لیرتبط العلمیۃ لمعارف الولاۃ یفصلوہما
 والذالک کان مدافہما بعینہ مدفن النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم والحق الامور العادیۃ تلہا بعدا
 معنوی مثل ہذا الذی اشارت الیہ من قبل جعل
 الحجۃ المارۃ للوصول الی قبل صلی اللہ علیہ وسلم
 وذلک مع قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہم
 لا تجعل قبری وثنا بعد من دونک **مشہد**
الحجۃ بعد اللہ سبحانہ بالنسبۃ الی النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم نظرا خاصا کاۃ الذی یعینہ
 مثل اولادک لما خلقت الافلاک فاشقت الی
 تلك النظر واعجزت عن الشد عجیب فاصفقت صلی
 اللہ علیہ وسلم وطفلت علیہ صمات کالعرض
 بالنسبۃ الی الحجۃ فسامت تلك النظر والنتیجہ
 لکھرا لوصف منظر ومرتبی لہا فاذا ہی اذ
 اظھو وذلک لان الحق اذا ارا حظھو شاد
 احب ونظر الیہ وثنانہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لیس بشان رحل واحد بل شفاۃ مبتدأۃ
 منبسطۃ علی کل البصر والبشر شفاۃ
 منبسطۃ علی وجہ لہا جرات کما صلی اللہ
 علیہ وسلم عابۃ الغایات وحرقا طالظھو
 وکل مو جہ حرقۃ منہا کل مسمیل شوق

اجلت اور فطرت محبوبہ میں حضرت شیخین رضی اللہ عنہما سے اور
 جذبہ میں بہت قوی اور معرفت میں زیادہ گہری مصلی اللہ علیہ
 وسلم حسب کمال نبوت کے حضرت شیخین رضی اللہ عنہما
 کی طرف بہت مایل تھے اور اسی باعث جو علما واقف ہیں
 مسارف نبوت کے ان کی تفصیل کرتے ہیں اور جو علما مسارف کتاب
 کے آکاہین وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تفصیل کرتے ہیں
 اور اسی واسطے حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کا مدفن بعینہ
 مدفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اکثر امور عادیہ کا
 مبداء معنوی ہے مانند اس کے جب کا اشارہ کیا ہے تھے اور اللہ
 گردانتے مجرہ مبارک کے مانع قریب تک پہنچنے سے احدیہ تیر
 ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو آخر فرمایا یا اللہم
 لا تجعل قبری وثنا بعد من دونک مشہد آخر میں دیکھا کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اللہ تعالیٰ کی ایک نظر خاصہ
 گویا کہ وہ مراد ہے شل اولادک لما خلقت الافلاک سے مجھ کو
 اُس نظر کا شوق ہو اور مجھ کو نہایت تعجب ہوا پس میں لائق
 ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور فیصلی بن گیا اور ہو گیا
 جیسے جوہر کے ساتھ عرض میں اصرار کیا ہے اُس نظر کا اور دریافت
 کیا کہ اسکا اور ہو گیا میں اسکا منظر اصرار کیا تو وہ ارادہ
 ظہور تھا اور یہ اسلئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا
 ظہور شان کا اوس کو دوست رکھا اور اُس کی طرف
 نظر کی پس شان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ایک مرد و احد کی شان نہیں ہے بلکہ ایک عالم مبتدأۃ
 منبسطہ پر اور صورت بشر کی اور بشر ایک عالم منبسطہ پر وجہ
 موجودات کا تو گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادت الہیات ہیں
 اور پھر آخر نقاط ہیں ہر موع کی حرکت کو کی تہا کہ ہر حرکت شوق

ہر وہ شخص جو حقیقۃً فیض القدس فیض رب العالمین
 ولایہ لڑکھا کچھ ہی دن بعد ہر اچھا من جی ہر
 فخر و کبریا کے لئے فیض القدس سے فیض و نور
 و صفا و تہذیب و تقویٰ و عبادت و توفیق فی
 اوقات و محل و توفیق فی القضاء و کون لافرا
 و ایجاب و توفیق و کون و امثال ہذا من شامدا
 ہذا فی الحضرۃ و من احدث ازہا و فتنہا و جہلی
 عن یمتھا و فی ہر حال یوم فی شان صارت لکشتا
 عندہ محکمت **د** کہ یہ فیض القدس فیض رب العالمین
 و من لیسھا ہذا فیض و کون و یصلح الانفس
 ہذا فی الامور و فی اللہ و یو من یجملھا اذا علمت
 ہذا فتنہ الحضرۃ قبلہ ہمہ الاملا و مناط
 توجہہم و معقد نواصیہم من بلغ ہذا المبلغ
 و فی اللہ فی سابق علمہ ان یحصل لہ توفیق و بقا
 ربما یجمل ہذا فی قلبہ و روحہ و جسمہ
 فی الحضرۃ فقط فی السائتہ و فی اللہ شوقی
 للہ و قطعت علیہ صلی اللہ علیہ وسلم
 افاعطیت من خلک کا سادھا و کانہ کان
 و الجہل للہ رب العالمین و فی ہذا فی الحضرۃ
 حصہ فی آخری اسفل منہا ہی فی ہمہ الاملا
 و جمعہ من ہر وہ من صرع لہا مہم و حکمتہ فیض
 و مناط تو جہہم و انسب سنانا ہذا فی الحضرۃ
 المقدسہ الی صفا و فی سوا سطرۃ ہذا فی اللہ
 بلحہ بعبادۃ و اتباع رضائہم فی بعض الامور
 و امثال خلک و الحضرۃ ان جمعا معہم ہذا فی

جاری ہوتا ہے و توفیق و قدس میں ہر اوس کے توفیق لکھا
 اور یہاں ہی نہیں رہتا بلکہ اوس کے جوہر کے قریب ہو جاتا ہے
 ہر شخص جو توفیق میں حال حضرت القدس کے فیض خاصہ و شوق
 خوشی و فیض اور و گردانی ہر توفیق فی اوقات و فی المحال
 توفیق فی القضاء و حسن اور ایجاب اور توفیق اور توفیق و غیرہ
 علی ہذا القیاس تو جس شوق کہ کیا اس و گاہ کا اور انہما ازاد
 ان شرح اور غور و محنت کو اور اوس کے کل یہم ہوتی شان کو چنانچہ
 اوس کے نزدیک مشابہات حکمت میں **د** و لم یبق الا اشکال
 اشکال رہتیہ اور جسے اوس و گاہ کا شاد رہے نہیں کیا اوس
 صحیح نہیں اور صلاحیت نہیں مگر یہ کہ اوس کو توفیق اوس
 مشابہات کا علم اور سب پر ایمان کا کجب تفسیر یہ جان لیا
 تو اس و گاہ قبلہ ہے لا اعلیٰ کی ہمتوں کا اور نہ طاوہر
 و معقد فی صی ان کا پس شخص اس توفیق پہنچ گیا اور اوس کے
 سائرہ علم اس کے لئے تھا کہ اوس کو حال ہو و ان فنا و بقا اکثر
 اوقات کو چھوٹی ہو و ان تو اوسکی روح اوسکی جسم کی نگہبانی نہیں
 کرتی بلکہ وہ و گاہ فقط وہی اوسکی نگہبانی اور وہی مرشد
 اور وہی ہمراہ و میں طفیلہ نگہبانی علی اللہ علیہ سلم کا توفیق
 ہوا چھوٹا سکا ایک سرشار پس کیا کہوں کیا بتی تھا کچھ تھا
 اکھڑ رہا عالمین اور اس و گاہ کے محاذی ایک اور
 و گاہ ہے اس سے نیچے کہ وہ توفیق و ان لا سافل کی ہو اور
 ان کی جمع امر ہے اور ان کے الہام کی جنت ہے اور انکی حکام کا
 محکمہ اور انکی مناسبت توجہ ہے کہ اوسکی شان پیشا نہیں اوس
 و گاہ کی شان کی و ان جو توفیق ہو و ہر سطرۃ علی کو اپنے
 بند و بخت رکھے اور انکی توفیق و کون فی بعض من
 میں اور و توفیق و گاہ ہوں کی معرفت نہایت اوق ہے

وہ کامل معرفت نہیں ہے اور ایک یہ جو عارف کامل نہیں ہوتا ہے
 اس کی سب سے بڑی چیزیں سوا اللہ کے اور اس کے اسماء اور
 تسمیہ کے ہیں جو یہی ہے اس کی معرفت میں کمال الہی اور قوت
 ناقص ہو عارف اس عالم کے جو جامعیت کے اور نہ پایا گیا ہے اور
 گرد یا ہر حجاب سوا معانی کے تو کسی ہوتی ہے بہت ہی کم
 مختلط قوی قوی سے یا ضعیف ضعیف سے یا ضعیف
 قوی سے یہ مختلف ہوتی ہیں احکام آثار تو انکا ہر ہر عوام کو
 جو دیکھنے والے ہیں ان لباس کے جو جامعیت کے اور ظاہر دیکھنے والے
 ہر شمعانی کے اور یا سحر چوہن اس میں کمال کے سب سے
 مناسبت کے اور یہ اس وقت میں کہ قوی حال ہو اور
 قوی تاثیر ہو اس عالم بابت اور مجاہدیت میں اور عطر
 مناسبت کا بیشک ظاہر ہوتا ہے اس کی سب سے بڑی عارفین ہر
 کہ قائم مقام ہوتا ہے اس مراد کے کہ اس کی تسخیر کی تو
 دریاں اس طرف اور اس جزو کے کہیں ہیں مستندہ اور
 اساریا اور اس کی تسخیر کی جہت سے اس میں عالم شکر کی سب سے
 اس میں ہر توجہ توجہ ہوتا ہے ہر طرف اس جزو کے بہت
 توجہ سے توجہ کرتی ہر آن جو طے مستندہ ہو مراد واسطے
 تسخیر کے لیکن اس وقت تا بہین ہر توجہ ہوتی سبب چکنے نور
 ربوبیت کے ہر بیان سے مقابل مجبوری سے توجہ ہوتی ہر
 مجبوری سے توجہ کرتی ہے اس کے مقابل جب اور سحر
 ہوتی ہے تہی اور ہم وہ دونوں جو مناسب ہیں اس کے لیے
 شخص نہیں پہچانتا اس تسخیر کو اور انہیں میں نہیں کہتا وہ
 شخص کمال معرفت نہیں ہے اور توجہ دریافت ہوا کہ سب سے
 معانی کے ہر ہر توجہ کو مقابل نہیں ہے توجہ کا ہر ہر توجہ
 چاہتا ہے ہر توجہ میں توجہ اور میں اس کے کمال کی تسخیر

من خلی هذه الوجوه فليس بتمام المعنى فصار
 عارف تمام المعنى فان لم يكن جميع ما سوى الله تعالى
 وتعالى وما سوى اسمائه وتسمياته فاما الله فصار هذا
 فيما كان احسن حالا ومنقص قوت من نشأة هذا العالم
 التي ليست فوق جامعيتها وجعلها كادون
 معانيه فتارة يكون بها حجة على طاعة الملائكة فتارة
 يبقى اوضاعه ضعيفة لضعف اوضاعه ضعيفة فتارة
 فيتعلم الاحكام والآثار فيثبت ثقل عند العوام
 الناطقين الى اللباس دون المجامعية والواقفين
 على الصلوة دون المعاني واما بالنسبة وفلا
 فيما كان اقبح حالا وتارة تارة من تلك النشأة التي
 والحجبة من المناسبات لما ينشأ من جزئية في
 يقوم مقام هذه المراتب فينبغي فينبغي عرق
 مندرجة واساسا بقا اصل من جهة صفة تلك النشأة
 المشتقة فيها فاذا اوجب العارف الى ذلك الجزء
 اسهل توجع حوله بتلك الخبيرة المشتقة ذلك
 الى حقائق واما الاسماء والتدليات فلا تكون
 مستقرة لتسحقها نور الربوبية تنعم هناك
 باواء محبة في تلك المعاني وتلك المعاني راية ويظهر
 التخلي والاهم لنا ان يناسب هذا الحب فمن لم
 يعرف فحينئذ المستطير بهم في نفس فليس
 اتمام المعرفة وقطعت ان هذا السوء في مستطير
 من معنى جزئية الذي يحزن وحده ولست
 لما انصبغ بصبغ المعنى صلا لتسحق
 هذا المستطير ومن كان تام المعرفة

تخلیق و عنایہ بیکل شرف من طریقتہ و من عہدہ سلسلہ
 و منبتہ و قلابہ و کلیہ و منبتہ لیبہ و عنایتہ
 حدہ و یخلط لہما نایہ الحق و خالقہ اللان نفس اذا
 جردت عن غل و رات البس لہ الصلوت بالمال الا
 علی و یخلط لہ الحق و انما یون الحق بحسب استطاعتہ
 الحق اسل و حدہ و اللانہ هو اللان فی حدہ الحق
 المثل بالحق و اللان و الصلوت و یلون اللان النفس بلون
 الحق و تصویبہ انما لیل من تلایا کمالہ تعالیٰ
 خلقہ لیل اللان انصب اغر و لا تان ج و لا تخلط لہ
 الیہ فی حدہ لک یقیم توجہ نفسہ علی حدہ الا ویا
 معدۃ لا تعطاف و جالب اللان لیل فاذا کان
 حدہ اللان فی حدہ النفس و شعوی و یخلط و جمیع
 فون و یخلط النظر الیہ کل خلط غصانہ لیس
 لیس فی حدہ و انما ارید فی حدہ النفس و شعوی بہ
 و یقیم حدہ النفس من غیر جسم الیہ تعالیٰ
 او لیل غل و مستقی و الکامل من جہا حدہ
 اللان تار و احکام کثیر و خلطت بان حدہ اللان
 من متخلجہ اللان یجن و حدہ و یخلط لہ اللان
 حین حل بہ صلیحہ و متھا ان نام للحدہ منہ
 یجمیع الذم اللان انعم اللہ علیہ علی اللان و اللان
 و اللان و کل ما فی بین خلط من اللان و اللان
 و اللان و اللان و اللان و اللان و اللان و اللان
 کل متھا یجن و حدہ و شعوی من اللان و حدہ
 اللان و اللان و اللان و اللان و اللان و اللان
 منہ اذا تفتتہ انفسہ لہ نفسہ لک التلحہ

تیز نظری اور غراہ و عنایت ہوتی ہے اس مختصر نے کے طریقت اور
 مذہب سلسلہ اور منبت اور قرابت اور جو اس کو تیز اور اس سے
 نسبت کی ہے کہ ساتھ اور اس کا ل صرف کے میں ایک ساتھ اور اس کا
 کی عنایت تخلط ہوجاتی ہے اور یہ بات اس کو ہے کہ اس کا نفس جس
 اور رات جس سے مجر و ہوجا تا ہے اور اولی سے مل جاتا ہے
 اور وہ ان کی حق کی ہوتی ہے اور وہ کی حق کے موافق ہوتا ہے
 اس شخص کی ہوتی ہے اور یہ وہی نکتہ ہے جس سے ہر مذہب و طریقت
 ہیولی اور صورت کہا ہے تو تلون ہوجاتا ہے نفس حق سے
 اور ہوجا تا ہے گویا ایک مذہبی حق کی تدلیات میں ہوجا تا ہے
 خلقت کے میں بسبب فصیح و استیج و اخلاط مذکور کے ہیں
 اس وقت اس کا نفس مہیج ہوتا ہے ان امور کی طرف اور اس کی
 توجہ مہیج ہوجاتی ہے وسط غلط بنائے کسی کی ایک طرف توجہ
 پذیر ہو گیا ہے اور اس کے پہلو کی طرف میں اور اس کے شعبوں اور
 رگوں میں اور پیشوں میں تو مخلط ہوجاتی ہے نظریات کی سب میں
 توجہ منحصر کسی چیز یا تہرجس کو کو کوشفا ہوا میری ماضی کی
 گون اور شعور کے وہ چیز کی طرف اس قصد کی توجہ ہوا اور یہ
 عادت اور عکس غیر متفرق کے اور وسط اس کا ل کے اس کی
 احکام و تار بہت میں اور دریافت ہوا کہ یہ بات معانی میں ہے
 اس جزوی جو مقابل نزل مخلط بالشری کے ہر وقت حلول
 کرنے رنگ لہی کے اور ان میں سے ایک چکر کمال معرفت کو وہ سب
 نعمتیں یعنی جن برائی کے نے دین میں سب سامان سب مینوں اور
 سوا لہ کو اور جو ان میں ہیں لاکہ اور انہا اور اولیا اور
 بادشاہ وغیرہم اور یہ امر اس کو ہے کہ اس کا ل شعور میں جو جزو ان
 موجودات کے مقابل میں ہیں گویا کہ وہ ایک خود جمالی جزو جمالی
 موجود کا اور اس کی ہر جزو کا ایک جزو کی تفصیل میں نہ نکلتے یہ عالم

تو جو نعمت واقع ہوئی اوسکا کمال کوئی جزو ہوگا اجزا میں سے
اور یہی مطلوب تھا اور ہا ا کلام کچھ سیر سیر مساحت اور جو در
نہیں ہے بلکہ حقیقت نفس لاری ہے ہاں یہ سیر سیر ہوگا
کہ جو وقت مجبور ہو جاوے اسے شخص کلی منتشر نہیں مخلوقات
کی اور جب پستی میں چلا جاوے شخصیات جزیئہ کی تو پھر کچھ شدید
ہو جائیگا اور اس وقت یہاں آخر میں اس حدیث شریفہ کے

معنی کا مشنظر تھا۔ اٹل رسول اللہ صلی علیہ وسلم اس کا
بنا قبل ان بحاق خلق قال کان فی السما الفم تو محمدؐ فافاض ہوا
یہ سر کیا ویکتا ہو کر ایک نور عظیم ہے اعلیٰ بعد یہ لوانہ میں اور
اوس نے کعبہ لیا ہے اس بعد کے مجامع کو اور نہ تو بیکر اوان
خطوط شعاعی سے جو اوس نور سے متدین اوسکے جمع ہوئی
کی طرف اور سنا فی دیکر یہ وہی ہے جبکہ اشارہ کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریفہ میں کان فی ہمار یہ بعد
یہ لوانہ وہ ہمار ہے اور یہ احاطہ خطوط شعاعی سے وہ نور سے

جو قرآن شریف میں ہے ہوا تقاسم فوق عبادہ پس جو وقت پیر
ظاہر ہوا میرا کلیہ محمدؐ ہو گیا اور طلبہ مسلمین ہو گیا کچھ شہری
نرا اور نہ کوئی سلسلہ جو کہ چھون جدا کے میں جس گیا نیز
فکر میں تو دریافت ہوا کہ ذات نبوی مقصد اور سلسلہ مہوئی ظہور
ادان استعدادات کی جو اوس میں مندرج قصین تو ظاہر ہوئے
ناحیثہ وجوہ بین اور خود کو عقل کی آتشل ہو گئے ہیں ظہور سے
اعیان یککات اور شہین ظہور واجب کے ہر عالم میں
اور اوس کی متلی بنہ میں اور اقضا کیا ذات اللہ نے
اس ظہور ات سے شمعیت ہونا ساتھ عدم
اور آدہ اور حسا راج کے تو اوس میں
نظا صر کر دیا جو منظوم تھا پیچیدگی

فکل ما وقع من نعمه فانما اهلها للجهنم من الاجزاء
وهو مطلوب بشئ کل من ان النعم واليسر
منا من قيل السالكين والنجي بل هو الحقيقة
التي اجازها من انفس الامر نعم فاجزها للتفصيل
للمنبث في جميع المخلوقات حضر هذا السرا
الحمد والى فليلا للتفصيل الجرح استن عمه
مشہد خرمیت منتظر المعنى حديثا

سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اين كان بنا
قيل اين خلقنا خلق قال كان في عالم الفاضل
المنس فقتل بل نور عظيم في اعالى بعد هيو لاني
فلا حاطي اسم من الله بعد تدبيرا عظمى شعلية
محمد قننا الى جميع نل حبة فقبل هذا هو المشا
اليه بقل عليه السلام كان في عالم هذا البعد
هو العواء وهذا الا حاطها بالخطوط الشعاعية
هي القهر المشا اليه بقل المتبارك وتعالى لقا
فوق حباد فحين ظهر هذا السرا فظلم كاني لا
شبهة ولا مسئلة اسأل عنها اثر من بعد ذلك
الخلق الى حين العقل فقط نعان الانات الالهية
اقتضت اسئل من مظهر اسئل ذات كلفت
صند بجة فيها فظهر هذا اللذ في صقع الوجوب
ظهورا عقليا وفتلت هذا لك بول الظهور
اعيان المكنات وشي من ظهور الواجب في كل
انشاء وتقليد في كل بن حق واقتضت الذات الا
الهيية باصفوا هذه الظهورات عا ما و دة
وذا جافا ظهريه ما كان منطوقا في مرفعة

اخر اذا راح الحق ان يتبدل الى الخلق بقدر ادب الله
 البس صاحب هذا اللبس لباسا نوليا رقيقا
 فانقلب هذا الروية بالنسبة اليه كلاما تقويت
 ثم فية الخلد الى حين الطبع والعادة فتفتقر
 عليه عين الطبع وتغضض على عين الملاذ
 فصارت كالبين بها يخيل لا يتقبل واهم ابدال ذلك
 من بعد غيبة وبعدها وجد من تطلب الملاذ و
 الاصحاب كما كان سلب عنه او نفي عنه وبين
 نفيه والحوار له حالات كثيرة شاهد بها ذلك
 المشهور منها ما هو قبيح الى الابد ومنها ما هو
 الى ما يستعمل فيقول الممن تلك الحالات ما قول
 الله يقول العاقل وتبين له الخاطر ويطلب الملاذ
 والحق ان الحق باخالات مثل احاديث النقص
 فيقول الله لا اله الا هو منزه ومسموع ويطلب
 خيال حتى يتقلا منه دماعه ويطلب فراسته فصار
 الى غير ذلك وكل ذلك في حين الالجب بين الحضر
 فيتراجع احباب هذا الله وبين الالجب المتناكح من كل
 ووجدت كل من هذه الاشياء مبنيا ومقدما
 ووجدت كل من هذه موجد هذا ولكن لم تفر
 في هذه المشاهدة الاحاطة تلك الموازين والظواهر
 وانفتحت باصولها وحسنها بوقفا الله للاحاطة
 في ثانی الحال مشہد آخر المعارف الخفا
 فی حین تأمل الطبیعة لم یشاهد فعل الحق کما یفنی
 ان یشاهد فربما شہد عند الوهم بها جس کذا
 من النفس وحالات الحق بامر طبع وینکح حاکمة

المشاهدة الخامسة والعشرون ۳۱

پہر جب امدار او کرنا ہو کر خلقت کی طرف ترقی کر سواتہ نزول
 کرتا ہے تو اس میں ہر ایک کو ایک لباس نورانی پاکیزہ پہنانا ہے
 یہ تیرا وہی نسبت کام ہو جاتی ہے پہر میں دیکھتی ہے کہ اس کے بعد ترقی
 کیسے جی طبعیت اور عادت کی طرف تو کمال ملتی ہو کر اس کی
 چشم طبعیت اور بندہ جاتی ہو چشم الارامی تو ہو جاتا ہے اور اس کے
 روبرو ایک خیال جسے وہ دیکھ رہا تھا اور ایک کر کو کو پا کر اس کے
 اس کے غائب ہونے کے بعد کو کبھی پانا ہو ملا وہ حساب سے
 وہ شے جو اس سے سلب ہو گئی تھی یا اس کو اس سے منہ کر دیا تھا
 اور درمیان اس کے ترقی اور انحرا کے حال اکثر میں جو پیش
 شاہدہ کئے ہیں اس مشہد میں بعضے انہیں سے وہ ہیں
 جو اس کے قریب ہیں اور بعضے وہ ہیں جو اس کے قریب ہیں
 پہر پیدا ہوتی ہیں ان حالات کے وہ جس سے بیان کرتا ہوں
 پیدا ہوتا ہے ہفت اور پیدا ہوتا ہے خاطر اور پیدا ہوتا ہے خوب
 اور حق یہ بات کہ خواب خیالات ہیں مانند احادیث نفس کے
 کہ مجھ ہو جاتا ہے اس کی طرف دیکھ کر پانا ہو ملا اور وسیع میں
 اور پیدا ہونا خیال حق کا جس سے اس کا دل بھر جاتا ہے اور پیدا
 ہوتی ہے فرست مادی قویٰ بڑا القیاس اس میں ایسے سبب حجاب میں
 ہیں میان اس گاہ کہ چہاں حجاب نہیں اور میان حجاب متا کد میں
 کل وجہ کی اور میں نے فرشتے کی انہیں میزان اور مقدار کو پایا
 اور میں نے پایا ہر ایک کا منظر مجھ کو پایا جاتا ہے کہ میں نے میں نے
 اس میں میں واسطے احاطان میزان اور مقدار دیکھی اور کھاتا
 کرتا ہوں اس کے اصول پر اور ترقی کے اس قدر تالی ہو کر توفیق دے
 اس میں میں جو قریب طبعیت میں نہیں ہے کہ میں نے میں نے
 مشاہدہ کرتا ہو کہ میں نے ترقی کے اس قدر تالی ہو کر توفیق دے
 اس میں میں جو قریب طبعیت میں نہیں ہے کہ میں نے میں نے

لا یجوز ما حکم الله فیہا فینفذ وہو یؤتی فی ذلک برہۃ
 من الخزانۃ انما ینفذ بالی حین الحق فیصیل عبد
 فی حقہ کل شے فینبہم نظر انہم یؤتی الی تلالہ الا
 المستنبہۃ والشیئہ فیہا کشف ما اراد ما لہو و
 قضی فکانہ یأ رأی حین فان کان مکملہا حکم
 کلہا اسویا وان کان مفہما انقذا فہم ولحق ولک
 عبد یسوی ہذا الانفال سبیل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 عن الانفال فلیبین ما حق الحق فیہا ویفیت شہم
 وساق الحق الی ذات الشوۃ الحق التفرہہ فہم
 الرکب وذات الشوۃ اختلاف الارکۃ فالہام الحق
 یجوز الی ذات الشوۃ ومیل الطبایع یجوز
 الی الرکب شہد والی الحق ونذات الامنۃ وبلط
 واحتضرت القالی الی الحرب رید سے مہلۃ ذلک
 ارادۃ الحق بہم النصر ام امور طبیعیۃ فلما انقذ
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی حین الحق کلہم بحقیقۃ
 الارض فی ذلک فان قلت اجزا عن ہذا الحق انما
 تقول انہ جائز الحق ما ہو قلت ہم الملاء الاعلو
 عظام المومنین و مطح بصاد ہم جمع فی حق
 عن تجلیات الحق وهو حقیقۃ القلۃ وهو والد
 الیکبر صلی اللہ علیہ وسلم ان آد ما جہم می
 عند بجمہا وهو اقد صدق عند ہم ومن
 وجہا فیض علی بیۃ من رب ویقولوا شاہد منہ
 عا راخل نفسہ لون من تلالہ الحق قرہی دعیۃ
 الحق فی قلب اللہ من فند بران المستل تدقیقۃ
مشہد خیرینا اما حق الجہۃ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث نفس کی اوصالت کہیدۃ اللہ اطہر کی اور ہوتا ہو کوئی
 عاونہ نہر جاتا ہو کہ اسین اللہ کا حکم ہو تو سرود ہوتا ہو اسین
 ایک راہ گذر جاتا ہو ہر وہ مذہب ہوتا ہو طرف حیرت ہو کہ ہر ہوتا ہو
 عبد اللہ نور شوق کی ہر او سپر شے ہر او کی نظر جیسے شہی ہر او کی
 امور شہد کی طرف اور ان شہد کی طرف تو او کو کشف ہوتا ہو اور او
 حق کا اور اس کا حکم تو کو یاد وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہو پس ہوتا ہو
 اس کا کیا گیا تو کو حکم کیا جاتا ہو برابر اور اگر ہوتا ہو سمجھا گیا سمجھنے والا تو
 سمجھا یا جاتا ہو اور یہ سمجھا جاتا ہو اس کے سطر سے کشف ہو انفال کو سوا
 کے جسے حق علی اللہ علیہ وسلم انفال سے تو نہ بیان کیا کیا حکم حق کا ہے
 اسین کہ یہ کہ نہ کہ یہ کیا قیامت اور وان کیا اس کے کو حق نے
 طرف ذات شہد کے مال کو عورت کا ہر جہ جمع ہو سوا اور ذات شہد
 وہ تو مختلف ہو پس حق میں ہر ما حق کو جذب کرتا تھا ذات شہد کی طرف
 اول ضابطہ کے ہی ہر طرف سے اور کہ یہ ہر کی گئی وہ لوگ طرف حق کا
 مانا ہوئی حق میں مطر خیشہ ہوئی و لہو کو طرف جہاد میں معلوم ہوتا تھا
 کہ اس کا سبب ارادہ کا ارادہ تھی و لہو کا تالی امور طبیعیۃ ہی ہر ہر حق
 منجذب ہوئی حق علی اللہ علیہ وسلم حیرت کی طرف تو ان حقیقت امر کی
 ان کو کلام کی گئی اس میں کہ تم کو چھو کہ جسے تم حیرت کہتے ہو وہ
 بتا دیا کہ تو سنو مومنین الارامی اور عظام مومنین کے
 اور ان کے مطح نظر جمع ہوئیں اس کی تخلیوں میں کیا کی گئی
 اور وہ حطیرہ القدس اور وہ وہ جیسے فرمایا حق علی اللہ علیہ وسلم
 حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کے بحث ہوئی نزدیک اللہ کے اور وہ
 قدم صدق عند بہم اور جسے آگیا وہ ہو علی بنیۃ من ہر تلوہ
 شاید رہنے اس کے نفس میں خسل ہوتا ہو رنگ اس دنگاہ کا
 وہ وہ ہر حق ہر حق قلب میں حق کہہ کہ سدا دقیق ہے
 مشہد آخر اس انبا میں ہر جہ متا طرف رسول اللہ علیہ وسلم کے

اذ طلع نور شاماً اعتلا عجباً لی بدو بعین محلی
من شعث عانة فقيل لی من بالطن على طریقة
الفراسة والتفتن هن انوار العرش وله مدخل
عظیم بنوته صلی الله علیه وسلم ومعرفة
حقیقت لایم الاعرفه هن النور تخرج روت
الی حایز الفکر والروية فتان کوفت ماروی کما
الارت المنشوت قصة حرقیل من روت نور
العرش و انفق قدر سالت علی لسان هن النور
مشاهد آخر بالاجمال سالت
صلی الله علیه وسلم سولاً روحانیا کما انهن
صلی الله علیه وسلم التسبیح وتزکیر بها احسن لی
فتخرج الی نفیة بر منهن فلقی عن الاسباب والا
ولاد والمنزل ترشفت فی فشاها من طبیعة
تزکون لی الاسباب وتستلذ بها وتطلبها و شاهد
روح تزکون الی التفویض ویستلذ بها ویطلب
وشاهدت ان بینهم اذ فوعة والی جمعه والی
الی مراد الروح نعم لله لطفه فی سیظهر اعنی
اختیاراً و توفیقاً یخفی فین ان مراد الحق
و یله ان جمیع شغل من شغل الامه الی حقاً بک
او یامک وما قبل ان الصدیق لا یكون صدیقاً
احد یقال لایف صدیق ان ذل بق وایاک
ان یخالف لغوم فی الفروع وانه ساقض متل حد
الحق ترکتفت الخواشیر الی صدیقیة و
تطبیق السمة بفق الحقیقة من الاخذ بقول
احد الخلف و تحضیص حق تعالی و لوقوت

کہ ایک ایسا نور طلع ہوا بلند کہ سیرا خیال پر ہو گیا اولین آنک
چمک سے متحیر ہو گیا تو میری باطن سے آواز کی بطریق و رستہ
کے اور فطرت کے یہ نور عرش کا ہے اور اسکو نبوت رسول
صلی اللہ علیہ وسلم میں دخل عظیم ہے اور اسکی حقیقت کے معرفت
پوری نہیں ہوتی جب تک اس نور کی معرفت ہو نہیں سکتا
طرف حیرت و رویت کے تو مجھے یاد آیا کہ کتاب منشوین
روایت سے بہر فیل کے حصہ میں رویت نور عرش سے اور اسکی
نبوت کے منقذ ہونے سے اور پر زبان اس نور کے مشاہد
آخری بالاجمال میں سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سوال روحانی جیسا میں آگاہ کر چکا ہوں کہ کئی
کر میرے واسطے تسبیح پھاہ یا ترک تسبیح تو مجھے ایک ایسی
خوشبو آتی کہ پر اول سرد ہو گیا اسباب اولاد اور گھر سے بہر
کشف ہوا تو میں نے مشاہد کیا کہ میری طبیعت نوایل اسباب کی طرف
اور اسے دہو کر حق پر آواز دے دیتا ہے جیسا میری حق واجب
طرف نفوس کے اور اسکی لذت چاہتی ہے اور اسکو دہو کر دے
تو شہادہ کیا میں نے مدافہ اور پسندیدہ مدافہ روح کو حق پر آواز
لطف حق بے اختیار ظاہر ہو گیا میں بہر ایک اور خوشبو آتی اور
ظاہر ہوا کہ مرا حق کی ہے کہ مجھ میں جمع کر دی وہ شجہ است کو حق
چھٹ گئی ہے تو خبردار اس کچھو کچھو کیا گیا کہ صدیق نہیں بلکہ
صدیق جب تک اسے ہر اصدیق زندیق تکبیر اور
خبر دیکھی قوم کا مخالف فروغ میں نہ ہوتا اسلئے کہ
برسنا قصد ہے حق کی مراد کا پر کہ ایک نمونہ اس سے
ظاہر ہوئی کیفیت و تطبیق سنت کے ساتھ فقہ خفیر کے
خبر کرنے سے ایک قول کہ قول اللہ فی الامم و صابغین او
کشف ہوئی تخصیص انکی عیون کی اور انکے مقاصد کا وقوف

علم مقاصد ہم والاقصدا علیہم لیفہم من لفظ
 السمتہ ولس فیہ تاویل بعید ولا ضرر ببعض
 الاحادیث بعضہا ولا رضاء الحدیث صحیح بقول
 احد من الامۃ وحدثہ الطریق ان اتھا اللہ واکملھا
 ففی الذکر بیت الاحمر والاھدیر الاعظم توفیق
 اخری فظننت فیہا وصاۃ منہ باخذن طریقہ تعلیم
 والفعل لاعباھم والتمسک لکلھم الشفقتہ
 علی الناس تعلیم اور مشاۃ اور عارفانہ ہم
 طلبہ انیون فی صلاحہم ظاہرہ وبعیدہ فقا
 اللہ سبحانہ بالانسان سنیہ نذیر علی الصالحین وھدو
مشہد آخر توجہت الی قبور ائمۃ اہل
 البیت رضوان اللہ علیہم اجمعین فی جلد
 لہم طریقہ خاصہ مشہد طریقی الاولیاء وانا
 باینک فی تالیف الطریقۃ وابدینک ما ان انضمم
 حصر صراط طریقۃ الاولیاء فاقول طریقہ حلالہ
 لغات الی الیہا کا اشت اعنی التیقظ الاجالی الی
 المبلاء ولومن وراۃ العجب ولکن مع الذہول
 عن العجب ومع الذہول عن حد التیقظ
 من جیہ النفس ومن العلم الحسوا ویا لجمۃ
 تیقظ بسبوط واندقات الی حد التیقظ بفر
 ماھنہا من یقظہا وکلفہا من حد النفس ملاق
 فی ہذہ النقط تصالفاھم ہیئۃ اخری ویا
 الانفات خراکم ولسیلا من ندن بہ الی الفناء
 فظہر الی لایات بطول وھو لہم
آخر استغفرت من جہا طبعی علی علیہ

اور اقتصاد سپر جو لفظ سنت سے سمجھا جاتا ہے اور
 اوکین نہیں تاویل سمیہ اور نہ ضرب بعضہ حدیث کے بعضہ
 اور نہ ترک کرنا جو حدیث صحیح کا ساتھ دینا دیکھا متین سے
 اور یہ طریقہ اگر پورا کر دے اور کامل اللہ تعالیٰ تو کبریت الاحمر
 اور اکثر اعظم ہے ہر ایک خوشنوائی اور آسین میں دریافت کیا
 وصیت کو اوج سے واسطہ اختیار کرنے طریقہ انبیا کا اور عمل کرنا
 ان کی طرح سخیون کا اور تصدی ہونا ان کی خلاف کا اور
 لوگون شہقت کرنا ان کے تعلیم وارشاد کے دولتی وادارہ
 کرنے اور صلاح ان کی واسطہ طلب کرنے ظاہر و باطن اللہ
 سبحانہ بکے توفیق بخشی سنت کی نبی علی علیہ وسلم کے
 مشہد آخر متوجہ ہوا میں طرف قبور ائمہ اہل بیت کے
 رضوان اللہ علیہم اجمعین تو میں نے پایا انکا ایک طریقہ خاص
 کہ وہی ہے اصل طریقہ اولیا کا سو میں تھے میان کرتا ہوں
 وہ طریقہ اور تھے بیان کرتا ہوں جو اوس طریقہ سے منضم ہو گیا
 یہاں تک کہ وہ ہو گیا ہر طریقہ اولیا کا سو تم سنو وہ انکا طریقہ
 یادداشت کی کے طرف التفات میں لیتے ایک تہا جمالی مبدی کی
 طرف اگرچہ پردوں کے چھپے ہو لیکن ذہول پروردگار کو ذہول
 اس امر سے کہ یہ تھو جو ہر نفس سے ہے یا لاصحون ہر نفس تھو
 بسیط ہے اور التفات اس تھو کے کسی نوع سے
 پس یہ طریقہ ہے ان کا اور جب کہ فانی ہو گیا جو ہر نفس
 اولیا سے اس نقطہ میں تو ان کی فنا کی اور رہے
 صورت ہو گئی سو اے التفات کے پہر ان کو ایسے
 رستے البام ہوئی جسے ہدایت پائیں طرف فنا
 پس ظاہر ہو میں ولایتین مع طول اور عرض کے تمام
 مشاہد آخری استفادہ برہین کاہ نبی علی علیہ وسلم سے

ان کل من حصل منه فصل فی نقض العلاقا
الحبی من قلبه ولفات عصبه لم یصح انه و فی
صلوۃ العید و السنوی کما قال سیدنا ابوالعزیم
علیه السلام انهم عدل علی الارب العالمین والا
لکتاب علی المیمان به تحقیقا لامعرفة فقط طاف
مغزو کائنات من کان سواء منعه عن هذه
الحالة العلاقا الطبیعة والاستغناء متسا
سیران الوحدا فی التفرقة بحیث یصلی عبا الکل شوق
لما فیہ من صلا من عبود او غیر خلك من اللوانع
واستغلت من صلی الله علیہ وسلم فلهذا امور
خلاف ما کان عندنا و ما کان طبعه فقیل الیه
المسلمین فصار ذلك الاستغناء من بر العباد
الحق تعالی عن اوصافه بانزال الانوار علی
السبب فانی کما انزل علی الطبیعة غلب
علی العقل للعاشی فصارت احب السبب
و محول فکری فی تمهید الاسباب الی حصول منها
الاراد والاموال و کما الحق بالانجی صلی الله
علیہ وسلم و بللاء الاحل حیث عن هذه النور
اخذ من العروق والمواثیق ان لا تعقل حتم
اصارت مناقضة هذه النور لا محسوسه عما فی الظلم
وانور اوسیم لطیب و لظهور و اکثر ما فی من
الامور لا مناقضة فیها بل هی علی صفت الصفا
یحی الله یكون طبیعة مستقلة لا اله الا هو و لکن
بقی علی شیء من مناقضة فی هذا الامر لکن
بما انوصاباً مستقد بطلان هذا الی بعة و دهیث تعبد ان مذایب اربعه کے

از شخص خصوصاً او اسکے دل سے نقض علاقات حبیبہ اور
آداب محبت حق تعالیٰ میں اور اسکے غیر و سو کالی عداوت میں
جیسا کہ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہم عدل علی الارب
العالمین اور نہ کہل کرنے میں اس کی گستاخی عشق میں
اور تحقیق کے نہ فقط معرفت کے تو شخص ضرور برہین کو ہی
برابر ہے کہ اسے منع کیا ہو اس حالت سے علاقات طبیعت سے
یا استغناء نے مشاہدہ سران محبت کے کثرت کی جیسا کہ ابراہیم نے
دوست رکھے اسلئے کہ اسکے محبوب کا اس میں سران بر
یا سوار اسکے اور کوئی موانع میں سے اور استغناء وہ
کئے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
تین امور اپنے غریب کے خلاف اور اس کے خلاف
مجدد ہر میری طبیعت بہت یال ہی تو یہ تنہا دی ہوگی یہ
واسطے بران حق تعالیٰ کی ایک تو وصیت ترک الفتات کی
طرف تہنیک کیونکہ جب میں نزول کرنا تھا طبیعت کی طرف
تو مجھ پر عقل ماس غلبہ کرتی تھی میں دوست رکھتا تھا
تہنیک کو اور دوڑانا تھا فکر کو تہنید سباب میں جس سے
حاصل ہو مال اور اولاد و حب میں لائق ہوا ہی صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور سارا علی سے اس ذلیلت بجز او آواز ہو گیا
اور مجھے عہد و پیمان لے لیا گیا کہ چھوڑ دو ان تہنیک کو بہان تک
کرنا فقہ ہوا ان دونوں امر میں محسوس مندر نظمت تو ہے
یا چھی ہوا و گرم ہوا کی اور کثر مجھ میں جو لہر تھے ان میں
مناقضہ نہ تھا بلکہ وہ بطریق عروا کے تھا آنحضرت
کے طبیعت سلاستی طلب ہی واسطے کہ لیکن باقی ہی تہنیک پھر
واسطے ایک سر مجرب کے اور دوسرا امر ہے
و دهیث تعبد ان مذایب اربعه کے

لا يخرج من ذلك فبقى ما استطعت وجعلته نأى التقليل
وأنتصت من رشا ولكن في طلب من التعبد به عجز
نفسه وهذا في تطويع دهرها وهو مفطنت بحمل الله
صريحه المحلطة وطول الرخصة وأنه الرخصة منقضة
المتخير وهو الله عنها فان تطويعه في ذلك انما
والقسم افضلنا علينا كرم الله وجهه واجتباها الله
محمد ونحن في طلب من التعبد به حلال المشقة
وهذه هات هرة المباحضات في قول ابن شدك الحارمية

جلا خور

وَأَنَا أَطُوبُ بِالْأَلِيَّةِ الْعَاقِلَةِ لِنَفْسِهِ تَوَلَّى عَظْمًا يَغْتَبِرُ
الْإِلَهِمْ وَبِهِرْ هَلْوَ كَأَنَّ طَعْنَتِ أَنْ الْقَطِطِيَّةِ أَغْنَى عَنْهُ
أَفْأَيْسَرُ عَمَلُ هَذَا النَّوْءِ وَالَّذِي يَبْهَرُ وَلَا يَبْهَرُ يَغْلِبُ
وَلَا يَغْلِبُ وَأَنْ مِنْ عَمَلِ الْإِنْسَانِ عَلَى الْوَلَدِ أَنْ يَتَّقَى بِهِ

منه هذا آخر عهد اللبيب العتيق البناء

التأخر زابت به لهم الملاة الإعر والملاة السائل
مصلحة به متعلقة تعلقاً يشبه تعلق النفس
بالبدن وأية محذوراً به منهم ورافعهم
كالورد بكون محشوا بعماء الورد والقطن بقله

الهواء ورايت انبتا شجر واعي للناس الى حد
البيت لانتاج اكلهم بحفرة في الملاء (البحر) والنفط

مشہلاً خرطی طبعی اللہ سبحانہ علی ماہو

على يدي ومطهر في من النعم الظاهرة والباطنة والحق
العصمة من الواحدة ثانياً وأخيراً ذكرنا في
على من الشدائد فاعلموا من مقتضيات الطبيعة
لا من باب الواجب فاعلموا على هذا وأخذوا في

کرمین و نکلون ان سے اور موافقت کروں تا بعد راد میری شہرت
نکار کر تھی تنقید کا اور اس کا کہتی تھی لیکن ایک شب کلمہ
جیسے اسے جاننے والی تھی اس کے خلاف میری نفس اور دیاں ایک کلمہ سے
کہنے لگا کہ زکوٰۃ کو دے اور اللہ سے کچھ دوست ہو گیا اس وقت اس کے
برادر میرا دوست میرا کلمہ کہ نفسی نہیں ہے اس سے بعد کلمہ کہ کہ
میرا جلیبیت اور نکلتا جیبہ ہوئی جاتی تھی تو نفسی کہنے لگی
حق تعالیٰ کرم اللہ کے اور اسے بہت بہت کہتے تھے لیکن یہ بھی
ایک دفعہ بعد کہ تھی اس کا خلاف فرما کر اس کے انوس بہت سے

المسألة الرابعة والثلاثون

المشاهدة الخامسة والثلاثون

المساهمة في سد الثغرات

کہ وہ ایک ایسی شے ہے کہ کرمی ہے اولیاء کو اور عطا کی بجائے خوش
زندگانی اور ہر مساوت سے بیکوڑا حصہ دیا اور بیکوڑا غلامت
باطن کا خلعت پہنایا پس ظاہر ہوا یہ سہرا ایک فوج ہے اور مختار
ہو گیا پس پھر ظاہر ہوا پھر پھر اسکے بعد تو سمجھ گیا میں جو تھا
تحقیق شریف کہیں عارف پر کشف ہوئی ہیں وہ امور
جو آئے والے ہیں خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے اور الی اللہ کے
دوگر وہ ہیں ان امور کے کشف میں تو اصل کشف الہی تو کتب میں
اوس واقعہ کو مرآت حق میں لینے دیکھتے ہیں حق کی نظر اس پر
پر اور پھر جان لیتے ہیں اس سے مستقر ہو کر ارادہ ملا علی بین
ساتھ ایجا و کذا و کذا اور تعریف کذا و کذا کی اور ان کی نظریں
پھرتی ہیں واقعہ کی نفس کی طرف تو اسی واسطے وہ جبر نہیں دیکھتے
تفصیلوں کے اس واقعہ کے جس طرح خبر دیدیتے ہیں صاحب
کشف کو فی اور کہیں ان کو کشف ہوئی ہیں خزانہ افانیت
لا رسل کے اور انکے شے جیسا خدا تعالیٰ فرماتا ہے ۔
والن ہی الاعندنا حرا پر ما عنہ لہ الا بقدر معلوم پس مختار
ہو جائے ہیں جو اس ظاہری اور باطنی ایسے وہ جو اس جو
بزرے بہیمہ میں جنسی اوقات جب چکے ہیں نواز خزانہ اور
چشمون کے اور نہیں دریافت ہوتا کہ کشف رہے جو نزول کا
اور یہ درگاہ عجیب چلیے کہ احتیاط سے اس میں مخلوط
ہو جائے یہ درگاہ رویت و تفکر اور حدیث نفس کو دیکھے
صغیر کو کبیر اور حقیر کو عظیم بسبب میرات کے تو خبر دی
بلائی اوس مقدار نازل کی اور خلقت اسکی تو پھر جو جو تھیں
اور یہ ایک مظہر ہے مظان سے قول تبارک و تعالیٰ کے
و اما رسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا
ذاتہ النبی الشیطان فی امتیہ اور اصحاب

بائن شق ماسمغہ لاویا یہ قاعطانی من دالعلش
وجعلی لی من کل سعادة نصیباً معنئاً اب قسائی
خلعة الخلاطة الیاطنة فظہر هذا السمر فحة وھما
عقلی شرانفسہ علی بعد فہمت الامر علی ماھو علی
تحقیق شریف کہیں عارف پر کشف ہوئی ہیں وہ امور
جو آئے والے ہیں خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے اور الی اللہ کے
دوگر وہ ہیں ان امور کے کشف میں تو اصل کشف الہی تو کتب میں
اوس واقعہ کو مرآت حق میں لینے دیکھتے ہیں حق کی نظر اس پر
پر اور پھر جان لیتے ہیں اس سے مستقر ہو کر ارادہ ملا علی بین
ساتھ ایجا و کذا و کذا اور تعریف کذا و کذا کی اور ان کی نظریں
پھرتی ہیں واقعہ کی نفس کی طرف تو اسی واسطے وہ جبر نہیں دیکھتے
تفصیلوں کے اس واقعہ کے جس طرح خبر دیدیتے ہیں صاحب
کشف کو فی اور کہیں ان کو کشف ہوئی ہیں خزانہ افانیت
لا رسل کے اور انکے شے جیسا خدا تعالیٰ فرماتا ہے ۔
والن ہی الاعندنا حرا پر ما عنہ لہ الا بقدر معلوم پس مختار
ہو جائے ہیں جو اس ظاہری اور باطنی ایسے وہ جو اس جو
بزرے بہیمہ میں جنسی اوقات جب چکے ہیں نواز خزانہ اور
چشمون کے اور نہیں دریافت ہوتا کہ کشف رہے جو نزول کا
اور یہ درگاہ عجیب چلیے کہ احتیاط سے اس میں مخلوط
ہو جائے یہ درگاہ رویت و تفکر اور حدیث نفس کو دیکھے
صغیر کو کبیر اور حقیر کو عظیم بسبب میرات کے تو خبر دی
بلائی اوس مقدار نازل کی اور خلقت اسکی تو پھر جو جو تھیں
اور یہ ایک مظہر ہے مظان سے قول تبارک و تعالیٰ کے
و اما رسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا
ذاتہ النبی الشیطان فی امتیہ اور اصحاب

اکشف الثوبی یطعمون علی ذلک الوارثۃ مثل
 رءیا و حاتم من غیر معرفۃ انھما من وللباہی
 ناکدان من لیس احب الی تعب الیہا فکفۃ تمسیر
 خالہم بتصویر الطلیعۃ کلیمۃ لیس مثالی فوجہ
 اذہم جسم او جسمانی کان الامر علی ما وامن من
 تفاوت والا احتیاج الی التعبد یا وکان الوقف علی
 حقیقۃ الامر اصعب من خرط القناد **ایضا**
تحقیق شریف لادۃ لرحمۃ مناسق
 حسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صحاب
 الخلافۃ الظاہرۃ لیس المعتمدین باقامۃ الحداد واد
 باد واد الجہاد وصدقات واد اجازۃ الوقف و
 جباۃ الصدقات وخراج وقرض واد مسقیمۃ
 وفضل لا قضیۃ و النظر فی الیتام واد قات
 المسلمین علی قہم و مساجدہم و اشباہہم و الاد
 فمن کان مشغولاً بہذا الامور ضعیفۃ بالخلیفۃ
 الظاہرۃ لہم اسق حسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی اسن من ہذا الباب بالتفصیل للذکر فی غلب
 الحدیث و لا صحاب الخلافۃ الباطنۃ لیس المعتمد
 بتعلیم الشریع و القرآن و السنن و الامارین بالمعروف
 و المناہین عن المنکر و الذین یحصل کلامہم بصق
 الدلیل بالجادلۃ کالمکتلمین او بالموعظۃ بخطباء
 الاسلام او بحکمہم شمشیح الصوفیۃ و الذکر
 یقیمون المصلح و الحج و الذین یذلون علی طریق
 التشار للاحسان و المذنبون فی التفسل و النہد
 و اتقاعون بجان الامر ہم الذین فہم ہم

کشف کوئے مطلع ہوتے ہیں اوس واقعہ پر مانند خواب یا
 بائف کے بجائے خزان اور سادی کے نواک ہوتے ہیں
 جو تعبیر کے حاجت نہیں سبب موافق ہونے اوکے خیال کے
 تصویر کے ساتھ تصویر طبعیت کے واسطے سے مثالی کے
 جسد ارضی پر جسم بویا جسمانی تو ہوتا ہے وہ امر و سبب جیسا
 اوہوں نے دیکھا بالانفا و از بین تو حاجت ہوتی ہے
 تعبیر کے اور واقعہ ہونا حقیقت امر پر اس وقت بہت شوا
 ہوتا ہے اتھ تعبیر نے سے اوپر درخت خار دار کے تحقیق
شرعی است و حر کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی پیروی بہت خوب ہے صحاب خلاف ظاہری کو میری ہی
 کرنے اور یہ باب جہاد و طیار کرنا اور مدد ولایت نگہ کرنے اور
 الجہاد کو اجازت دینی اور زہم کرنا صدقات کا اور خرچ کا
 اور اسکو اسکے مستحقین پر تقسیم کرنا اور قضا یا فیصلہ کرنے
 اور قیوم کا عہد کرنا اور مسلمانوں کی اوقات اور رتوں کی
 حفاظت اور جہاد کی خبر گیری اور علی بذالقیاس جو ان امور
 مشتمل ہو اسکو ہم طبعہ ظاہری کہتے ہیں اس کے واسطے
 پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت اچھی ہے جو طبعہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اس باب میں اور اسکی تفصیل کہتے
 حدیث میں مذکور ہے اور جو صحاب خلاف باطنی ہیں یہی شریع
 کہتے ہیں اور قرآن شریف اور حدیث شریف اور امر و نہی
 عن المنکر کرتے ہیں جو کہ کام ہے دین میں نصرت حاصل کرنی
 ہو یا تو ساتھ محاورہ کہ جسے مکملین یا ساتھ نصیحت کہ جیسے
 و طین یا ساتھ صحبت کہ جیسے شاخ صوفیہ اور جو قہر بر ہیں
 نماز و حج اور کتب دین اور جو لوگ رہائی کرتے حسان کے حق حاصل
 کرنی اور نہی کے تین میں سے اوپر ہر کے ان لوگوں کو ہم جو ہیں

صلواتنا بالخطباء الباطنین لهم اسماوة حسنة تروى
 الله صلواته عليه وسلم فها من هن الدواب
 بالتفصيل للذين روي كتب الحديث فهنا والفقهاء
 بكتابته ليعلم طلبة العلم والفقهاء كذا
 حسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم في اشياء كذا
 المظان وقد فسكون بها في ذلك ولما اعلنا هذا
 الاصل قلنا ان نفعه عليه الاخذ بالبيعة وقد ذكرنا
 هذه المسئلة في القول الجميل في بيان سواء السبيل
 ولما ان يفرع عليه بعث الدعاة والاصل فان
 رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يبعث في الاحكام
 والقبائل من يدعيهم الى الايمان بالله ورسوله
 ويبلغهم الشرايع كما بعث اياهم محمد رضى الله عنه
 الى الاشتهار بين قباذ رضى الله عنه الى غفار
 واسلم وغيره من رضى الله عنه المحببة واما
 الحظوظ رضى الله عنه الى بنى عبد القيس وصب
 بن عيين رضى الله عنه الى اهل المدينة ثم يفرع
 اليهم شيئا من امور الخلافة الظاهرة انما كان ينظم
 حق الناس الى الاسلام وتعليم القرآن والسنن
 فترى من الخليفة الظاهر والخليفة الباطن من
 حيث ان تعدد اهل الباطن لا يفتقر الى تمامه
 من اعداء الخلافة الظاهرة وتفرق بين الخليفة
 وبين الخليفة والرسول فان الخليفة يبعث يلق
 عالما وسبع العلم وسبع الكلام والداوى يبعث
 ان يلق له عهد كى عليه ليس مدد ذلك و
 يرجعهم اسكن الى الخليفة وانكس من الدعاة

خليفه باطنى الخلد واسطى يروى ايجى ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کے جو فرادیا ہے آپ نے اس باب میں جسکی تفصیل
 مذکور ہے کتب حدیث میں پس اس مقدمہ کے بعد
 اور اسی واسطے تم دیکھتے ہو کہ فقہاء اخذ کرتے ہیں سنت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثواب ہمارے واسطے ہے
 کہ ہم تفریع کریں اس پر ہیچا داعیوں اور نابوٹکا کیونکہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیچا ہے لہذا میں اور قبائل
 میں ایسے لوگ جو داعی ہوں ایمان کے اللہ اور
 اس کے رسول پر اور ان کو احکام شرع پہنچائیں
 چنانچہ آپ نے ہیچا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو قبیلہ ثعلبی
 میں اور ابو ذر رضی اللہ عنہ کو غفار اور سلمین
 اور عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کو طرف ہبہ کے
 اور عامر حضرت رضی اللہ عنہ کو طرف بنی عبد القیس
 کے اور مصعب ابن عمیر رضی اللہ عنہ کو طہ اہل مدینہ
 اور ان کو کچھ فتویٰ لکھا امور خلاف ظاہر
 میں سے پس انکا یہ کام تھا کہ لوگوں کو اسلام
 کی طرف داعی ہوں اور تعلیم کریں قرآن شریف
 اور سنت اور فرق خلیفہ ظاہری اور خلیفہ باطنی بن
 یہ ہے تعدد اہل باطن کا مفسر الی المنازع
 نہیں ہوتا اکی آپسین خصوصت نہیں ہوتی بخلاف
 اہل ظاہر کے اور فرق درمیان خلیفہ اور داعی
 کے اور داعی کے یہ ہے کہ خلیفہ تو چاہئے عالم
 وسیع العلم وسیع الکلام اور داعی کو لکھنا جائے
 ایک دستور العمل اوپر عمل کرے اس کے سوا
 اشکال ہو تو خلیفہ سے رجوع کرے اور اگر طریقہ دیکھوں

م اشکال دیکھوں اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

المشاهدة السابعة والثلاثون ع

المشاهدة الثامنة والثلاثون ع

والرسل توصف من بعث النبي صلى الله عليه وسلم

يا اهل اولي قلم مهم قبل الهجرة قد بر مشهور

آخر وجوه روى تصاعفت وعظمت

وسبغت واشتعت فتاملت في هذا الوجوه

فقطنت بان شيعه بهذا العارف وسماة حلول السرا

المحضرة الالهية المنعقدة في الملاء الاعلى بركة

ونزول بركات الاسماء الالهية للمنعم في الملاء

الجليلة اولاً والمنعقدة بآيات معلقة على قلب

رسول محبته واسماء مشهوره صادر التعبدات

عن الحق لمجرب صدر من تلك الآيات من جلاله

وطبيعة وديان الناس تأتيا لخلول تلك المقصود

والبركات بروحه يورث فيرا سعة وقوت فلن تو

احل لحدق في مثل هذا الرجل الا امتلاء منه

رعيا وعظما وظهور من سجات وجهه تمام

خانة وظهورات البركات في فراسته وحين هذا

من هذا الوجوه من وصله مشهور آخر

لبيت حضرت نسبتها من الطبيعة الكلية تنسبة

قوت الارادة والعزم للمخرج بين بالعربية من طبيعة

مخرج من افراد الانسان فكل ان خيال الانسان

يقفل في ملان عجلية نفع او د فعضدش يصطف

الجمال خلاصة هذا الصورة فيلقبها في تلك

المخرج فتنبعث القوت فيحصل العن فيحصل تحرك

المعضلات الى الفعل المطلوب فكل ذلك التقصير

القمية للمخرجة يقتل عند هامة ظهوره

واقعة في الناس من فعضطه خلاصة في الصور

اور الطمحين في اخر كنه جالت بين رسول صلى الله عليه وسلم

كے دلی اور بلخی پہنچنے سے طرف تو مہنگے ہجرت سے پہلے پس نور

مشہد آخرینے اپنی روح کو پایا کہ دوزخ ہو گئی اور عظیم

اور فراخ اور وسیع ہو گئے توینے تامل کیا اس میدان میں

تو دریافت ہوا کہ عارف اس شے کو پاتا ہے اور سر پہ ہے

اسرار حضرت آپسکے جو منعقد لائے ہیں میں عارف کی روح

میں حلول کرتے ہیں اور نزول ہوتا ہے بركات الہی کہ جو غیر

دارک جلیہ میں اولاً اور مقرب میں ساتھ آیات متلوہ مترادف

قلب سے مل جاتے ہیں صلی علیہ وسلم اس کے شہو چکو تعبیر کرتے ہیں

حق سے موافق مترادف آثار کے اس سے اذر و سر مشاہد

اور طبیعت اور دیدن فی اللہ کی تائید پس حلول ان حضرات

اور بركات کا عارف کی روح میں پیدا کرتا ہے رحمت و فراخی

اور قوت پس یہ کہ جو تو کسی کو کہ ایسے شخص کو جس سے پہلے اور اس کے

عین آبادی اور اس کی عظمت اور قوت سے پیش آئی اولاً

ہوتا ہے اس کے جلالت چہرہ اور اس کی ذات کامل اور اس کی قوت و کثرت

بکثرت کہیں سربراہی جہاں کا اور اس کی اصل مشہد آخر

یضا یہ کہ ایسی نگاہ کہ اس کی نسبت طبیعت یکیت ایسی دیکھ

نسبت قوت اور دہ غم کو دہا لیکر مقرون ہوں حرکت طبیعت

کسی کے اولاد انسان میں تو جسطرح انسان کے خیال میں لذت

حاصل کرے لیکر بعد دفع کرے مثل ہوتی ہے پس خیال خلاص

اوس صورت کہ چاہنا ہوتا ہے اور اس قوت میں اوس کو اولاً

ہے تو وہ قوت برا لگتے ہوتی ہے تو غم حاصل ہوتا ہے

پھر عضلات کو حرکت حاصل ہوتی ہے طرف مطلوب کے اسطر

نفس قوی ہر جہ کے نزدیک مثل ہوتی ہے ہمت ظہور قوت کے

پنج عالم بصوت کے اور کمال لیتے ہے خالص صورت

المطلوبۃ فقیہا مع معرفۃ ما بہا من تلافی الخضر
 فینبغی القضاء من قلب الطبیعة الکلیۃ و
 تحصل صوریۃ الواقعة فی المثال فیما اذا جاء فی
 حدوث الواقعة فی الناسوت احداثا للہ
 فما خلق فی المثال وطمعت ان تعاقب الہیۃ بالوجہ
 الذی ذکرا فی کمال الانسان وانه معن الصلۃ
 النفس جاد من جلی روح الحق فی السبرخ
تحقیق شریف قدینکشف عطا
 ان القصائد علی حقا باحاطہ الواقعیۃ الفلانیۃ علی
 ان لوکذا وان القدر فی ذلک ما یمر بمرید علی اللہ
 حد العارف بجهده من یلم فی الدلیل علی حقیقۃ قلب
 القضاء قضاء باجہاد علی غنی آخر فیو جلی
 العبد ذلک لکما روی عن سیدی عبد القادر
 الجیلانی فی رغبہ اللہ عنہ فی قصۃ تاج من احسن
 حامد الباس وکما وقم لسیۃ الوالد رغبہ اللہ
 فی قصۃ من احادیث اللہ وعلما ہا وبقیۃ من ال
 والحق عند انہ یکن علی مہین لحد
 ان بعض الاسماء العالیۃ اقتضت من الامرا
 اقتضاء امتاکذا وکل اقتضاء فاما فی حد واحد
 ولس فی احتمال نفیضہ واما فیہ صوریۃ
 الواقعۃ کما فی ذلک من غیر نقیض من علیہ
 بسبب آخر فالتشعیر علی حد الاقتضاء المتاکل
 بصوریۃ وھبتہ وراعی منبعہ القدر المبرم من
 ان ہذا الاقتضاء علیہ حد حافض انہ
 انہ ولبم ہر ان ہبتہ ضارۃ سبباً من القضا
 مطلوبہ کا اور اشیا جاتی ہے ساتھ معرفت اپنے رب کے
 اوس دگاہ میں پھر سراپا کھینچتا ہوتا ہے حکم طبیعت کیلئے قلب ہے
 اور عالم مثال میں صورت واقعہ آتی ہے یہ ہر صورت ہوتا ہے
 متوقع اوس واقعہ کا عالم سوتہ میں اسد اسکو پیدا کر دیتا ہے
 جیسے پیدا کیا تھا عالم مثال میں تو پسند دریافت کیا کہ ہمت کی
 تاثیر اسوجہ سے جو چہنے بیان کی ہو کمال ہے انسان کا
 اور عید ہی اس بات کی کہ نفس جا رہا ہو سچائی کی جوائی
 ہرگز میں تحقیق شریف کہی منکشف ہوتا ہے عارف کو
 کہ قصاصہ متعلق ہے ایک واقعہ کے ایجاد کرنے میں اس طرح
 اور اس طرح اور میں تقدیر سب سے پہلے وہ عارف ماکرتا ہے
 کوشش بہت اور دعائیں بہت اعلیٰ کرتا ہے یہاں تک کہ وہ
 قصاصہ منقلب جاتی ہے ایجاد میں دوسری طرح پر اور پانچویں
 اسکو حسب بہت چنانچہ روایت ہے حضرت سیدی عبدالقادر
 جیلانی رضی اللہ عنہ سے بیان میں ایک سووا لگی حضرت
 حامد عباس کی اصحاب میں سے اسکی کہ واقعہ ہو جانا پڑا رضی
 عنہ سے سچ قصہ زرا بیت وغیرہ کے اور اس میں جو اشکال ہے
 وحق نہیں اور حق میرے نزدیک یوں ہے کہ یہ امر وہ چوں
 پر ہے ایک توبہ کہ یعنی سبب الیقین ہوتے ہیں اس امر کے
 اسکو اقتضائی متاکل کے اور بیشک قصہ میں ایک واحد
 اسکی نفیض کا احتمال ان میں نہیں ہے اور بیشک ان میں صورت
 واقعہ کی کمال اور واقعہ پر بغیر کسی نقیض کے جو اہل پر وارد
 ہوگی اور جسے تو منکشف ہوتا ہے عارف پر یہ اقتضائی
 متاکل اپنی صورت اور ہمت پر اور دیکھتا ہے ضعیف قدر مبرم کا
 مؤثر سے اس اقتضا کے اور اسکو نہیں کہہ سکتا کہ اسکا
 تقدیر مبرم ہے پر اسکی بہت بہت ہوجاتی ہے اسباب

المطلوبۃ فقیہا مع معرفۃ ما بہا من تلافی الخضر
 فینبغی القضاء من قلب الطبیعة الکلیۃ و
 تحصل صوریۃ الواقعة فی المثال فیما اذا جاء فی
 حدوث الواقعة فی الناسوت احداثا للہ
 فما خلق فی المثال وطمعت ان تعاقب الہیۃ بالوجہ
 الذی ذکرا فی کمال الانسان وانه معن الصلۃ
 النفس جاد من جلی روح الحق فی السبرخ
تحقیق شریف قدینکشف عطا
 ان القصائد علی حقا باحاطہ الواقعیۃ الفلانیۃ علی
 ان لوکذا وان القدر فی ذلک ما یمر بمرید علی اللہ
 حد العارف بجهده من یلم فی الدلیل علی حقیقۃ قلب
 القضاء قضاء باجہاد علی غنی آخر فیو جلی
 العبد ذلک لکما روی عن سیدی عبد القادر
 الجیلانی فی رغبہ اللہ عنہ فی قصۃ تاج من احسن
 حامد الباس وکما وقم لسیۃ الوالد رغبہ اللہ
 فی قصۃ من احادیث اللہ وعلما ہا وبقیۃ من ال
 والحق عند انہ یکن علی مہین لحد
 ان بعض الاسماء العالیۃ اقتضت من الامرا
 اقتضاء امتاکذا وکل اقتضاء فاما فی حد واحد
 ولس فی احتمال نفیضہ واما فیہ صوریۃ
 الواقعۃ کما فی ذلک من غیر نقیض من علیہ
 بسبب آخر فالتشعیر علی حد الاقتضاء المتاکل
 بصوریۃ وھبتہ وراعی منبعہ القدر المبرم من
 ان ہذا الاقتضاء علیہ حد حافض انہ
 انہ ولبم ہر ان ہبتہ ضارۃ سبباً من القضا

المعدن ولنزول القضاء فحقن دما حنظل
 بالاسماء وكانت حكمة الله ان يقبض اهل جحان
 عليه وينسطر اهل جحان عليه فيظهر لئلا
 والثاني ان الله سبحانه خلق صورة تلك الواقعة
 في عالم المثال من اجزاء القوي والوجاهة قبل
 ان يخلقها من الاجزاء الجسمانية ثم ينزلها
 الى الدنيا تصدیر محض بالواقعة الناسوتية
 وطلعت المعجز انزال الامور انزال المیزان والمیزان
 وانزال البلاء فبعث الله الى اهل هذه الصلوة
 المخلوقة في عالم المثال رسلها انزلها من
 من قبل محو الله ما يشاء وبثت وغدا لم يكتب
 ولكن هو الذي يرضى في قول الله عليه
 لا يراد القضاء الا الله ما يشاء من العار
 وجميع تلك الواقعة وبعد عن ذلك بالقضاء
 المبدأ ثم نرى صمد الملة فحقن دما حنظل
 والله تعالى متحقق شريف ايضا
 من بعد الله سبحانه لو احل الله عز وجل
 الشرايط لظهر الامر على ما وعد مع لسان الانبياء
 حقا في كل حداد من الناس من الناس وحق الملائكة
 في دفع الاشكال فقالوا ربنا يوفون بالظن بهما
 العبدان يوفون بما وعدوا غير غيب فبذبت ظنهم
 ثم لا يوفون بالوعدا فبذبت من حب الله الى
 حب المذبح ومن حب الافعال الى حب الذات
 والصفات بديلة وان نزل الوفاء الوفاء
 نقبضه من غير ان الله سبحانه عن الاطلا

سعدین سے واسطے نزول قضاء کے پس قوت مزاجم ہونے
 آن اسباب کے اوس ہست اس کی حکمت ایک توفیق الہی ہے
 اور دوسرا امر یہ کہ دیتی ہے تو مراد ظاہر ہوجاتی ہے اور
 دوسری وجہ یہ ہے کہ اندک جہان پیدا کرے تاکہ اوس
 واقعہ کے مثل میں اہل جہان سے ہر اسی دنیا کی طرف
 نازل کرے تاکہ تو متحد ہوجاتی ہے وہ وقت واقعہ ناسوتیہ
 اور یہ معنی میں نازل کرنے تمام اوزیران اور عہد کے
 اور نازل کرنے تاکہ پس الحک کرتی ہے اوسکا دعا ہر
 صورت مخلوق نے عالم مثال کی محو ہوجاتی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ
 بحوالہ ایسا و ثبت وعنده ام الكتاب اور جو شے ہے
 جسکا نام ہو قصہ ہے قول انحضرت علی علیہ السلام کہ لایر
 القضاء والاعمال پس کشف ہوتا ہے عارف ہر وجود الہی
 واقعہ اور توفیق کرتا ہے اوسکو قصہ کے مہم ہر صمد ہوتی
 اوسکو موت تو میر دیتی ہے اوسکی طبیعت کے من و اللہ اسلم
 تحقیق شریف کہی وعدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ جہان
 کسی اہل مد سے پہر نہیں ظاہر کرتا اوس امر کو اوس عہد پر
 باوجودیکہ انہم حق ہے تو شکل ہوتی ہے یہ بات اکثر لوگوں پر
 اس اشکال کے دفع کرنے میں مشائخ نے کلام کیا ہے تو کیا ہے
 مشائخ نے اکثر اوقات طعن الہی اس بند پر ہوتا ہے کہ ایک
 ہر صمدہ کرتا ہے جس سے اسے رغبت اوسکا انتظار کرتا ہے
 پہر وہ وعدہ وفا نہیں ہوتا تو یہ بند محبت نعمت
 سے ترقی کر کے منعم کے محبت کرتا ہے
 اور افعال کی حب سے حب ذات صفات
 کرتا ہے شیخ نے ارادہ کیا اس امر سے یہ وعدہ وفا کرنا
 قصہ نہیں ہے وجہ ہے اللہ تعالیٰ کے تشریف مطبق

لن رہا یوں ضیاء و غیاور و تدلیس ازین من
باب النقیصۃ واللہ منزہ عن هذا القسم
یكون لطفاً بالعبد وسبباً لثوابه وتقریباً لذلک
من صفات الجمال ولذا انما لیسوا نقدیہ کلہ
اور اخیراً من محل الضد و رعیۃ الفاصلۃ و
لأن التکلیف بالخاص للضد و نقدیہ کلہ مثلاً من
الحقیقۃ فی العبد ویدنا وقل ذلک فان اخذنا
بمعنی الاعتراض و عدم القدرۃ کان نقیصۃ و
ان اخذنا ما یجوز نزول القرآن علی لغة قریش
وکان من لغتهم النقصان و التاخیر لعلہ انما
واللہ لعلہ ما نزل و فوافیهم من غیر
لہ الذلک و لکن لطفاً بخلیقہ من اللہ الیہ السلام
الیہ یعرفوا فاحمد برہہ حتی تدبرہ کان من صفات
الجمال فہذا اقول لہم و ہذا اتوجہ و ہذا یکتا
انقل هذا وجدلان حق بالشفع لہم فارجعوا
بعد ذلک الی ربہم و استقبلہم علومہم الیہ
خزینہا صدق و صوفیت منہا و یک وجدانہم
و نزول الحمینان فلو یجہد الوجدان الحمینان ہذا
التاویل المعقوت من حیث لا یشعر و یؤتخذا
ما یفق ذلک و ہذا ابعینہ نظارہ مستغنیان
فکما ان الوجدان حق و المعقوت فلا یطویر کما
العلیہ حق و فیہ تاویل صفیہ کثرت برز الخی
الصراح ان اللاحق ضرر من فحش الحقایق
للعبد علی طہ علیہ لما اسدل بیدہ و بین حالہ
لا یفلح الصراح حجاب و ضائق بینہ و بینہ الخ لا یفلح

بلکہ اس اوقات و عوداً کرنا بخل و غرور و تدلیس حق ہا کہ تو یہ
نقص ہوا اور اللہ تعالیٰ نقصان کی پاک ہے اور کہی ہوتا ہے بیک
لطف اور اس کے ترقی کا سبب اور ترقی کے تقریب تو صفت
ہوئے کمال کے اور اس کے واسطے نظیرین ہیں اور نظیرین
سے ہے تقدیم کل کے یا تاخیر اس کے اس کے محل سے واسطے مذکور
برایت فاصلہ کے اور اسطر کلام کرنا محاسن سے سبب ہے
تہو کل کے مثل اس کے حقیقت میں مغرور میں باندا کے تو اگر ہم
خطر ارادہ قدرت جانیں تو نقصان ہے اور اگر ہم بچیں
کہ تراشہ لیسعت قریش میں نازل ہوئے اور ان کے لغت میں
تقدیم تاخیر ہوتی ہے واسطے رعایت فاصلہ کے اور تجوز مذکور
کے یہ اس کے لغت میں نازل ہوئے خطر اس کے سبب ہیں بلکہ
اون پر لطف کر کے کہنا یک لغت میں ہے جسے جانتے
میں تو وہ السین تدبر کرین جعفر تدبر جائے تو صفات کمال
ہے بس ہے یہ قول اٹکا اور یہ ہے توجیہ اور تحریر اس کی
لیکن ہم کہتے ہیں یہ وجدان حق ہے مشکف ہوا اور اگر ہم
کہو بعد اس کے طرف دیت کے تو درود آئے ان کے دلائل
خیال خزانہ میں ہونے لگے اہل گئے ان سے تاویل ان کے وجدان کے
اور ان کے قلوب کو الحمینان حاصل ہو گیا الحمینان سے اس
تاویل تراشی ہوئی ہی اور ان سے ہی کہ اگر خبر ہمیں اور اس
اکثر اتفاق ہوئے اور یہ معینہ ہا وہ اس مسئلہ کی تفسیر ہے
جس کا وعدہ حق ہے اور خود کبھی نہیں ظاہر ہوتا اسطر طبع
حق ہے اور اس میں تاویل شاید ہے تدبر اور حق میر ہو گیا
کہ اہا ایک قسم ہے تجلی حقایق کی واسطے بندہ کے علی ہا علیہ
تجلی چوڑا جاتا ہے دربان بندہ کے اور دربان تجلی میر ہو گیا
اور نگ ہوتا ہے دربان بندہ اور حالت تجلی کے جو مگر قدر

حلقہ بین الایہام والمسبحۃ انقلب الفی خطا با
والہما دغا طر اوھا فاعلم اختلافی استعلیٰ د
القوی الدارائکۃ والاسباب الحاکمۃ فی الوقت
واذا کان ذلک لکن فسیب عدم وقوس علی
امر ان احل جان ینکشف لہ اقتضاء سئل من
سادات الملاۃ الاعلیٰ ما کو خط الام مع هذا
الاقتضاء فقط لوجوب فی حجتہ اللہ ان یجب
د حاجۃ ویوفر لہ اقتضائہ لکن هذا لکن اقتضاء
آخوئہ و لکن من یجب فی حجتہ اللہ عند ان
واصل کل الہما فی الفی الخی فی قلب الطبیعة
الکلیۃ بمنزلة دفع الارادة والعزم للمقرنین
بقرین العضاۃ ان یقضم بخی خروید
فی المثال صوتی اخری فہن العبد لا یصل
الی صمد الفی العانۃ الخی فی قلب الطبیعة
الکلیۃ وانما اغفل انھا فی مرکز العرش وان لکن
لذلک صار وی العنا صر والی لہ حق یقضم
لیہا بل واسطۃ و یاخذ عنھا تنقلہا بل یصل
الی خلاصۃ سئل وصفاۃ ہمت وینظر من
تلك النور الی القوی العانۃ فیہ تسلط لہ
المرآۃ بالمرئی فی الحق ویفصر علیہ عن احاطۃ
الاسباب والوصول الی حیم عدۃ المحبۃ خلا
یعرف الایہام الاقتضاء وحیۃ اخذہ هذا
للسید حاتمۃ لکنہ الاحکام مانعۃ لاحکام
المضادۃ لہا فیسیر الجمع والمنع فیہ منہ
لا یدری ثمرۃ قلب ہذا الا کشف خطا بالاسباب

حلقہ کشت ایہام و مسبحہ کے تو ہو جائے تجلی خطا بالایہام اور
تھا طر و با کھ جب قوافل استدارت و تراکے اور اسباب حاکم
نے الوقت کے اور جب ہواہ امر اس طرح تو سبب عدم وقوع
مرحوم کا و دوا تین میں ایک تریہ ہے کہ ان دونوں میں سے
کو نکشف ہو نہ کہ کو اقتضاء کسی سید کا سادات الاعلیٰ سے اس
حیثیت سے کہ اگر جمع ہو امر اس طرح اس اقتضاء کے فقط تو ہر دہ
اس کی حکمت میں یہ کہ قبول ہو دھا او کی اور زیادہ کیا جائے
او کی واسطۃ اس کا اقتضاء لیکن وہ ان ایک اور اقتضاء ہے دوسرا
اُس کے مانند اور اس سے ہو کہ کہ جب ہے اس کی حکمت میں جب
و دو وقت جمع ہوں اور ایک دوسرے مقابلہ کرتے ہوں تو
کو طبیعت کی کہ قلب میں ہے ہنزل قوت را عد عزم مقرنین کے
عضلات کھڑک کو تو حکم ہو دوسری طرح اور باقی جائے مثال
دوسری صورت تو پسند ہندہ ہا اوقات نہیں پہنچا اس صبر
قوت ہا زمر کو جو قلب میں ہے طبیعت کی کہ اور ہنزل قوت
کرتا ہوں کہ وہ مرکز عرش میں ہے اور تحقیق مرکز واسطۃ اُس کے
ہو گیا ہے ہنکا انا صر دھا ایہا تاکہ ناف ہو اس کی طرف اور واسطۃ
اور غرض کہ اس سے طرف اُس کے بلکہ بھی طرف خلاصہ سید اور
صفائت کو آگے اس قوت ہا زمر کو ماضی ہو جا
رہا ات اور مرئی کا آگے میں اور قاصر ہو اس کا علم عام
اسباب سے اور پہنچنے سے تھ کہ اس حقیقت کے تو پہنچانی
وہ نیدہ مگر یہہ اقتضاء اور اس کا حکم اس واسطۃ کہ بہت
اس سید کی جامع ان احکام مانع ہے اس کے احکام
مفادہ کو پس سرائت کرتی ہے جمع اور منع اور میں
اس حیثیت سے کہ نہیں دریافت کرتا جیسے نکشف
ہو جاتا ہے جیسے انکشاف خطا بالاسباب سے سبب کے

ما ذکرنا وما طوينا ذكرنا هـ وليس هذا اعتبارا
 شفاهايا حتى يكون صادقا ثابتا وثابتها ان يشك
 لدا من محمل ويحق لهن الاكتشاف الاجمالي الما
 يحرر في تبادر اليه العلوم الخفية في صدره
 شرا حامن حيث لا يدركه ويحاط بها فتخرج الاكتشاف
 الاجمالي في المتنام فيصير رعايا اجمالي التعبد
 قلنا الا وهن المختلط من العلم اجمالي وشرح
 وتفسير مخفي ضمن العلوم الخفية وانه يحتاج الى
 التعبد لا على جند باطن والاطمينان لانه
 في الحقيقة نظير بالامر الاجمالي من حيث هو
 في هـ الشرح وربما تبادر اليه حاجس نفس
 واستحجال طبيعة وتوسيل شيطان ففحص
 نظره عن الغيرة فلامر عنده غير مبين وبالحكمة
 فمن رأى هذه الصورة المختلطة قال وعلا
 لم يوجد الموهود ومن رأى كل بقعة مقبلة
 من غير ما قال الوعد اجمالي وقوله في به ولفي
 نشأة دون نشأة وشبه دون شبه والصورة
 مخفية اما بما هو نفسا يله يحتاج الى التعبد
 ولو يعبر حق التعبد اما مختلط تلوث الصدق
 ولو سبق على صلافة فبالجملة فالوجه ان جميعا
 افاضت بالان المتوسطين اما هل الكمال فهم
 بمعزل من ذلك اللهم الا المختار الى التعبد
 ولهم لم يبق حفي احكام النشأة لا يعايله
 الامر والله اعلم **تحقيق وتمثيل**
 علمان الارادة في علم صدر الخلاق

جو بتے ذکر کے اور جگہ ذکر نہیں کیا اور زمین ہوتی پر خبر دینی
 سامنے اور دوبرو کے تاکہ سچی ہو ضرور اور دوسری یہ ہے
 ان دو باتوں سے کہ اوش شخص کو ایک امر کشف ہو محمل و تحمل
 ہو جائے یہ انکشاف اجمالی الہام محمل پس بادت کرین کی
 سینہ کی علوم مخزونہ اور اوکی شرح کرین اوش حیثیت کہ در فہم
 جیسا کہ اوکی علوم شرح کرتے ہیں انکشاف اجمالی کے مستحقین اور
 وہ ہو جاتا ہے ایسا نواب کے محتاج تبصیر کا ہوا ہی طرح یہ
 مختلط الہام اجمالی اور شرح اور تفسیر ترشیدہ علوم
 مخزونہ سے محتاج تبصیر کا ہوتا ہے اور اسوقت کچھ اعتبار نہیں
 ٹھن ٹھنک الہامیان کا واسطے کہ فی الحقیقت یہ دلی تسلی ہو
 اور کسی اوکی طرف متبادر ہوتی ہیں خطرات نفس اور استحال
 طبیعت اور تسوئل شیطان تو آدمی کی نظر قاصر ہوتی ہے
 تمیز سے تو وہ امر اس کے نزدیک غیب نہیں رہتا ہوا فرض جو
 دیکھے اس صورت مختلط کو وہ کہیگا وعدہ کیا اور موعودہ
 اور شخص دیکھے ہر شے کو تمیز دوسری سے وہ کہیگا وعدہ
 اجمالی ہے اور وہ وفا ہوا اگر کسی عالم میں ہوا اور کسی قالب میں
 ہو اور صورت ترشیدہ یا ساتھ اوش شے کے کہ وہ اوکی تفسیر
 محتاج تبصیر کے تھی اور تبصیر پائی جیسے چاہیے تھی اور یا مخلوط
 ہوئی اوش جس سے اکودہ ہوا صدق اور اپنی صرفت
 پر نہ رہے خلاصہ یہ کہ یہ دو تو وجہین عاری
 رکعتی بین متوسطین کو مگر اہل کمال اس سے
 علیحدہ ہیں مگر یوں کہا جائے کہ محتاج تبصیر نہیں اپنی
 سچی سبب کام علم میں اور چہ پائین تلامذہ علم تحقیق نہیں
 جانتا چاہیے کہ تحقیق ارادہ جو زبان پر علموں مدد و تلافی کا

ولکن لا ارادة فعلة تصد رتبا وهي اقتضاء علة
الها ويستلزمها ما لا يشل عن ذلك احد لان
الارادة ليست واجبة بذاتها لئلا واجبة بذاتها
الواجب بقية ههنا شئ مشكل جدا حل تعلق الارادة
بهاذا ونضد من جهة خصوصية هذا
وتعيينه واجب بذات الارادة لا يرقى لذلك
وجوب الى الذات الواجبة او رتبا وجوبها
من جهة الوجه ايضا الى الذات الواجبة كما هو في
وجوب الامادة نفسها اليها فاستان هذا الشرط
اكثر الناس والحق ان العاقل قد لا وجوب ذاته وجوب
من جوارحه فانه قد يخل بحال محذوف له جعل
وجوب باعتبار ذاته اغما ليس بل ان الكمال من الله
اللبس بالوجوب منه فليس تعلق الارادة بالامر
انيسا ط لا استعداد ذات التأثير المستأقدا لا
والاستعداد ذات التأثير المسماة بالاعيان من
جهة اقتضاء الذات واستلزامها وانسباط
تبعها القبلية بل لا حصر كما يمنع الزيادة والتقصير
ناشئة من جهة الثالث وتفسير لما ذكرنا مثلا ليس
ان الحاسب اذا تعلقت ارادته بالواحد فثقف
منه واحدا واحدا بتلوية النظر فذات اثنان
وشق منه واحدا واحدا وتبليغ النظر
فحذشت ثلثة وبالحال فانتقلت ارادته بضم شق
الى مشتق قدامه ايسره علمه فحذشت بترتيب الاحاد
والعشرات والمئات والاف فزجهم بعضهم لبعض
بقدر ايسره فرضه بعقل جاءت امور غير متناهية

لیکن ارادہ کے ایک محل علم جہاں سے وہ صادر ہوتا ہو اور
وہ کیا ہے ذات کا تقصیر ہونا اس ارادہ کے واسطے اور ذات کے
مستلزم ہونیکو اس ارادہ کو اس میں کسی کو شک نہیں
اس واسطے کہ ارادہ ذات خود تو واجب نہیں ہو لیکن وہ ارادہ
واجب ذات الواجب باقی رہی یہاں ایک بات بہت مشکل
ہے کہ یا تعلق ارادہ کا ساتھ اس کے ذمہ سے سبب خصوصیت
اس کے اور تین اسکی واجب ہے ساتھ ذات ارادہ کے نہیں مرتفع
ہوتا واسطے اس کے وجوب ذات واجب کے یا مرتفع ہوتا ہو واجب
اس پر جسکی ہی طرف ذات واجب کی جیسے کہ مرتفع ہوتا ہو وجوب
نفس ارادہ کا طرف ذات واجب کے پس پوشیدہ ہے ستر
اکثر لوگوں پر اور حق یہ بات ہے کہ جو فاقہ ہے واسطے وجوب
ذات او کیے اور اس کے وجوب کی اصل او کی ذات وہ فاقہ
واسطے ہر کمال کے جو پیدا ہو واسطے اس کے بعد اس کے وجود اور
وجوب کے باعتبار او کی ذات کے جزئی نیست کہ اس کو آرہستہ
کہتا ہے اس کمال سے وہ جو آرہستہ کرتے ہیں اس کو ساتھ جو
کے اور تو پس نہیں ہے تعلق ارادہ کا مگر مقابل فراموشی
استعدادوں تاثیر کے جگانام سماہی اور استعدادوں
تاثیر کی جگانام ایمان ہے سبب اقتضار ذات اور او کی
مستلزم ہونے کی اور فراموشی ان دونوں استعدادوں تاثیر
کے واسطے اس کے ایک حصہ کے کشیدہ کرنا ہر ذاتی کو نقصان
جو ظاہر ہو جہت ذات اور ہر ایک کی کیا کریم کیا یہ نہیں کہ
محاسب جہاں تعلق ہو وجود واحد پیدا ہوگا اس واحد اور واحد
وہ کس طرح تو واحد ہوئی دو اور پھر تعلق اس ایک و ایک ایک تہ نہ
تو واحد ہوئی تین اور تہ تعلق ہوا ارادہ او کا ایک شق کو دوسرے
شق کو نہ کیا بقدر دست او کی علم کے تو واحد ہو کر تہ

وہ کس طرح تو واحد ہوئی تین اور تہ تعلق ہوا ارادہ او کا ایک شق کو دوسرے شق کو نہ کیا بقدر دست او کی علم کے تو واحد ہو کر تہ

فی انفسہا محصور بقا بالاضافة الى الواحد فانها
 یشتق منه دون غیر ومنہ بعض المراتب من
 بعض من جهة غیر الاشتقاق تأخذ حلة ظهور
 هذه الصوب العددية المتکثرة تعلق الاربعة
 بظهور کمال الحاسب ومنشأ تعین تلك المراتب
 بالتزویج والاختصاص لانضباط جمیع الاربعة
 لا یقتضی هو الطبیعة العن حیاة الحق طاقول الارادة
 کأن الارادة حکایة لطبیعتها ومنصتها ظهور
 احکامها فتسببت الجعل والایجاد الى الماهیات
 کتسبب تأثیر الحاسب فی الاعمال من جهة
 ظهورها من رها بعد الم یکن وقسمة الماهیات
 والارادة الى مفعیضها قبل الجعل کتسبب مراتب
 الاعداد الى الواحد وقدم بعضها على بعض
 ولو زوم خواص تلك المراتب لها من قبل الطبیعة
 العددية فقط جعل المعنی قیام الماهیات
 خبر معیولة والجعل والایجاد هو الظهور والقیام
 المقدم من ارتباط الماهیات بمفعیضها کاتباط
 المراتب العددية بالواحد وتعبیرها بجعلها
 تعین تلك المراتب بجعلها فرضا قبل ان تتعین
 وجعل وهو الفیض الالقدس فیکان العدد
 سلسلة مرتبة بعضها بعد بعض ممتدة من
 الواحد الى ما لا یتناهی کما مئة فی الواحد من جهة
 الفرض ویتقدیر لاه من جهة التقدير بالجعل
 فکأن تلك الطبیعة الخلیقة بما فی حینها من رکن
 وموالات سلسلة مرتبة بعضها بعد بعض

بذات خود محصور نسبت کرتے طرف واحد کے کیونکہ مشتق
 ہوتی ہیں اس سے نہ اس کے سوا کے اور تمیز میں بعض مراتب
 بعض سے بہت طریق اشتقاق سے تو اس وقت ہوگی علت ظهور
 ان عددیہ متکثر کے تعلق ارادہ کا ساتھ ظہور کمال تھا
 اور تعین ان مراتب کا ساتھ ترتیب انحصار بعضا وکمال
 اس حیثیت سے کہ نہ زیادہ ہونہ کم وہ طبیعت عددیہ ہے
 جو محفوظ ہے ارادہ سے پہلے گویا کہ ارادہ حکایت ہو اسلئے
 اس کے طبعیت کے اور منصب ہے اس کے ظہور احکام کا تو پس نسبت
 جعلی اور ایجاد کی طرف مہیات کے ایسی ہے جیسے نسبت تاثیر
 حاسب کے سبب اعداد کے بہت ظہور اور ان کے صورتوں کی
 بعد اس کے کہ نہ یہ اور نسبت مہیات اور ان کے لوازم کے
 طرف ان کے مفعیض کے جعل سے پہلے ایسے ہی جیسے نسبت
 اعداد کے طرف احد کے اور تقدم ان کے بعض کا بعض سے
 اور لزوم خواص ان مراتب کا طبیعت عددیہ کے قبل سے
 ہے نقطہ پس منہ بین ان کے قول کے الماہیات غیر معیولہ
 اور جعل ایجاد وہ ظہور ہے کہ اور فیض مقدس اور ارتباط
 مہیات کا اپنے مفعیض سے ایسا ہے جیسے ارتباط مراتب
 عددیہ کا ساتھ واحد کے اور تعین مہیات کا ساتھ خواص
 اپنے کے ایسا ہے جیسے تعین ان مراتب کا اپنے خواص سے
 فرضاً پہلے اس کے متعین ہو وجود اور وہ فیض اقدس ہے تو
 میں جیسے اسلئے عذ کے ہر سلسلہ ترتیب اور بعض بعد بعض کے کہ
 متدی واحد سے طریق تباہی کے کامن بیچ واحد کے بہت نقص
 نہ بہت تقریباً بعض سے اس طرح ہے اسلئے طبعیت کے ساتھ
 اوس شے کے جو اس کے جیز میں ہے ارکان
 وموالات سلسلة مرتبة بعض بعد بعض کے

معلوم فیوض المحرمین المراتب پنجہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اور حکامین
ان صفاتی کے واسطے والا مقام معلوم کر نفس پر طرف
الوارع کے انصاف حاصل کیا کہ زیادہ ہونہ کم اور نہ کم ہو
بیک ہی پر نفس ہوتی ہیں وہ نوعین طرف افراد کے جب انکو
ضرب کریں انصافات فکیرہ رضیہ میں اور رابطہ کریں
وضع سابق کا واسطے وضع لاحق کے تاخیر نہایت مت ہے یہ
سلسلہ سمیت المراتب سے اور حقیقت الحقایق سے طرف
لانہایت کے کرکامین ہے حقیقت الحقایق میں اور بسط
اشیاء میں جہت فرض و امکان سے نہ جہت تقرر باخصل سے
پہر مرتبہ ہوا ساتھ حقیقت الحقایق خارج کے اور ممکن
ظاہر ہوا صورت حقیقت الحقایق کے اور ارتباط خارج کا
حقیقت الحقایق سے ایسا ہے جیسے ارتباط لازم کا ساتھ
ماہیات کے پس مواد ہوتی اس مخفی بالارادہ والافتیاء
سے طبیعت فکیرہ احدہ کہ وہ مانند ایک شخص احد کے ہے کہ
جس سے صادر ہوا اس واسطے سے ارکان و عناصر ہر
محل ہوا امتزاج عناصر و ارکان سے موابدا و دراک
کیا اس شخص احد نے اپنے رب کو فرہم کرنے خیال میں نہیں
ہوئی موت علیہ کہہ کیفیت علیہ ہے ایک اعتبار سے اور
نفس معلوم ہے ایک اعتبار سے اور نفس علم ہے ایک اعتبار سے
اور پہلے قبلی ہے طبیعت فکیرہ میں ہر نازل ہوئی مدارک
مستقیمہ کے حضرات آدمین ہی سے ہے خیرہ قدس وغیرہ
مشہد آخر اخلاق انسان میں سے ایک خلق ہے
اسکا نام سمت صام ہے اور سکی حقیقت ہر ہے کہ وہ
یقیناً طوقہ کہ اپنے اعمال اور اخلاق کا جو اسمین
اور اللہ تعالیٰ میں ہیں یہ وہ :

مطلوبہ الخواص والمراتب سچا ہے ان من قال الحق
عن تلك الحقائق واما الاله مقام معلوم منفس
الی الانواع نفسا لاجل الازدواج ولا یفقد
الاحتمال في ذلك ابدان منفس تلك الانواع الملائكة
بضوبها فی الانصافات العقلية والارضية ولا
حظاظ الوضع السابق المعدل للوضع اللاحق
الی غیول نہیکہ متمتہ ہذا السلسلہ من ماہیات
لماہیات و حقیقتہ الحقایق الی والابتداء کما متہ
فی حقیقتہ الحقائق والبسط الاشیاء من جهة
الفرض والامکان (ا) من جهة التقرب بالفعل
نظر ارتباط حقیقت الحقایق الخارج وظہر فی
حقیقت الحقایق و ارتباط الخواص بحقیقتہ الحقایق
مثلاً ارتباط الموارم لماہیات قصد من هذا
القبول بالارادة والاختیار طریقہ کلمیۃ واحداً
ہے شفع واحد من ربط سطح الارکان
والعناصیر حصل من امتزاج القیلتین الموابدا
و قد راء من الشخص الواحد رب الفرد الصمد
فی خیال فخصالت صوت علیہ ہے کیفیۃ علیہ
باعتبار نفس المعلوم باعتبار نفس العلم
باعتبار رعد الاول تجلی الطبیقۃ الکلیۃ تم
نزول فی الملائکہ للقدرة فصارت حضرات
منہا حظیرۃ القدس وغیرہا مشہول
آخر من اخلاق الانسان خلق بسی السمت
لصالح حقیقتہ یحفظ النفس الناطقة بالحق
واخلاص الیہ فی فیہا بنیہ وین اللہ وبنیہ

وبن سائر الناس واحداً في نظام صالح فيها
 برضا الله من عباده فاذا شاء الله بعد خبر
 فقهم تلك الاعمال والاخلاق وهذا لنظام كما
 فيها تفقيداً مفاضاً من حضرة الرحمة من خزانة
 درویش منة وهذا الاضافة انما تكون برزق من
 فی خلق السموات والارض وهذا هو معنى قوله عن
 قائل واوحينا اليهم فعل الخيرات واقام الصلوة
 وهذا بصورة ايجاد الفعل ويندم هذا الاجاد
 ايجاد علم تلك الاعمال والاخلاق ونظامها
 المحبوب ولا يشك احد من عباده الله الا
 ان الملائكة تدين لكن تدين من افراد الانساب
 لا يستوجبون الابدان الشفاعة من حضرة الحق
 بغير واسطة فكان الخیر حیلته ان تنزل
 الى كمال من البشر يستحق بجلته ان ينزل
 احكام الفرع الخاص ويقيم بامه من الناس
 امر جنهم وما يليق به من الاعمال والاخلاق
 وكيفية ترفيعهم من الطبيعة الى ما قدر لهم من
 الغربة ويستوجب ايضا بفضله ان يهب
 من حيز الطبيعة الى حيز القدس فتصير
 هذا الملك نفسه بوان الاجاثين ويحيط بهما حقيقة
 وتيسر فاذا توجهت الى كمال هذا الغرض
 اليها وعظمت فانطبع فيه السر المراد وشمس
 هذه السرايا جانی بصوت بقاء باحكام ثلاث
 اربعة فبسطت عنه وقد وعى خبره الى حيز
 النفس لرب به سبحانه وكما وحى وحده حنيفة

اعمال اخلاق وديان وکلی اور لوگوں کی بین اور انکے
 پائے واسطے نظام صالح کے کہ اللہ تعالیٰ رضی ہو پختہ
 توجہ اللہ تعالیٰ اپنے بند کے بہتری چاہتا ہے تو انکو کچھ
 دیتا ہے ان اعمال اخلاق کی اور ہدایت کرتا ہے انکو انکے نظام
 صالح کی وہ کچھ فاضل ہوتی ہے درگاہ رحمت بے فکر و ترس
 اس سے اور یہ افاضہ تحقیق ایک برکت ہوتی ہے نفع کی خلق
 سمت صالحین اور یہ معنی بین اللہ تعالیٰ کے اس قول کے
 واوحينا اليهم فعل الخيرات واقام الصلوة اور یہ صورت ہے
 ایجاد فعل کی اور تالیق ہوتا ہے اس ایجاد کے ایجاد علم اعمال
 و اخلاق اور انکے نظام محبوب کا اور اللہ کے بندوں کی کوئی
 کمال نہیں ہوتا اگر سائر ان دو ہدایتوں کی بیک افسرد
 انسان بین کہ مستوجب ایجاد شافی نہیں درگاہ رحمت بے فکر
 کے تو اس وقت بہتری یون ہوتی ہے کہ رحمت موجود ہوتی ہے
 کسی کمال بشر کی طرف جو استحقاق رکھتا ہو اپنی جبلت کسب
 اس امر کا نکلے احکام فرما دے اور ہر جائے گرد و دم
 میں اور کونے میں کے موافق اور انکے مزاج کے موافق اعمال اخلاق کے
 اور انکی ترقی کے طبیعت کے لائق جو انکو در طبع دیا گیا ہو
 اللہ تعالیٰ کی تربیت اور نیز مستوجب اس امر کا اپنی فطرت کسب
 جذب کرے نیز طبیعت طرف نیز قدس اور ایمان متبع ہو انکے
 ساتھ لون وحی کو کوئی اور واسطہ کرے ان دونوں باتوں کا اور انکے
 تحقیق اور میں کی پس جو وقت چاہے جو ظرف اس کمال کی پہلی کیفیت ہو
 وہ رحمت اس کمال اور انکو داتا ہو ایمان متبع ہو کمال تر مراد
 اور قالب ہو کمال اپنی ہدایت میں ساتھ احکام ان کو لوگ
 پس سرایت کری اور کمال کمال وہ ظرف علم بہرہ دار ہونے فکر
 میں ہوتے ہیں ہر کمال اگر کمال ہو کمال ہوا اور یہی حقیقت

نزول شریع کی نبیوں پر اور نزول طریقہ کی اوپر اور ایک
 کچھ کشف اور الہام کی توحیح واسطہ کائنات پر اور کچھ ایسا
 کل امر جو حالات کرتا ہے اور نظام امر کو پس تبادلوئی پر اس
 کمال کی طرف اس کی فطرت اس سے اخذ کرتی ہے خلق سمیت اللہ
 خلقی ممکن اللہ تعالیٰ کو توفیق سے جو بعد کہ اس کے خواہش نفس کے
 مناسب اور چھوڑ دیتا ہے امر عام کو پس تشبہ ہوتا ہے
 اولیٰ آنکھوں کے سامنے نظام مراد اور ہوتا ہے حکم مصلوب
 امومین تو وہ فائز ہوتا ہے مساوت کو اور ہوتا ہے ان میں
 جنہوں نے مراد مستقیم کی ہدایت پائی ہے اور حضرت محمد صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم ان میں سے تھی انکی عقل مستوجب تھی بعد معرفت کے
 اوس شے کے جو مناسب ان کے خواہش نفس کو کہ چھانین اکثر
 چیزیں اس کے حال کے پس فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اس حالت کی آگاہی کے واسطے اوکو نقد کان فہم من قبلکم
 محدثون الخ اور فرمایا ہے لو کان لہدی نبی لکان عمرہ یہ ہے
 اور ایک حکم کو دیا اللہ تعالیٰ نے اس میں جس میں سب سے بڑے کو کوئی
 مشرب اللہ کے قرب میں اس کے تو اس درگاہ سے یہ بات بھی کہ
 اگر انسان میں قائل ہوتا اوکی قریب جب تک نہ پہچانے نور
 طہارت کو اور اس کے فقدان کو اور جب تک نہ پہچانے طبیعت
 پر سے پڑے ہوئے کو درمیان اپنے اور اس نوے کو اور پہچانے
 طبیعت کے ظہر کو اور اس کے صلاح کو اور یہی نفسانہ کو
 جو عاہ کرتی ہے اس کی طرف وہ جو کوئی تجربہ کر جو کہ اوپر
 نفس اور احاطہ کر رہی نفس اس سے اس کے اندر کو علم کے اور یہاں تک
 کہ پہچانے لذت مناجات کے بعد جو میں اور پہچانے کہ کیونکر
 اوکی روح کو وقت ہوئے اور صاف ہوئی اس حالت میں
 اور انکے گھبراہٹ جو اس روح کے اور اللہ کے درمیان تھا

نزول الشریع علی الانبیاء وحیا ونزول الطریق
 علی الاولیاء کشفاً والہاماً فیسمع من عند اللہ
 الی الامواسطہ کلوما حالاً علی النظام المراد فتباد
 الیہ فطرۃ قیادہ منها خلق السمیت الصالح خلق
 الخ لکم بتوفیق اللہ ما یناسب خوبصورت نفس
 وبعیاد امر العامة فیقتل بین عینیہ النظام المراد
 وبتوفیق حکماً فصلانی جمیع امورہ ذیفق بالسمع
 وبتوفیق (من ہدی الی صراط مستقیم وکان
 سیدنا محمد رضى الله تعالى عنه من استوجب
 عقلہ بعد معرفۃ ما یناسب بہ خوبصورت نفس
 ان یعرف اشیاء من حالة الامۃ فقال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم من ہا ہنہ ہذا الخ الخ
 نقد کان فہم من قبلکم محدثون الخ الحدیث وقال لو
 کان بعدی نبی لکان عمرہ ہذا وقد تانی ربی
 من ہذا الباب نصیباً فہم من مشارب الناس
 فی قریبتہم من ربی من ہذا الخ الخ
 الانسان لا یعد بقربہ حیث یحرم من ذی الطہارۃ
 وبعرفۃ فہم وبعرفۃ الخ لکم المسلمان بینه
 و بین ہذا اللور من الطبیعۃ وبعرفۃ الخ
 قہر من الطبیعۃ والا لھا الی مباحث امور
 وحباً نفسانیہ تعبدانیہ فقلہم کل
 ذلک من نفسہ وبعرفۃ بنفسہ من ہذا
 الخ لکم علما وبعرفۃ لذات المناجات فی
 السجود وبعرفۃ الخ وقت روح صفا
 فی تلك الحالة وارتفع بیسھا و بین اللہ الخ

فصدارت مشافہۃ بالماجا کائنۃ راعی علین
 ویرین فیکف یغان علی قلبی جعل ذلک وکیف
 یل فم ذلک باللقاء الی کلمات غشعہ وھما
 بدنیہ ونفسانیہ تعید الیہ ما قدہ وھما
 یحرف الیقین ای بانہما عا الحیا طرالی اللہ العالی
 علیہ ویرین فیکف یغان علی قلبی جعل ذلک وکیف
 فی الدعا لیل الدنیا والآخرۃ والتعود من
 الفتن من جهة المعرفة ان اعمالہ واخلقا
 اعمال غیبہ واخلقاہ ومصابب الزمان کما
 لیست بیدۃ ما لکھ مید اللہ یفعل یا یشاء ویرین
 ما یھدای الیہ ہذا الخ لہ من الاستقامۃ فی
 کل ما یرج علیہ والفرع الی اللہ حالہ والتعود
 اضطرر الی من جهة معرفتہ ویرین ان ما لکھ
 اللہ فی الدنیا والآخرۃ فیما یرجم الی القربۃ و
 الجنۃ خیرک من اللذات النانیۃ الجسمانیۃ شحۃ
 یعلو جمہا لطبیعتہ ویرین یغلب علیہ ہذا
 الجہا سببک فیکف یغان علیہ نورہ واطمینانہ
 فیکف یغان یغان یغان یغان یغان یغان
 الیسم وسوء المعرفۃ فتن عرف ہذا الخ
 من نفسہ ولو یبقی رخوا یصد نفسہ فھو لک
 یعتد بقربتہ وھو الذی یدخ فی قلبہ سقا
 الایمان فطیلک ان تلون طیب نفسک وایاک
 ان تأخذ ہذا العلوم ظہر مشہد الخ
 اطلعت الحی سببانہ علی حقیقۃ الروح غلو
 محوت اللانسان بانفکاکہ عن ابدنہ واکہ یحسن

لشاعر العربیہ

تو ہر گز ایسا ذلیل سبب مناجات کے سبب آنکھوں سے دیکھا اور
 پہچانے اس امر کو کہ کیونکر پرہیزگار سے اس کے قلب پر
 اس کے اور کیونکر منع پہچانے ساتھ اچھا کلمہ شروع سے اور
 بدنی اور نفسانی پر پہنچاتی ہے اس نے کو جو گمراہی
 اور ہر ایک پہچانے یقین کر لینے میں خاطر می کو اندک طرف
 اور تمام اس پر اور پہچانے کہ تفریح ہوتا ہے اس غلبہ پر
 تفریح بیج دے دے اس کے بہتری دینا اور آخرت کے اور تمام
 لگنے فتنوں سے اس کے معرفت سے کہ ہر حال فتنوں کے
 اور اعمال فتنوں کے اس کے سوا کہ اور عبادت الہی کے اس کے
 ساتھ میں نہیں سبب دے کہ تہہ میں جو خدا چاہتا ہے کہ کرنا
 اور پہچانے کہ یہ خلت اس سے کیا ہدایت کرتی ہے آخرت سے
 ہر شے سے جو پسندوار ہو اور میرا رہی سے طرف مالک اور
 پناہ لگنے مضطر ہو کہ جہت معرفت ہو اور پہچانے کہ کیا اللہ نے
 اس کے واسطے کیا ہے دینا اور آخرت میں اس چیز پر جس سے
 جہت ہو طرف قربت کے اور جہت بہتر ہے لذات فانیہ باطن
 اور ہر ایک کے جانے کے جہا طبیعت کا اور وہ کیونکر اور طبع
 آجاتا ہے اور کیونکر اس کے نور کو فاسد کرتا ہے اور ہر ایک
 پہر کیونکر علاج کیا جاوے قلبی طبیعت کا اور پہچانے جہا
 رسم و رسوم معرفت کا پس جس شخص میں ہو کہ اپنے نفس سے
 پہچان لیا اگرچہ بقدر حوصلہ اپنے نفس سے لادہ شخص ہے
 اور اس کے قلب میں ایسا کہ لگائیت داخل ہوئی پس پیر
 لازم سمجھے کہ تو اپنے نفس کی طیب ہو اور غیر اران
 علوم کو پس نیت نمونہ مشہد آخر اطلعت علی
 اس سبب جاننے روح کی حقیقت پر کہ بینک روح وہ ہے
 کہ اس کے بدن سے جدا ہونے سے انسان مر جاتا ہے اور جس

والجہد والحمیۃ وکمال طبقات و لطایف اقربا الی
البدن جسمی صلی فی یثکون فی القلب ثم یلتشد
فی البدن و یصل النقای اللزجة والطبیعیۃ شمس
حقیقۃ مثالیۃ و یصل النقای انفعادات قبل ظهور النقای
فی الناسوت و منها اخذ المیناقی ثم حقیقۃ رومیۃ
و علی حصۃ من الصورۃ الانسانیۃ مکتشفۃ بعوارض
مستفصۃ من قوی: الاول والاخصاص مقتضیۃ
لاحکام خاصۃ ثم صورۃ الانسانیۃ مع قطع العلم
عن الملتخصات ثم صورۃ حیوانیۃ ثم صورۃ نباتیۃ
ثم صورۃ جسمیۃ ثم خصوصۃ من الطبیعۃ الکلیۃ ثم
البنساط حکم باطن الوجع علی لوح الخارج قد
قال ان الروح جسم لطیف حل فی البدن کحلول
النار فی الخم فهو صادق ومن قال انها مجرد
فهو صادق ومن قال انها قدیمۃ فهو صادق
ومن قال انها حادثۃ فهو صادق بلک وجهۃ
هو مولیٰ لکن لا یخفان الاقتصار فی صورۃ کمال
الشیء علی الله طبعه وسلم لکن نبی دعویٰ مستقیم
فتجمل کل نبی دعویٰ وان ختمت دعویٰ شفاعۃ
لا یجوز قلت کل نبی له دعوات مستقیمۃ و لکن لا یجوز
لنبیاً علی الخلق و سجد دعوات کثیرۃ مستقیمۃ بما
وقع فی الاستسقاء و فی مواضع لا یجوز فی احوال
دعویٰ اشار فی هذا الحریۃ اذ بعلم من السلف
انها دعوات واحده لکل نبی قلنا دعوات الدعوات
لیست دعویٰ رغبۃ خاصۃ فی شیء من المملکات بل
کلما اجبت الله تعالیٰ رسولاً لطلباً بعباده و رجوعاً

و حرکت و حیات ہے اور اس کے طبقے اور لطایف میں
اقرب بدن میں اس کا جسم ہوا ہے کہ مکون اوس جسم
ہوئی کا قلب میں ہے پر وہ منتشر ہوتا ہے بدن میں
اور عمل کرتا ہے قوت دراکر اور طبیعت کو پہر ایک حقیقت
مثالیہ ہے اور وہ ہے کہ منعقد ہوتی ہے پہلے اس کے
مکون کے طور سے عالم ناسوت میں اور اسی سے لیا گیا ہے
میان پہر ایک حقیقت رومیہ ہے وہ ایک صبیحہ صوت ناسوت
اسی صورت انسانیت کہ کثیف عوارض شمس سے جو نور انظار
دعا صریح تحقیق میں واسطے احکام خاص کے پہر صورت انسانیت
ہے قطع نظر شخص سے پہر صورت حیوانیہ ہے پہر صورت نباتیہ
ہے پہر صورت جسمیہ ہے پہر خصوصۃ طبیعت کی ہے پہر انبساط
ہے حکم باطن ابجو کا روح خارج پر تو شخص کے کہ روح
جسم لطیف ہے حلول کے ہوئے بدن میں جیسا حلول الک
کوئے میں تو وہ سج کہتا ہے اور جو کہے کہ روح مجرد ہے وہ بھی
سچا ہے اور شخص کہے کہ روح قدیم ہے وہ بھی صادق ہے
اور جو شخص کہے روح حادث ہے وہ بھی صادق ہے بلکہ
ہو مولیٰ لیکن یہ امر پوشیدہ ہے کہ واقعتاً تصور ہے
تحقیق قال النبی صلی علیہ وسلم کل نبی دعوتہ مستقیمۃ
فتجمل کل نبی دعوتہ دانی اختیارات دعویٰ شفاعۃ لاتی الزم
کہو کہ ہر نبی کے واسطے بہت دعائیں مقبول ہیں اور ہر طرح دعا
نبی صلی علیہ وسلم کی واسطے بہت دعائیں مقبول ہیں جیسا کہ قرآن
ہر نبی انکار اور بشما و موعودین تو کو کسی دعا کی طرف اشارہ نہیں
حرف شریفین کہو کہ اسکی سابق کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک دعا ہے بلکہ
ہر نبی کے تو میں تباؤن ملو کہ وہ ایک دعا نہیں ہو ایک بغیر خاص کسی
بلکہ حسب ہر نبی اس کے لئے کوئی نبی اپنی بندہ پر لطف اور رحمت کیوں

تو بندوں کا حال دوا سے خالی نہیں یا اوس نبی کے مطیع ہو کر
 تو یہ اونکے حق میں افاضہ برکات کا ہوا یا نہ ایمان لائے اوس پر
 تو وہ مہربانی و رحمت و عذاب ہو گیا ان پر اور دونوں صورتوں میں
 الہام کیا جاتا ہے یعنی الہام کفایت فی الروح یعنی الہام قلبی ہے
 اس امر کا احوال واسطے دعا خیر کرے یا بد دعا کرے تو وہ دعا
 واحد ہے واسطے ہر نبی کے کہ اس کے اس لطیف ناشی ہے جس کے
 واسطے اسے بھیجا تھا لیکن ہر نبی علی الہ علیہ وسلم نے جان لیا
 اپنے نفس میں اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں ارادہ کیا ان کے
 پیچھے ہیں فقط دنیا میں رحمت بلکہ ارادہ کیا ہے باوجود
 اس کے رحمت عام قیامت کے دن واسطے اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ
 ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہیں آخرت میں اوشہادت
 آپ کے خواص ہے پس اونکے قلب میں الہام کیا گیا کہ وہ اوس کو
 لکھ چھوڑیں واسطے قیامت کے خوب غور کر لیں اس سر کو جو
 کرنا چاہیں شہرہء آخر و تحقیقات افاضہ ہائیکہ
 دل پر خلق و ایجاد کا علم ہو اور خلق کا علم خیال میں خصوصاً
 اور کہ اجتماع نقیضین اور اجتماع ضدین نفس الامر میں لیکن
 اس طرح سے کہ احد النقیضین ایک درگاہ ہو اور اکثرین جو مگر
 یہ نہیں کہ یہ امر بزرگ اور دوسرے نقیض دوسرے درگاہ میں اور
 اوس میں جو مگر یہ کہ یہ امر لوں نہیں ہے اور یہ بیان کر تے ہیں
 تیسے یہ علم جہتہ و انکایان آسان محققین کے جزو اختلاف کا
 ہے اور افاضہ ہے صورت مناسبہ کا ہے ان اجزاء پر
 یہ بات کہ کہ وہ اجزاء ہوا میں ایک واحد اور خلق کہی جاتی ہے
 مناصرے تو جمع ہو جاتی ہیں جزو عناصر اور افاضہ ہوتی ہو انکو
 وہ متوجہ ہونا سب غرض ہے کہ کیفیت کثرت میں سب ضدین تو وہ
 مخلوق انسان ہو جائے یا فرس ہو خلق کہی جاتی ہو صورتیاریہ

تو لا یخلو حال العباد من العین اذ ان لیطرح فی صمد
 فی حقیقتہا فاضہ برکات علیہم و بعضی ضد قلب
 ذلک اللطیف مقنا و بعضی افاضہ و فی کل من الحاکم
 یلهم البیضاء الہام نفی فی الروح ان ین علیہم او
 علیہم فذلک حد علی واحد لکل نفی ناشیہ من اللطیف
 الذی منہ کانت بعثہ و آتانیہ صمد اللہ علیہ وسلم
 فقل استشعر من نفسہ ان اللہ تعالیٰ لیرفعہ فی جنتہ
 اللطیف بہ فی اللہ لیا فقط علی ارادہ مذلہ ان یكون
 مع اللہ الیوم و ما یتوم المعاد و قل ذلک انہ صمد اللہ علیہ
 و سلم شہید فی الآخرة و الشہادۃ من خواصہ فنفذ
 فی روحہ علیہ الصالح و السلام ان یخفی ذلک اللہ علیہ
 اللہ انما انشا من اللطیف الذی کون مشاء الذی لایوم
 المعاد فذلک ہذا الہام حق اللہ بر مشہد
آخر تحقیقات فاض علیہ علوم
 الخلق و الایجاد علی و الخلق فی النشأ الخیا لیتخصر
 وانہ یلین اجزاء التوضیض و الضدین فی نفس الامر
 لکن بان یكون احد النقیضین فی حضرة و اسی فیہا
 الایزیم بان ہذا احد ان یكون الآخر فی حضرة و لیس
 ذلک ان الایزیم بان ہذا الیس ہذا لکن ندین لہ من
 حد و العلوم و یلیس بانہ الخلق جمع اجزاء مختلفہ
 و افاضہ جموعاً متما سیۃ علی ہذا و الاجزاء احدہ صمد
 شیا واحد و الخلق یكون ثانیہ من العنا صمد
 اجزاء العنا صمد و فاض علیہا صورتہا سب الصو
 البعضیہ فی کیفیات و الکئیۃ و سائر الاعراض
 فی صمد الخلق انشا و فرس او ثانیہ من الصو

الحیالیہ فیقتصر خیالات کانت مستتمہ فی الحیال اور
فیمن الخلال الصور الواقعة فی الحیال من خارج
فیطابق علیها صورت متاسب الصور للحیالیہ فی
القرص من وجہ التلخیص یا مادۃ من وجہ کل خلق فی
ای شئ کان فاما لای خل فی تلك النشأۃ من
خارج تلك النشأۃ لان ذلك محال لا یقلد العقل
ضرورۃ نعم نشأۃ تفعول للنشأۃ اخری و موجع فی نشأۃ
بعین الموجع فی نشأۃ اخری و لا یستطاع جمیعاً
فی الطبیعة الکلیۃ و سیراً فی النشأۃ علی السواء
فیذبح ان تخرج نظرک الی النشأۃ الحیالیۃ فہا لک
بناء و عدم و احیاء و اموات و نعم بآیات اللہ و لک
کل یوم فی شان فی علی علی الارواحۃ الا لہیہ یکتفی
فیخص خیالی فیذبح لہ تفریب و جہد اجزاء علی الیۃ
و من جہب الامر خلق النسب بعد ما یکن و یکن
الاجل شریفاً فی نفس الامر و یکن لیس بشر بعد فی
نفس الامر فی زمان واحد و ذلك انہ یعلم کل اجل
شریفاً فی الاصل و لک فی زمان فیقتصر الاعداد
الطبیعیۃ یوحش نباحۃ نسب و اری ان ذلک یومع ان
دخل مع الشمس و للشمس بیعت یكون الرجل طار
و نور الشمس و المشرق معاً فہ فیقتل یكون
واللہ اعلم فی هذا الموضع بواعۃ النسب و النہایۃ
من اجل یكون ذلک الاتصال جمیعۃ یو حفظ فی صلو
لغا ضۃ حکم من الاتصال کما یحفظ فی المولودات
اشکال النواذین و علی علیہا و من الاجل لیس لہ
سرفہ مود و فیقتصر اولاً فی اللہ الا علی علیہ

تو جمع ہوا جانی میں خیالات کہ تھے ہر گز نہ و متشغیل میں ایک
تھے خیال میں طول کرنے سے صورت واقعہ کی بیخ خیال کے
خارج سے تو افاخر ہوئی ہے ان پر وہ صورت جو سب سے متو
خیال کی بیخ جو کہ ایک وجہ ہے اس کو وہ بیخ سے عادی کے ساتھ
ایک وجہ ہے اور خلق کسی عالم میں ہوا اس عالم کے خارج ہے اس
عالم میں و ازل نہیں ہوتی اس واسطے کہ یہ امر محال ہے کہ عقل
قبول نہیں کرتی مگر ان یہ بات کہ ایک عالم مذہب واسطے دوسرے
عالم کے اور موجود ہے ایک عالم میں کہ محدود ہوا واسطے موجود دوسرے
عالم کے اور یہ امر ہے بسبب اس کے نظام کے طبیعت کلیہ میں
اور اس کی طبیعت کلیہ کی سبب عالم میں برابر پس چاہیے
تیری نظر مجھ پر عالم خیال میں کہ وہ ان بنام ہے اور بنام تیری
اور زندہ کرنا ہے اور وہ ان اور تقریباً ہے کہ وہ ان
کل یوم فی شان ہے تو بسا اوقات ارادہ الیہ متعلق ہوتا ہے
خلوین ایک شخص خیالی کے تو پوچھتے ہوتی ہے واسطے اس کے
تقریباً اس کے واسطے طرز احوال جمع ہو جائے اور عجائب
اسرار سے ایک خلق نسبت بعد اس کے کہ نہ متطابق ہوتا ہے ایک
اجل میں اور نہ نہیں ہوتا افضل من ایک زمانہ میں یہ امر
اسلئے ہے کہ اکثر اوقات ایک مرد اجل میں شریف نہیں ہوتا مگر
وہ پیدا ہوا ایسے زمانہ میں کہ اتنا مال فیکہ مقصود کی زندگی
نسب کے اور میری رائے یہ ایک نوع امتزاج ہر اجل کا شمس اور
مشرقی سے ہر حدیث کہ رزل مرآت ہوا اور نور شمس و شمس کی
اکثر شمس تو ہر وقت ہوگی اور خدا جو جانا ہر اس مولودین زندگی
نسب نہایت کے سبب اور یہ وہ اتصال الہی شمس کی غلطی
ہوگی ستورہ زمین اس اتصال کا نتیجہ ہوتی مولودین زمین کی اور
نشان کی کہ اس میں شمس و زمین کے حکم کیا ہے اس میں اس کے

شريفًا لا يزال فيه من هذه النعمة كما يرى الانسان
 ذلوه فيمن ينجح بقرصم من الهالكات الى الملا والسافل
 ومنه حسد الاقوال من به آدم خذل الكل فاعلموا ان
 بشاء وجاء انصبل يستدعي ظهروا رجب ونباهة امر
 محمد بن يقنزل هذا التشر الارض فيخرج من حفظ الناس
 او من ناي بطون الا وراق وجيدال على في شريفًا
 وان كان في القلما في نفس الامر ولكن بقعده الله شعبة
 فتتأجلها أخيا لالت بن آدم فيجس على شرفه
 وقظير من جهة الشرفة واذ كان هذا الانسان مز
 اهل الصلاح فرما يرى في بعض منأنا انه شريف
 فطعن في نفسه من الله وكل من حفظ الامر الاول
 انه ليس بشريف بل يغفل منه قوله بل احاط به الكل
 للملاء السافل وكان كائن في سبب الشرف بان ليس
 بشريف وهذا كله في الخارج شبه وتمام لتلوز نفسه
 بلون التباهة النسبية ولكل ناهية حسية في الخلق
 شرب تستقبل المياه الى اعام في الدين اولها في الدنيا
 فيتعرف من الامانة بجمل الوقت ويصير الامر كانه
 خرو وتنت وقس عليه فانه الشرف فيبعث الله
 قري يات في يميني لها شرف هذا الانسان بوقه
 من نفسه لون التباهة النسبية ويجعل الناس على انه
 ليس بشريف ومثب ذلك في الملا والسافل وكل
 من قال انه شريف انك هذه كائن في شرب غفلت
 الى الشرف وليس معصودا انه يجقم النقيضان
 من قبل انه شريف من وجعل ليس بشريف من
 اخذ ليس حل امن التناقض في شرب هذا كله

پہر اس میں پوشیدہ یہ سب بڑھتے جاتے ہیں جیسا تربیت کرتا ہے انسان اپنے چہرہ کو بہرہ و بڑا ہوجاتا ہے ایسا کہ اس سے ترشح ہوتی ہیں لبالب طرف ملاحظہ کیے اور انہیں مجاہد سیر کرے تو باخوبی اوس کے سوا کاہلیک و جبروت و عجب ہے انسان اپنی جوانی کو ادا کرتا ہے تو یہ حال جو ستمی ہو اس کے جلوئے سبب مناجات مارا کہ تو نزل کرنا ہے میرے زمین میں تو مجھے ہی حفاظت سے لوگوں کے یا بلون اور ان کو کسی کوئی وجہ کہ ولایت کرے اس کے شریف ہوئی براہ و مدعا فی نفس اللہ لیکن واقع ہوتی ہے وہاں شہادت کرنا یا نبی آدم کے سفاد سے ہیں اور ہر جمع ہوجاتے ہیں کہ اسکو شریف کہیں اور بہت شرف ہے اسکی تعلیم کرین اور جبروت ہوتا ہے یہ انسان بل صلاح میں سے اکثر اوقات دیکھتا ہے خواب میں کہ وہ شریف ہے تو اسکو طبعانی جانا ہے اس کے جسک حفاظت کے امر اول نے اور ذکر کیا گیا کہ وہ شریف نہیں اس کے قول کا اعتبار نہیں ہوتا اور اسکو احاطہ کرتا ہر انکار ملاحظہ اور دلچسپی ایسا ہے شریف نہیں ہے اور یہ باتیں خارج میں لکھا کہ بدین و دشمال بین و اطرافوں اس کے نفس کے کون بائیں کے اور اسے ہر ذات لئی کے خارج بن سیکے کہ مستند ہوتا ہو اسکی طرف یا یہ کہ نام جو دین میں یا باخشاہ بودیامین میں شریف ہوتی ہے یہ تمام کیفیت و وقت اور ہوجاتا ہے اگر وہ سیر ہو جاتا ہو تو اس کے اور فاسکے یہ سب خرف جاتے ہیں کہ اس کو اندر لکھ کر دھار ہے تقریباً کہ اس کے سبب کہ ہول جاتے ہیں اس کا شرف اور درگزر جاتا ہے اس کے نفس جو نہ مناجات لئی کا اور سب کے گیسر جمع ہو جاتا ہیں کہ وہ شریف نہیں اور کچھ جاتے ہیں بات ملاحظہ میں اور جو کوئی اسکو شریف کہتا ہو منکر ہوتے ہیں اس کو اسے غیر شریف کہ شرف کی طرف منسوب کیا اور ہر مقصود اس کے نہیں کہ ان کے غضب سے اس قبل کو ایک وجہ شریف اور ایک ہر شرف نہیں اس کے کہ یہ خاص فی نفس نہیں بلکہ

حضرت فیہ اندہ شریف من کل وجہ وحضرت فیہ اندہ
الیس بشیہ من کل وجہ مظاہرین مطاہرین فی اللہ
المسلمات ومن حد الباہ ان خلافة الخلیفۃ النجاشی
خلافة فی حضرت طایست خلافة فی حضرت ومن حد
الباہ نقار رب الزمان اخا خیر القیامۃ فیکون

السنة کالشہر والشہر کالجہۃ والیوم کالخط
لانہا کصورۃ الفناء واللحم فی الملاء والخطیفا
لون خلق فی التا سوت فیض الیہم انہ امتدادہ
لیس من اللہ امتداد وحقن المقایس فلا یقلل احدا
ان یصنع فی یوم ما کان یصنع من قبل فی یوم
وخلق لثانی من البشر لطف من الملاء الاعلیٰ عزہ
ثانی وھم الانسان فی خلق جلد من عین جلد
ولیس فی التزلزل لو کان من الجن عرض فی الاذن
ولاجتہاد النقصان صورۃ لکلیۃ لا یحیط بها کلامہ
فی منہ الساعۃ واللہ اعلم **مشہد اخلاص**

اسرار من المبدأ والمعاد فمن اسرار الملک من الملک
اہل الجہنم من اہل قطن والبالس اہل الجہنۃ
السندس والحریق فیہ من اللبسة الفاخر وکذا
من سواد وجہ اہل النار نضارة اہل الجہنۃ وکذا
کل ما ذکر فی بیان خلق یوقف علی مقدس متین لہ
ان یدین النفس لھما لھما الحسن والحیوۃ فی الا
دعویٰ جہا عوج وین المہلث انما کما الکیل لا یمای
فی لکونی آدم من یتبادر الی فہمہ ان اللوح
البدن وانھا حیوۃ وانھا فی البدن کالتار فی لھم
ولہن الامتاز لک الالکید یعقل واصناف النفس

درگاہین میں کہ ایک میں ہر دو سے شریف ہو اور دوسرے میں ہر دو سے
شریف نہیں واسطے دو وجودوں کے مطابقی جو ان کے جوہر اور کمال
ہے خلافت خلیفہ ظاہری کہ الیہ گاہ میں خلافت ہے اور دوسری میں ظاہر
نہیں ہے اور اسی باب سے کہ تقاریر کا جو وقت قیامت تیسری ہے کہ
ایک میں تہذیب ایک جیسے کے اور ہوگا ایک جیسا تہذیب ایک جیسے کے
اور ہوگا ایک جیسے تہذیب کے اور یہ امر ہوگا کہ طوطی ہندو
موت نہا اور دم کے طوطی کے تہذیب ہوگا اور کون عالم
عسوت میں پس ایک خیال میں آئیگا کہ امتداد ہے اور ان امتداد
بہرگا اور تیسوں میں غل آجائے گا کوئی انسان قادر نہیں ہوگا
کہ ایک دن میں وہ کام کرے جو پہلے ایک روز میں کر لیا تھا اور
یہ امر ہوگا بسبب تاثیر کے جو فاضل ہے طوطی سے کہ ہندو کہتا ہے
وہم انسان کے لغزش میں دیکھے اندیش و رقت سے جو دیوان
دو دیوار دیکھے ہو اگر ہی نہ رقت میں پر کہا ہوتا کہ تو کہہ دو
ہوئی دیکھے ہاں کہو اور واسطے قلعہ نصیحت کے بہت متوجہ ہیں کہ
کلمہ اد کو احاطہ نہیں کر سکتا ہوتی واسطہ علم مشہد آخر
افاضہ ہوئے جہیز ہر مہر اور معاد کے معاد کے اسرار میں سے
پہنا اہل جہنم کو مراد اہل قطن کے اور اہل جنت کو پہنا مارند
حریر کا اور اسے صواب اور لباس نفخہ کا اور کلمہ اہل جہنم کے سہا
ہوئے اور اہل جنت کے زمانہ ہو اور اس کے ایسی ہی تشکیل جو ہے
بیان کین اور اس کا بیان وہ مدہ منہ ہو تو ہے ایک دن میں سے
یہ ہے زلف کے ویران بھیجی اور دیکھے ہے جس شخص میں اس کا
انسان میں دیکھے نکلے سے مرہا بے ورہ کے دیان بڑا
مضبوط متراج ہے خصوصاً ہی آدم میں جلی بھیڑ متراج ہے کہ روح
میں سے کہہ دیکھا اور وہی جہت ہیو کہ روح زمین میں ہی سے کہہ
میں گن سوا من متراج کے دیکھ متراج ہوتے ہیں اوصاف نفس کے

استحسان ہے متصل ساتھ عائدہ کے اور دوسری بیان ہے
 قویہ تبعیہ ہے صلہ نفس سے کہ وہ تمہرہ نفس پر اوقات کثیرین
 اور درمیان دو طرفوں کے مراتب کثیرہ ہیں اور اوقات و
 احوال اسباب کے واسطے خواص ہیں پیرا دلیا اس میں قسم ہیں
 ایک وہ ہیں کہ انکی ہمت نفس آونکے نزدیک تشریف اور وہ کہ
 ہیں کہ آثار اس کے صادر ہوچیں اور ایک وہ ہیں کی ہمت بخیر
 ہوتی ہے بلکہ مضمحل ہوتی ہے خاطر خیال میں بالظن میں تو وہ
 نہیں پاتی اسکے واسطے وجہ اور مایل ہوتی ہے کسی وقت
 ساتھ تدبیر حق کے اور اسکی حرکت تو صادر ہوتی ہیں اس سے
 آثار اور اول قسم کے اکثر میں ہندو غرا سان اور انکو قرب میں
 اور دوسری قسم کے میں مجاز و عین اور اسکے نوحی میں پیرا
 کے واسطے وقت میں ان میں ہے کہ اس میں ارادہ صرف ہو کہ
 اسکو فراموش نہ ہو بعد بنانا یا مخالف سمجھنا سنت اسکا کہ جس قسم
 میں کیونکہ جب نظر آیا اسکے دل میں متباد کا یا مخالف عادت
 اسکا تو قلب کج بنا جسے جیل کے آجاتے ہے اور شہدہ جو سر اور
 یہ سر سے اسد علیہ السلام کی اور کمال و کمال اور کج بین ملکیت متباد
 تیسری مرتبہ اور اخلاق کو فراموش کیا تاکہ یا رسول اللہ بکری کے ذراع
 دوی جو پیرا اپنے فرمایا تاکہ اگر تم خاموش رہتے تو ذراع کو قطع کر دیتے
 لا کر دیتی جہنگ خاموش رہتی اور ان سے کہ وہ کہ جس میں مخالفت نسبت
 اور انکار تو سخت نہ ہو نہایت میں جیسے تم دیکھتے ہو فتنہ کبر و تکبر میں
 اور پہلو انوکھ اور بیرون ان فرما کر کہ پیرا علی کی سنت ہوئے ہوئے
 میں ایک طبعہ جو حسین و عید نبوت ہوتا ہو لہذا حق اور سید
 نظام خیر کا فرما کر اس کی ہمت میں دوامی ہو جو نہایت
 اس کی سبب اسکی فضیلت جیسا قصہ خضر علیہ السلام کا رہا ہوتا ہے
 مگر جو اس کی اور اس کی کیا تھی اندر کی ساتھ ہمت

استحسان متصل بالاعتناء و تفسیر حدیث ان حالہ
 الحیۃ الفقی المہینۃ من صلب النفس المستقرۃ علی
 النفس فی اوقات کثیرۃ متصلۃ بہا و بین الظن
 ہر تب کثیرۃ و بلا و قات و الاحیال و الاسباب متغیر
 شرآ و لیاض فی خالص علی قسمین متکم من یکن ہمت
 النفس متقبلۃ عندہ و یرک الآثار لحد و ہمت
 من یکن ہمتہ علی مقفلہ بل مضحکہ فی خاطر اد
 خیال و لفظ فلا یجد لک بالآ و یصادف وقتا
 بدن ہر الحی و رجعت بہ فیصد و ہمت الراق و الدل
 اکثر فی الہند و خراسان و یا بہا و تاتانی اسکت فی
 و الین و یا لیلہ آثار لا و لیلہ و قات متباد یا یون فید
 الارادة الصغر من غیر صراحتہ استبحار حرم الفتنۃ
 اللہ الجعفر فی اللقصی فاذا اخط فی قلبہ خاطر اسفہا
 او مخالفت سنت اللہ انکبت کما تہی عندہ و ہمت اللہ
 و الخ و ہذا اس قولہ علی اللہ علیہ وسلم لانی رافع
 لما طلب منہ الذراعی فی الخالقۃ فقال یا رسول اللہ
 انما الخلق ذراعی انما الخلق لو سکت لانا لم یخدر عا
 دل راھا شکک و متباد و لاتزید فیہ الخالقۃ و الاسباق
 و اسکا المقام الاشد فی العزیمہ کما تری عند الخائف
 و معارکۃ الاجال و حارۃ الرق و آثار و لیا فی الخا
 الداعیۃ علی طبعہ من ہمت من یکن الداعیۃ فیہ
 من لہام الحی نعلی و خلیک ان ارادۃ قاتما بخیر
 تنفہ فی ہمتہ دواعی و ذلک اما ان یکن داعیۃ کونۃ
 لا سادۃ حقیقیۃ بل الخصة خضر و اگا ان یکن داعیۃ
 صغیرۃ کاندۃ قاتما ان وہ لعلی العباد سبعۃ سید

الکلی نزلت الرحمة وتزيت الرحمة والسكينة شملت
 من ياتزل القنال من المسلمين جدارا من جدرانهم
 التي رحل وسالفة عن المسلمين افتتوا فيها بينهم فتوخت
 عن الجواب ولم اصبر سرتا بت ذلك ليل الجحمة
 الحادية والعشرين من جملة الفصول سنة ۱۲۳۵ هـ
 ان الشبهة في ان حقيقة الخطائق وحقا لا كثرة
 فيها وان لا بد لها من تنزلات تطهر الخشوف وتنجس
 لها بت باحكامها فوا صاها وان حركها من صلافة
 الى آخرها انب تنال في ذوات لا غاية لها الانفس ظاهري
 كمال لان الواحد في ذات له عند كل حال لنفسه في
 امر الله الكبر معكب مقدس اعطى من الارادة
 الاختيارية التي يقول بها قوم والايهاب الطبيعي
 الذي يقول بها آخرون وان هذا الحب البسيط في اول
 امره شانه يشهد اذ يشا شيئا بان اعاناه الله
 اذ كل رتبة خاصه صاحب خاص كان سببا لوردها
 وانه في بساطته الاولى لم يكن خاليا عن جميع الالحاق
 التي ظهرت من بعد ان كان له منتهى حفظه
 وكما كانت في وقت فهدى اصول لا ينفى ان يندت
 في حلقه لمد في بال ولما بعد هذا مشهود ان
 خفاها فان انما ما جرحه بل تست في ذلك البسطة
 ليس بملح واحدا بل هذا له حب خاص من
 في خلاف الحب البسيط وهو منة لا الظاهر ان
 الموحى بالفعل وحده آخره في كلياته في ان
 او البعد وهذا الحب الظاهر من حب بتعلق
 بظهوره في كلياته ولاد بالانفس من حيث

اب كمت نازل هوى او حبه رحمت مسكينه كديكها كثر
 سواون سلما نون من جنهون نے بہا دیا اور وہ ہو گئے رحمت
 کے لئے پہنچا ہوا ایک مرد اور مجھے سوال کیا ان مسلما نون
 جنہون آپس میں قتال کیا تو میں نے تو فدا کیا جواب میں ان میں
 کیا یہ شے دیکھا ہے جو کہ اکسیرین ان فقیہہ کے کہ مشہد
 آخر امین کچھ شک نہیں کہ حقیقت الحقائق محدث اور
 کثرت نہیں ہر اور اس کے واسطے تنزلات ضرور ہیں کثرت ظاہر
 اور اس کے احکام و خواص کے مراتب متعین ہوں اور اس
 وحدت کے حرکت اس کے مراتب محدث ہو آخر مراتب تک یہ ہے
 اور اس کی کچھ نہایت نہیں مگر نفس نہ کمال اس حرکت اور اس
 وحدت کے واسطے وقت اس کے حرکت نفسا کی طرف کثرت کے
 مقصد میں پہنچے اور وہ اختیار یہ کہ میں ایک قوم اور ایجاب
 طبعی کہ میں اسے اور یہ سبب ہے کہ اپنی اول میں پہنچا
 ویرہ و بیع ہوا گیا فیاضا مقابلہ دست کثرت کے ہوا ہے کہ
 ہر تکیہ واسطے ایک خاصہ جو خاص کردہ ہے جس کے ہر روز
 اور تہنیت بساطت الی میں نہیں علی التبع مراتب میں جو بعد میں
 ہر تہنیت لیکن وہ اور میں مندرج نہیں پہنچا ہر ہو گئیں لیکن
 نہیں ہر روز ہو گئیں پس ایسے ہول میں کہ امین کچھ نہایت
 نہ جائے جس شخص کو اسے بھی ہو جو اور ہائے واسطے میں
 ایک مشہد کہ شاکر کہ یہ ہے کہ انداز میں مراتب میں بسا
 میں جو اور میں ہر تہنیت ہر تہنیت میں ہر تہنیت میں ہر تہنیت میں
 وہ تہنیت لظاہر ہر تہنیت ہر تہنیت میں ہر تہنیت میں ہر تہنیت میں
 وہ تہنیت تہنیت تہنیت تہنیت تہنیت تہنیت تہنیت تہنیت تہنیت
 ایسی ہے کہ متعلق نہیں تھا کلیہ کے اولاد بالذات
 اور ان افراد کا اس نشا کے کچھ نہایت نہیں

خلی لاخراہ ملک الشفاء نفاذ بجا وقت مظهر امر
 لایعنی الشفاء صا حب مظهر الافراحت بفاصلہ ہائی
 ملاحظہ و منہ حب یتعلق بظہور فرد من تشاویک
 فردا مقصودا فی المثال و فردا مقصودا بعد قسط
 کثرین علی سبیل البدل فی الناسوت بان یکن القاطر
 فی ذلک مرکز شخصی شرم بعد مقصودا آخر و جواثر
 الحب المتعلق بظہور فرد من المیعن اما ان مقصود
 بہ مظهر رتبا بیل متعلق بملک الشفاء اولاد کان لا
 اذ اعلق الحب بظہور الشفاء کلیۃ نفاذ مقصودا
 الحب عن مظهر حال افراحت و اختصاص قاتا ان بنفس
 مقصود مظهر ندر بیل اولاد یکن المقصود الانفس
 حیث حد النزاع من الحال شاعرنا ذلک و شاعرنا
 ان الشفاء الانسانیۃ لیست تابعة للشفاء الجنائیۃ
 ففصل بل بانما صاحب خاص مظهر اول الامر و لکن
 الشفاء الجنائیۃ لیست تابعة للشفاء النامویۃ
 و شاعرنا ان الحب المتعلق بظہور فردا کان فی
 اول الامر یكون حل الاملاہ فردا جامعاً لجمیع الشفاء
 اللاحقۃ و الکونیۃ فان کان مقصودا تدبیر الشفاء
 الفرادۃ لخصیۃ بعبودیتہ لکانت مشتملۃ فی
 علم المثال و هو المصنوع بالاصالة و اذال فی عالم
 الناسوت یظهر لہا مثال بعد مثال صحیح و جد
 سند ناھج صلی اللہ علیہ وسلم قد مد بہ احکام مذکور
 المرئیۃ و انما مقصود بہ تدبیر الشفاء قبل انما مقصود بہ
 تحقیق حد الوجه من الکمال فھو الفرادۃ الذی لیس
 بتدبیر و اذ اعلق الحب بظہور الشفاء کلیۃ تملک

یہ چہ کیا وقت ظہور افراد اس نشا کا ہر حب ظہور افراد اپنی
 تعلیمات سمیت با ز ظاہر اور اس کے حبی ملانہ کہتی ہر ظہور
 فرد اس نشا کو کہ جو شخص مثال اور لای فی منشور کہ اس
 انی تیرین بیل البدل عالم ناسوت میں ساتھ اس طرح کہ
 کہ جو قاتیم اس کرمین ایک شخص بہ بعد اس کے دوسرے شخص
 اس طرح اور یہ جو متعلق ظہور فرد کے ساتھ اس سے کہ
 یا بہرہ قصد کیا جاوے اس سے کہ یہ لای کا جو متعلق ساتھ اس
 نشا کے اولاد اور ان کے متعلق ہو جو حب تہ ظہور لای کا کہ
 یہ نفس ہر حب اپنے ظہور کے وقت طرف افراد اور اشخاص کے
 یہ یا یہ کہ نفس ہر جو ساتھ قصد نہ ہو تدبیر لای کے یا جو مقصود
 مظهر موجود اس نوع کمال کی یہ بہ شہادہ کیا اور بہ
 مشاہدہ کی نشا انسانیت تابع نہیں نشا جو ان کے فقط بل کہ
 مقابل حب خاص کہ اول امر میں ظاہر ہوئی اور یہ مظهر نشا
 حیوانیت تابع نہیں ظہور کے اور بہ شہادہ کیا کہ متعلق ظہور
 فرد کے حب کہ اول امر میں ہوگی یہ امر اور فرد جامع جمیع ذات
 الہیہ کے اور کوئی نہ کہ پس اگر ہے اس سے قصد
 تدبیر نشا کا تو وہ فرد ہی ہے ما عند حقیقت بنویہ
 جو مشتمل تجہ عالم مثال میں اور وہ ہی بی بالاصا
 ہے اور ہمیشہ عالم ناسوت میں اس کے مثال ظاہر
 ہوتی ہے ایک بعد دوسرے کے یہاں تک باقی
 گئے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس پورہ کہنے
 ان سے احکام اس مرتبہ کے اور اگر قصد کی
 جاوے تدبیر نشا کی بلکہ قصد کیا جاوے نفس
 تحقق اسوہ کمال سے تو وہ فرد ایسی ہی کی جی نہیں
 اور جو متعلق ہر حب ظہور نشا کی کہ یہ چہ کیا

وقت ظہور اس کے افراد کا تعلق بہی جنبانی ظہور فرد کے پس
اگر قصد کیا جاوے اس سے تدبیر نشاء کو تودہ ایک بنی بنی
مین سے اور نہیں فرجام جامع اور جو بہ قصد کیا جائے اس وقت
بلکہ شخص ظہور کا لات کا کہ جن میں غالب ہوں تولے آئیں گے
کو نیز یہ تودہ ولی فانی باقی ہے اور بسا اوقات حب متعلی
امر میں نہیں ہوتے اور نہ وقت ظہور افراد نشاء کیلئے کام
ظہور فرد کے بلکہ وہ حب متعلی ہوتی ہے وقت ظہور افراد کے
نوع ناسوت کے اور اس وقت اگر اس سے تدبیر مت کئے تو
دارش الانبیاء سے اس کے سوا پس وہ وارث ملّا اعلیٰ کا ہے یا
قصد کیا جاوے مگر اس کا ارشد ہونا فقط وارث اور یا سے
پس معرفت بہت غامض ہے اس کو جو مضبوط پرکڑ اور ہر
پہرہ جان کر دے واسطے احکام ہیں ایسے کہ اس کے فکر کے سوا
نہیں ہیں بعض ان میں سے یہ کہ اس کے واسطے کوئی مستقر نہ
اولیٰ ہے جو سفر کیا نقطہ حیدر جناب کر دے وہ دیکھ کر
اس فکر کے چمکے واسطے سفر کیا تہا بشک ہر نشاء کے کسی مستقر
ہے اور یہ کہ کچھ اس کے تیز زہری سر و جست وہ چمکے کانیے کیا کر
پہنچے پوچھنا کہ کس کو دہن میں کوئی نہ نہیں متعلی ہو یا
ہو کر نشاء متاخر و ماہر جو نشاء مقدم سے اور دھڑو کے بعض
سے بہرہ کر اس کو نصیب کی ترقی بہت آئی اور اس کی حقیقت فقط
حیدر کرینا لاطن اس فکر کے جس سے یہ سرور علما یا حال نشاء
اور اس کے غیر کے واسطے اس میں نصیب نہیں ہے اور بعض میں سے یہ کہ
ہو یا حقیقت واسطے انحال فرد کے ایک نشاء کو دوسرے نشاء کی طرف
مگر حجت انہی کی تفصیل ہے کہ تحقیق فرجیہ اور ہوتا ہوا مستقر
توضیح اس کو کہ انشا کر کے ایک نشاء کو یکجا کر کے اس کو

وقت ظہور افراد متعلق الحب نا یا باطل ہو فرد
فان كان قصد به حمل من تدبير نشاء فهو من
القبيلة وليس بالفرد الجامع وان لم يقصد به حمل
فذلك من بعض ظواهر الحالات تغلب فيها القوى العلية
على القوى الكونية فهي الولد الفاني الباقي وبعدها
الحب في اول الامر ولا عند ظهور افراد المنشاة
الكلية بطلان فرد بل انما يتعلق عند ظهور افراد
في الناسوت وحيدته ان كان قصد تدبيره فله ظهور
وارثه الانبياء او غير ذلك فهو وارث الملاء الا
اوله يقصد الاكثرون شأنا فقط فهو وارث الاكثرون
فذلك معرفة غامضة عضو عليها بانواعها لا تتفر
اعلم ان الفرد احكاما لا توجد لفيد منه انه ليس له
مستقر من اوله فاسفرت النقطة الحبيبة الى ان
تعود لامنه سافرت اما ان نشاء مستقره وسواء
فيه امر من سائر السهم اذا انظر من القوس حتى
يبلغ الى منتهاه فلن يتعلل من يد شجرة النشآت
بخلاف غيرهم الا ان كان في حكمة اللان النشاة
المتاخرة تستعمل من النساء المتقدمه ورة ومما
ان يبرخ في الحياتية وحققتها النقطة الحبيبة
عامة في لامن هذا السير علما وحال وانشاء
اما ان ظاهرا في هذا القسم نصيب ومتكافئة
لا يكون السبب الحقيقى لظهور الفرد من نقطة الى
انشاء الا الحجة ان اتية تفصيل ذلك ان الفرد
اذا ورد في مسند حواء لابلان بلغت زمانا الى الحجة
تلى النشاة في فصل الى ذروة سماءها ويقعد

ظاهر ہوا و بظہر منه لا یظہر من ظہر کا شروع
 خالی بل ان بنیغض تلك الشاؤون نفسا کالجہ
 یخرج من بطن امه و ینقص عنه النشأة الخبیثہ
 فأخضع النفس لتلك النقطة الخبیثہ فیہ مفر
 الخروج من البساطه و تشتاق الیہ اشد الاشتیاق
 فیرید منها النفس الی الخبیثہ الذاتیہ و من خاصیتہا
 ان یتقلع عنه عی وقت تلك النشأة فیرجع و ینقلع
 عن جسد الکلیف الراضی و أخضع الی الخلق
 روحه عن شئمة الهوان یشاء الیہ ذلک للہول
 و النفس و أخضع انقاد روحه عالمیاضا
 حرم الیہ فصل النقطة الی حللها و موضع یستحق
 و مقر عن عالمها اذ جلد غارب النشأة الجسدی
 الانبیاء ظاہر و افاض علیہم فمصاب وراثۃ
 الانبیاء کالجہ و القبطیہ و غلو و آثار و احوال
 و الملوغ الی حقیقۃ کل علم و حال و الجسم بین صفا
 کل مقام حصل لکل انسان من خلق الخلق و ظہور
 رفاق منہ و تعین کل رقیقہ باینا سہاو و فانیات
 کل رقیقہ بحیث لا یسفل شأن عن شأن و اما انفس
 غارب النشأة الذمیۃ فیہ ان یکن معنی
 الوصول حلوا و النسم المقلدہ باجساد الی
 التذلل الاعظم الخبیثۃ الطبیعۃ الکلیۃ فان
 وکن ان جاعلہ فاعلم الصو الخابیۃ و الواقع
 الکونیۃ و ان شئت الحق فلیس لاف و حال و لا
 ولا منصب انما کل شے علیہ لیسان رقیقہ و علی
 علی لک العالم باسیر لا یضنہا حال ولا منصب

اور ہرے وہاں اور اس کو وہ باتیں ظاہر ہوں جو ہوں
 اس کے سارے ہرے کے خرواہے کہ بہہ نشاء ہوا اس میں سے
 نکال دی جیسے بچانے کے شکم میں سے فلتا پر اور درجہ اس
 نشاء پر کچھ وقت ہو درجہ جانی تو یاد رکھنا جنت
 عزت اور ہر بساط و رشتان اسکا نہایت شوق و میل
 اس کے نفس کو اس طرح ہی محبت و احبہ اور اسکی خاصیت
 اس کو و خصلت ہو جائے عرق اس نشاء کے پس مر جاؤ
 رہا جلتے نہاد کج حکم کیف افی و اور جنت ہوا اسکی
 انکا کہ نہ ہو اسکی خود کو اسکی طرف دہر گشتی محبت
 بے تعلقی اور جنت ہو اہل ہونے اسکی نہ کج تو ہی اسکی
 طرف خود کو اسکی اور بطرح خود ہوتی جلی جلیں مبتلا
 اپنے خیر کو اور اپنی جان بساط کو اور اپنی قرار گاہ عرق کو
 ہیرا نہایتین نشاء جسد کے پس نیوین تو ظاہر ہوا اسکی
 سوائے پس صعب اثبات الیہ کے بن جیسے مجذوبت و غلبت
 اور انکا انداز حکام کا ظہور اور یہنا حقیقت کو بر سر
 اور جمع و بران و ات ہر مقام کے حاصل ہو واسطے ہر نہان کے
 جیسے پیدا ہوئی ہے خلقت اور ظاہر ہونا اسکی و فانیات
 متعین ہونا ہر رقیقہ کے اس شے جو اسکی مناسبتہ اور
 آثار ہر رقیقہ کی اس حیثیت کو کہ نہ لے اسکو ایسا دوسرے
 حال ہو اور لیکن ہیرا بلندی پر نشاء نسیم کی ہے کہ
 واسطے حمل علوم نسیم پر باجمام کی طرف مٹی عظم کے جس سے
 پڑے طبیعت کلید ویرہ کہ جارجہ کا دوسرا فاضل ہوا جس سے
 اور قایع کو نہ لے کے اور اگر تو چاہے حق بات تو نہیں اسکی
 حال و رشتا اور منصب حق ہر شے واسطے کے و ساتھ ان
 اور ہر حال مٹی کے لیکن عالم تام نہیں ہوا اسکو حال اور

انما الاحوال والمناصب فیہ فعلہ من الیقین ان یصل
کل کلام من الفرقہ ما یقع بقبامہ بالحدیدات
العلیہ والمناصب الشکلیہ والذاتیہ لا علی جامع
کلامہ ولا لامرہ ان کنت لقنا وفیہ عشرۃ
ظاہرۃ بالذاتہ وکل رقیقہ حکمہ وافر خاص لایان
یظہر تلبہ الاثار منہ ولیس لہا ان یکر نفسہ عنہا
جبلۃ جبلت علیہا رقیقہ قریۃ یمن وحن وھامن
العلی ما لکبیدہ علم الحدیث وبراکات الطریق للشیخ
للمشاخر الصوفیۃ ذوقہ عطرۃ ربہ یمن وحن
من العلوم الکسبیۃ النصائیف ورائی خاص فی کل
علم یلزم الیہ نظرہ اباکان سواہ کا تحقیق لا ومنتقل
ورقیقہ مدھرۃ یمن وحن وھا الجبال والحبۃ حب
کل احد ویحبہ کل احد من حیث لایذیان ورقیقہ
شمسیۃ یمن حن وھا الغلبۃ والظہور کل کل یمن
واسبقا وا حفظ الجیمۃ نقالہ تحت الحکر الواحد
ورقیقہ مدھرۃ یمن وحن وھامن کل کل التاخذ
والشدۃ والوسوخ ولواھا لکان کل یمن مہلہا
ضعیف التسمیۃ ورقیقہ مشرۃ یمن وحن وھا
قطبیۃ واماۃ وھادیۃ وکونہ متابہ للناس فیہ لایون
الی ربہم ورقیقہ تعلیم یمن وحن وھامن کل
رقیقہ بقا واصل ونفوخ مدی الاضنۃ وایضا
تقرح الی الطبیعۃ الکلیۃ ورقیقہ من اللاء الاعل
یمن وحن وھا حۃ محیضۃ جمیعۃ بالیصلی بہ
تجلی نظر اللہ وحنہ لہ ورقیقہ من ملائع السافل
یمن وحن وھا نوید مش فی ربہ ورجلیہ وحنہ

بجائز نیست کہ احوال اور مناصب ہی او کے ہیں بن حارث
چاہے یہ کہ کل کیا جاہر کلام فرد کا اوس سے جو خبر دی او کے
قیام کے تدبیرات عاید ہوں صلیہ سر اور ہم آگاہ کر چکے ہیں جنگ
جامع کلام اور طراک امر کے او کے اگر تو بچہ دار ہے اور یمن
دل قاتی ظاہر بارزہ یمن اور رقیقہ کافر و حکم خاص سے
ضروری کہ وہ آثار اوس کو ظاہر ہوں اور یمن ہوا اسکو کر
اپنے نفس کو دل سے پہلے کہ وہ جلت ہر سرشت ہوئی ہر او پر
اونکے ایک رقیقہ قریۃ یمن وحن وھا الجبال والحبۃ حب
اور برکات طریقوں منسوب شاخ صوفیہ اور ایک رقیقہ
عطر دیہ ہر وہ مقابل ہر علوم کسبہ نصائیف شاخ خاص سے
ہر علم من کہ او کی نظر ہر یمن کوئی علم ہو مقول ہو مقول
ہو اور ایک رقیقہ زہر ہر وہ مقابل ہے حال و محبت کے کہ
وہ ہر ایک کو دوست کہتا ہر او ہر ایک اسکو دوست رکھتا ہر
اس حیثیت کہ کہ وہ لوگوں کو متا وحقا وحقا وحقا وحقا وحقا
انکے تحت یمن او کے حکم وحقا کی اور ایک رقیقہ مدھرۃ یمن
کہ انکے مقابل ہر ہر کل تامل اور خفی ورسوخ کا اور گدہ ہوتا
تو ہر شے ہوتی خوفناک و ضعیف یافتہ اور ایک رقیقہ مدھرۃ یمن
مقابل ہے او کے قطبیۃ امت اور ہایت اور ہونا او کا
متابہ للناس من یمن لوگ اسکا قریب ہو یمن اور
ہر ایک رقیقہ ہے زعلیہ او کے مقابل ہے ہر رقیقہ کی
اور تامل اور نافذ ہونا ورازی واما تک اور
نیز تھو و طرف طبیعت کلیہ کے اور ایک رقیقہ ہر طالع
او کے مقابل ہر ہمت خط بیج الیصلی بہ کہ وہ قالیہ کے
نظر اور او کے صحت کا او کے واسطے اور ایک رقیقہ ہر طالع
وھا بلکہ ہو واصل ہونا ہر یمن اور ایک رقیقہ

و جميع اعضائه و رقيقه من اللد الى اللد الى اللد الى
الى صاحب الدار يشعب منه شعبتان شعبته نور الدين
وشعبته الولايه و بعد ذلك كله جيلته نفسه نفسا
قد سببه ثم يشعل في ميثان عن شان و لا باق عليه
من الاحوال الى الفجر الى النقطة الكلية الا وهو
حين يهاك و انما الاقوى تفصيل الاجمال و هو ح
نقطة تدور و ليس حد و الزوايا من الفجر
تصل و لا من غيب فان غيرة يصدر منه الآثار
التي اخرجت بحالة فهد حيت تحركت على طبق
و جرح و تسلط و لم يكن العدم الا في الفجر
فكل جرح منه مستقل على شاكله و ذلك ان
قد علمت ان فيدر قايق كلية جيلته جاء من
قبل الاسماء الالهية و قايق جاء من قبل
نفس من الاموال و طبها و قايق جاء من
قبل العناصر و قايق جاء من قبل تصف
الكمال الحاصل له اصنافا فلا تسلط جرح على
جرح آخر قط فلا تتعزل البهيمة عن مقتضاه
ابن التسلسل الملكية حليا و لا تتعزل للملكية عن
مقتضاها ابل التسلسل البهيمة عليها و لا يكون
مقتضى الله من الكمال بحيث لا يخال احوال كل
عند ما بمقدار اذ اظهر منه خارق عاقل فاعلم
وجهين احدهما ان يكون المد بل الحى اراد بعباده
ايصال نعمه سوى و لغوى و دفع صر لذل
او اراد تعدد نعمهم على افعالهم فيرى على يداه
و ينسب غفر الى و هو في الحقيقة كالميت

اور تمام اعضا میں اور ایک ترقی ہے تدلی الہی کا جو تدلی میں
اسکے ہر ذریعہ کی طرف اوس دو شعبے نکلتے ہیں ایک شعبہ نور دین
کا اور ایک شعبہ نور ولایت کا اور بعد اسکے اوس کا نفس اصل نفس
توسیع سرشت ہوا ہے کہ ہمیں دیکھتے اوس کو کوئی شان کسی
شانگے اور اوس پر کوئی حال نہیں آتا احوال سو وقت تجربہ کہ
نقطہ کلید کے گردہ اکاہ ہوتا ہوا اوس کو اوس کن اوس
تحقیق آواز تفصیل پر اجمال کے یا خبر ہر نقطہ کے ساتھ ہوا
اور ہر ایسی کراتین ہمیں یاد رہتی جیسے کہ سوا کیونکر
اوس اسے نار اور کراتین ہمار ہوتی ہیں غیبے اوس
حالت کچھ اوس میں کجیب حکم کرتی ہے و حالت اوس کے طبع
وجود پر اور تسلط ہوتی ہے اور نہیں ہوتی عمو گروہ پر دیگر فرقہ
ہر جزائی روئے رت پر مستقل ہوتا ہے اور یہ بات ہمیں ہے کہ تم
جان چکے ہو کہ ہمیں قایق علیہ ہیں کہ کئی این اراکین طرف
اور قایق میں کئی این لغوس فلاک ہر ارباب عالم افلاک
اور قایق میں کئی این جانبہ مصر ہر اور قایق میں کئی
آویز طرح طرح کے کائنات جو اسے حاصل ہیں ہمیں تسلط ہوتا
ایک ہر دو سر پر کچھ تو نہیں محض دل ہوتی ہمیں کبھی ایسی
مقتضا و ملکیت تسلط ہوا ہر اور ملکیت اپنی مقتضا سفر دل
ہوتی ہے کبھی ہمیں کئی تسلط ہوا ہر اور کبھی خبر نہیں ہوتا
کئی کمال کیو اراکین ہمیں کہ دوسری کمال کا اثر کہ ہوا جائے
بلکہ اوس کو نزدیک شے اپنی مقتدا ہے تو اوس جو خالق حادث
ظاہر ہو تو وہ ہمیں ہمیں دیکھان دیکھتے کہ ہر جزائی ہر ہر
نفس بچا ہوا دیکھا یا آخرت کا یا ضرر و فتنہ کرنا چاہے دنیا یا آخرت کا
یا انکوائف یا خدا یا دنیا چاہے تو اوس کے کہ تہہ پر جاری ہوتا ہے
اور کس قدر حق حادث ہوئے ہوتے ہیں و جاکہ وہ فردمانہ ہر ہر

فیوض الحیون لا یختار له فی ذلک و تاتینہما ان یج
 حد الفرح الی عقله و حلقہ فخر استہ فاذا مر الی
 شفا فیہ نعمہ و اولیٰ غلہ بسطہ فیکہ من رفاۃ
 الی ما یناسب حد الشیء فظہر خارق عادی فی
 الناس مثلاً اراد ان یجن الناس بامسائی من الی
 فیسطہ رفقہ من رفاۃ وھی القریۃ فتلقت
 علما و القاء الیہم و اراد ان یجوز قوم فیسطہ فیکہ
 من رفاۃ وھی الشمس فیسطہ من رفاۃ وھی الجوار
 من حیۃ الفرح فی الحیوۃ الی ان یأتی الی
 لذلک یصل الیہم جمیع اخلاقہ و جمیع طبایعہ و
 ذلک ان الانسان فی ہرری العادی یفعل افعال
 الشیۃ لذلک اعبۃ ترجع الی جلب نعمہ و اودفع
 خیر ینوین فاذا کان العبد قد اذعنقل فی اللہ
 الاصل حکم من احکام الحق فذہم منہ اخلاقی
 النفس و انبعت الذیۃ و خدعہا خلق من اخلاق
 فہر من الافعال وھی فی کل ذلک فان عن مادیہ
 باقی بل ذلک الحق فہن لصفۃ عبادۃ یا خلۃ و لا
 لہ طبایع و لکل طبیعۃ فناء و بقاء و محال تنافس
 و ہر و افعال تجری منہا بناء حافی الحق و تجلی
 معنویۃ حاصلۃ من ترکیب الکمال بالطبیعۃ
 البشر نتیجۃ ذلک الکی گب کما ان الطبیعۃ
 المذہب بترسب الشیمیۃ تقتصر ان یقتصر کل حصہ
 یا لجل الذی خصہ اللہ تعالیٰ بہ و ہر فی کل
 الذیۃ و نتیجۃ ذلک الی اللہ و احب الہ فیقول
 الحسائس بل انما و لا استواء اللہ بل یلذ بہ کلھا السنۃ

فصل کے ہاتھ میں اس آسین کچھ اختیار نہیں اور دوسری وجہ
 یہ کہ نہ جو جہ ہوا ہی عقل اور حلت نہت کے طرف نہت کے
 کہ کسی شی میں سکون نفع ہو یا اور دوسر کو تو اسکے رفاقی میں ت
 کوئی فیکہ بسط کر جو نہت سبک اس کے ہو تو ظاہر ہو غایت ذات
 کو جو نہت شاد و ارادہ کر جو کو فایع آئیو الہ میں اکی لوگو کو
 جو نہت تو بسط کر جو اسکا رقیہ جو قریب ہے تو معہ سے ملاتی ہوا
 لوگو کو وہ علم پہنچا کر یا ارادہ کر وہ فرد کسی قوم کے تسخیر کا
 تو بسط کر جو ایک فیکہ رفاقی میں ہو کہ وہ شمس کے بسبب جو نہت
 اس طرح اوہا نہت کی مال کر اوہ فرد کے خواص سے کہ وہ نہت
 دنیا میں جو نہت کی عبادت کرتا ہے اپنی سبب فلاق اور جمیع طبایع سے اوہ
 یہ لہ اس سے جو نہت عبادت میں جو کہ انسان افعال شجاعت کا
 واسطے ایسے ہو سکے کہ حصول نفع ہو یا دفع ضرر ہو دنیا کا تو
 نہتہ جو نہت ہو نہت لہ لہ میں جو حکم منعہ ہوتا ہے حق کے
 احکاموں سے اسکا اثر شمس ہوتا ہے نفس کی طرف تو اوہ نہت ہے
 و ہر اوہ سے نہت کرتا ہے کوئی خلق اس کے اخلاق میں سے
 تو جہی ہوتے ہیں فعل اور وہ فرد بالکل فانی ہے اپنی مراد سے
 اسکی مراد میں باقی ہو تو یہ سے ہیں اسکی عبادت کے کچھ غلاق
 اوہ نہت کے واسطے طبایع ہیں اور ہر طبیع کے واسطے فنا و بقا سے
 اور ہر طبیعت کو ایک کمال اس کی طرف سے دیا گیا ہے اور فاعل
 ہیں جو اس طبیعت سے جہی ہوتے ہیں جب سکون کرے فی حق
 اور تجلیات معنوی ہیں جو ترکیب کمال سے مانتہ طبیعت بشر کے
 حاصل ہوتی ہیں مرافق اس کو کہ جسے طبیعت ہر شے سے
 متصف ہے کہ لذت و ہوائی حسن اور کمال کی جس سے اپنے اوپر
 کیا ہے اور ہر شے ہر لذت اور خوشی کو لہائی اسکی اور ذرہ کے
 بسبب مانتہ ہے اس سے لذت و ہوائی و ہر شے سے لذت اوہا نہت ہے

يذكر الله تعالى فيحصل له حالة عجيبة يستغفر فقط
 ويستغفر حيناً من الزمان وقد علم على كل طبيعة
 وإن شئبه الحق فعباد تملوه في حجبها أيضاً
 على مقتضى طبيعته والله حافظه وإخلاقه ونجس
 على فعل فسيبها في الفتن في ذلك للباب النبوة
 الله تعالى ومن خواصه في البرزخ ثم إن أخذ انتقام
 عن هذا الدين ناهى إلى الطبيعة العاقلية نعم
 كل موجد هي أن النفس الناطقة إلى بن نه إلا أن
 هي أنها هي من تدبر هي نه هي أن عشق فيختل
 يسر في جزاء العالم هي نه في الحجب وفي النهي شيء
 وفي ذلك فلا وفي الملك ملاك لا بعد وحل في
 طول فبعد الطبيعة المطلقة هي من بما كان
 من هذا الفرق حقائق عجيبة واحكام عجيبة فها أنه
 جمل العلم المحض كما نه القديم بالطبيعة الأولى كما
 أن النفس يعلم أن ما هو وليس بقا إلى الجسد
 ولا يعلم بهن العلم أنه فلان بن فلان بل بما هو
 يعلم حصوله كما يعلم أن فلاناً الأجنيب ابن فلان و
 متجان هذا التحقيق من بما هو مدونة
 لبعض التما بين الكلي فبين بن ونا في بعض
 المواقف ويكون سبباً لافاضة المراد كانت
 ومن بعد هذا ما أكد تصديقاً وأما حفظ المراد أجل
تحقيق في بين قول السوادي عبد السلام
 يستغفر قد سئل على مستند القوم اللهم اعز
 لحبيبك العظيم حياة راجي ووجه من حقيقة
 وحقيقة جامع عن أبي بقيقين الحق الأول

کچھ سبب زبانیں فاطمہ باوجود اس کے توجہ حاصل ہو کر گلاب
میں چلتی کہ اس میں متفرق ہو جاؤ اور سر میں اس کا پتھر وقت
سے اور دسی پریاس کے لیے طبیعت کو اور توجہ توجہ جو توڑی گئی
جائی ہو نہ ہو اور اس کا حافظہ اور جو وقت کمال پر اس کو
رجوئے تو اس کا سبب اس کی مخالفت میں اس امر میں
مبہد اس لباس کے جو اسے اس نے پہنایا ہے اور اس فرد
کے جو اس کے علم برزخ میں کہ وہ جلیہ تعالیٰ کے اس میں
ہیماں کے اسے طرف طبیعت عام کے جو علم ہی موجود کو
ہیماں نفس لطیف کو بدن ہی ہی کہ نفس لطیف کا ہیماں ہیماں ہیماں ہیماں
اور اس فرد کا ہیماں ہیماں ہیماں ہیماں ہیماں ہیماں ہیماں ہیماں
اپنی بہت سے اجزاء عالم میں تو جو میں مجھ ہی تو جو میں شجر
اور فلک میں فلک ہی اور فلک میں ملک ہی نہیں۔ وگنا ہی
اس کو ایک طور دوسرے طور سے اس اندر ہی طبیعت مطالعہ
اور اس وقت اکثر اوقات اس فرد کے آثار مجیدہ اور احکام
غیبہ ہوتے ہیں اس میں سے ہی کہ جانتا ہے علم حصولی
سے کہ وہ قیام بالبطیعت الاولیٰ ہی جس کا نفس جانتا کہ قائم ہے
اور وہ قائم نہیں مگر یہ قائم ہے اس علم ہی نہیں
جانتا کہ وہ فلاں ابن فلاں ہی بلکہ بسا اوقات یہ جانتا ہے
علم حصولی جس کا جانتا ہے کہ وہ اجنبی ابن فلاں ہی میں ہی
یکہ یہ حقیقت کہی ہوئی ہے متحدہ اسطریح میر علی کو اس پر ویز
ہی بعض موطن میں اور سبب ہوئی جو افانہ برکات کا شجر
دن بعد امانت صفات ہو وگنا خطی لدی واجل
یعنی کے بعد اس کی حقیقت ظاہر نہیں جاتی اور یہ نزدیک اس کا
پیدا بہت خوب اس کا تحقیق ہیماں فیل یہ یہ مدد میں
قدس یہ کہ شمشیر قلم کو کہ قلم یہ یہ مدد میں

مجاہدات اپنے لیے اس کے حق میں مقررہ جہیز کا اکلے x

رومی درود سر تقویٰ و تدبیر و صلاح و کرامت و تحقیق الحق الاول الہی و

المراد بالجمیع الا اعظم ذات الصبیح صلی اللہ علیہ
 وسلم کما دل علیہ قولہ قدس سرہ فیما سبق و
 جہاںک الا اعظم القایم ملک بین یدیک واما جہاںک
 بالجبانب الا اعظم لان حقیقتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
 اول المبدأ عالم واعظمها کما ذکرہ القوم فی
 قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ نورہ و
 منها الشیعتان الخائفتان فی الواسطۃ بینہ ویدہا
 وروحہ فی الانبیاء فان ارواحہم انما اخذت من العلم
 والمعارف وروح الواسطۃ تر وروحہ فیکان النبی تر و
 الحق فی قیامہ والواسطۃ یدینہ وبقیمہ فذلک حور
 علیہ اللہ علیہ وسلم ترجمان الحق فی الارواح والواسطۃ
 یدینہ ویدہا ووقی قیامہ عن من قال ینکف اذا جمعت
 کل الامۃ شہید وچنانکہ علی علی الاعشہید الشاہد
 الی هذا المعنی بآثار علی انہو الاعناد علی الشہادۃ
 ومصورۃ الظاہر فی الناسوت الخ علیہا ظہر ہر
 المعجزات وینت علی لسانہ المعارف والاحکام
 والاسطۃ الخ الخ وخلقہ وصوب القربہم منہ ظہر
 کما بیان لہ علیہ اللہ علیہ وسلم ثلاث شقائق کلیمہ و
 ثلثہ اصناف من الواسطۃ بحسب ذلک الشذات فاولا
 رتبۃ تسمی عند الطائفتہ بالحقیقۃ المحمیدیہ وہ
 تدین کم فی المناجیر الاحکام الاسماء الکلیۃ الخ الخ
 یمیۃ تسمی عند ہم بالروح المحمیدی وہ التعین الخ
 الخ حقیقتہ محضہ نفسا لاندان الیکل الخ مظلوم
 رتبۃ تسمی عندہم بالناسوتیۃ المعنویۃ جہا
 ہر الخ الخ بعد بعد الی الخلی علی راس

حجاب اعظم سے مراد ذات نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر جہاںک
 ولات کرتا ہے اس پر قول اس قدس سرہ کا میں تین
 وجہاںک الا اعظم القایم ملک بین یدیک اور تحقیق ذات نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کو تعبیر کیا حجاب اعظم سے اس کی حقیقت
 انحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبدعات کا اول اور اعظم
 وجہاںک کر کیا ہر قوم فیجس اس قربانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے کہ اول خلق اللہ نورہ اور اس سے شیعہ بین
 حقیقتیں ہیں حقیقت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ویدہا
 کے اور حقائق کے اور روح مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نبی الانبیاء ہے کہ شیک انبیاء کی حق نے اخذ کئے علوم اور مہر
 ہر اس روح مبارک کے جس طرح نبی ترجمان حق ہر نبی قوم
 میں اور واسطہ ہر الدین اور قوم میں ہی طرح روح مکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ترجمان حق ہر ارواح میں اور واسطہ
 الدین اور ارواح میں اور ہر اس قول اللہ تعالیٰ کے
 طیف او اجناس کل امتہ شہید وچنانکہ علی ہر اول
 شہید اشارہ ہے طفرہ اس کے بنامین کہ ہر اول اشارہ ہے
 طفرہ شہد کا ورنہ کی صورت اشارہ بنامین جس سے مجری طہر
 اور اس صورت کی زبان میں بیان ہوئی اشارہ احکام واسطہ ہر
 اور میں حق کو اور اس کی مخلوق کی اور ہر مخلوق کے قرب کا
 حق سے اور اشارہ ہر اول اس سے ہر بیان کیا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 واسطہ بین عالمین کا ورنہ قسم کہ بین واسطہ موافق بین
 اشیات کے تو دل وہ مرتبہ ہر جس کو قوم حقیقت محمدیہ کہے ہیں
 اور وہ ایک تعین کلی ہر خارج میں واسطہ کلام مبارک کی اور ہر
 تعین سے ہر جہاںک انورہ دیک ورنہ ہی ہر اور تعین مذہبی
 حقیقت ہر کی کہ نہ نفس ہر انسان کلی کی طرف اپنی مظاہر

شہادت کی تہذیب اس شہادت کے لئے کہ انبیاء کی شہادت کی طرف اشارہ ہے

لربیع سن من اقامۃ الاموال العجا و فطر
ابصار عجم و آذانی صیر و طوبی غلیف حتی یشہدوا
بالوحدانیۃ و یتہنوا ویصلوا الحاکم اللہ المقطعة
بافعال الکلیفین و غیر ذلک من المعارف الجلیلة
واکمل الاغلیاء من کان علی قلب خالق الانبیاء صل
اللہ علیہ وسلم فی اللہ النشآت الثلاث لکن الحقائق
الجزئیة المستعدة لکمالات الجمیة والحقبة و ما یضاهی
لا یحتین الاجزاء الخیار الانسان الکیل بحیالہ فاول
تعمیدہ فی الخارج یضاحی و یسامت التعمین للروحی
من الحقائق الکلیة فلا یظهر من الحقیقة الخدیة
الواصل الی الحقائق الجزئیة والاعدت تعینا و کتب
الجامعیة مبداءا عنہا و انشاء الاستعدادات اللہ
یولاء عن الروح الخدی فیلیکن من مرتبة الصطابا و اقل
او اسرار و جی هام تعدد قاذاتھا عن اوتنقل
الشیخ قدس سرہ یتجہل الی ربہ تبارک و تعالیٰ
بفسان استعدادہ ان یصل من و فہم سیدنا و اولادنا
صلی اللہ علیہ وسلم بحسب النشآت الثلاث و
کمالہا الختصر یکل منها فخر من سن لہ و اذہ
من الکمالات الناسوتیة بقول اللہ اجعل الی حب
الاعظم حیوة روحی اعظم بوالروح المنفوخة
فی البدن للہ برفقہ للہ بالبدن للہس و الحکمة و حقی
لا فزا لجزئیة المستعدة لکمالات الجزئیة اللہ
اشرف الارباء الصنعة الناسوتیة فی الافراد
الکلیة المستعدة لکمالات الجمیة ولا یخفی عن
تشہید المند و الواصل منہ صلی اللہ علیہ وسلم

جب عمر مبارک چالیس برس کے ہوئے کہ گمراہوں کو راہ ہلائے
اور اندہوں کو میثالی اور بہرون کو کال و لون کو ہدایت بخشی
کہ انہوں نے وحدانیت الہی کی گواہی دی اور تہذیب پائی
اور حیلے اعد کے حکم جو تعلق افعال کا کثیر کثیر ہو اور اسکو سوا
اور معارف جلیلہ اور اکمل الاولیا و شخص ہی جو قلب خاتم
الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ان تینوں نشات میں لیکن
حقائق جزئیہ مستعدہ واسطے کمالات محبت و محبت اور ان
دعائے مانند کہ نہیں تین ہوتی مگر یہ جزئیہ اختیار کرنے انسان
کلی کے اس کے مقابل میں پس اول تین تین جزئیہ کا خارج
میں شاہد اور ہموش ہی تعین حقیقی کا حقائق کلیہ پر نہیں
ظاہر ہوتی مدح حقیقت محمدیہ کے جو حیل ہر طرف حقائق جزئیہ
کے مگر وقت اس کے تعین کی اور جامعیت کی پیش حقیقت محمدیہ کے
اور عقیدہ و استعدادات کا یہاں ہر اثر روح محمدیہ سے
تو ہوا مرتبہ عطایا کا واحد اور اسرار ان کے وجود کا استعداد
یہ بات تہذیب ہوتی تو اب ہم کہتے ہیں کہ شیخ قدس سرہ یہاں
درازی کرتا ہے رب تبارک و تعالیٰ سے بزبان اخوت و
کہ کہ اعد اسکو کوئے وارثوں سے سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے بحسب نشات ثلاثہ کے اور کمالا مستعدہ جو
ایکین میں اپنی سیر کی اپنی سیر اس کے کمالا ناسوتیہ سے
اس قول کو ساتھ کہ اللہ اجعل الی محباب الاعظم حویہ روحی کبریا
اخص روح منفوخ فی البدن جو ایسی کہ بدن کی مدد سے اور اسکی
حس و حرکت کے ارادہ کے نزولی اور وہی افراد جزئیہ میں
واسطے کمالا جزئیہ کے جسکا بمنہ اشارہ کیا ہی بمقابل صورت
ناسوتیہ کی ہر فرد کلی کے جو مستعد کمالا جمیہ کے ہوا اور کچھ
چراہم انہیں حسن تشبیہ اس مذکورہ و اول جزئی علیہ وسلم

طرف روح اس مستفید کے ساتھ حیات کے یہی حیات کہ وہ
کمال اول ہو و اطوار روح کے تعبیر کیا اس نسخہ اس سوال سیراٹ
صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال اور سچے ساتھ اس قول کے کہ درود
حقیقۃً اور یہ اس واسطے کہ حقائق جو نہیں بشک نظر کرتے ہیں
اس جگہ سے کہ تعین ہوتی ہے ارواح کلیلہ اور پوچھنا
نہیں وہ کس طرح تعبیر ہوگی یا اسی مدوجو قول ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے طرف حقیقت اس مفید کے ساتھ اس
سر کے جس سے کھانا سہا جاتا ہے اور صریح و اطوار کمال
اور میں ہتھکڑیاں مستمروا ہم خط و احد جس طرح ہے
اور تعبیر کیا اس سے سوال اس کا سیراٹ اس کی مواقع ان کمال
کے جسکی و شہر ہوتی ہے حقیقت محمدیہ اگرچہ نہیں ظاہر ہوتی
مگر سچ سوال اس مرتبہ کے جو اس کا قول ہے و حقیقت جامع ہر
حوالہ کا اور یہ امر اس کے ہر ملکیت ساتھ اس کے کہ لازم ہوتی ہے
ظہور و قافین کثیرہ کے مقابلہ نشأت خارجیہ کہ رقیقہ جمال ہے
ایک نشاء کا اور اس کے حوال کی فتور و مدوجو اصل صلی اللہ
علیہ وسلم سے اس مرتبہ میں طرف مستفید کے اس کی صورت
جمع حوالہ ہے ساتھ اس میں کے اصل و ذائقہ کذا الک حقیقۃً
تحقیق گردانائے کا متحقق ہر خارج میں اور اس سے
فیض حدس ہر مدخی نہیں وضع مظہر سے مکان صغیر
کہ اشعار ہے اس بات کا کہ تحقیق صادر ہے اس سے
بسیب اسکے ہونے کے حق تیسے متحقق بذات متحقق لغیر و اور
اول اشعار پس بیشک وہ وجود الوجو دات باہیت
الابیات ہے تحقیق واسطے عارف کے ہے وصول
الاسما و التجلیات کے برابر ہے جو کہ یہ کہ وصول الی اللہ علم ذات
اور اس کا ادراک یا نہ اور وہ جو ہم ہوتا ہے یا نہ یا نہ

الی روح من المستفید بالحق للہ ہی کمال و لا لک
و عبر عن سوالہ بآثار من الکالات الروحیہ بفق
و درودہ میں حقیقت و ذلک لان الحقائق الجزئیۃ انما
تتضمن من حیث تتعین الروح الذکیۃ و لا یحتمل
فی التعبد عن المادۃ الواصل منہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی حقیقۃ تھن المستفید بالسر الالی فیہم من
الوجہ و لاصل نیت للآثار و الکالات و تعین
الاستعدادات و لست مستعداً انما علی غلط واحد من
الحسن و المبراة و عبر عنہ سوالہ بآثار بحسب
الکالات للہ و در شعاع الحقیقۃ المحمدیہ و ان لم یظہر
الایما دون ذلک المرتبہ بفق و حقیقۃ جامع علی
و ذلک لان الالحادیۃ بہن الوجہ تلازم ظہور
رقائق کثیرہ بآثارہ اللہ شاکف الخاجیہ کل رقیقۃ
اجمال نشأت و معرفۃ لاحوالہا فالمدۃ الواصل منہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی حدۃ المرتبہ الی حقیقۃ
المستفید صوریۃ جمع الحق الیہن المتعین اجعل
ذلک کذلک بتحقیقک و التحقیق جعل الشہر متحققاً فی
الخارج و المادۃ فیض المقدس و لا یحتمل فی
وضع المظہر مکان المضمون الاشعار بان التحقیق
صادر ہمنہ من جہۃ کونہ حقاً ای متحقق بذات حقیقۃ
لغیر و اول الاشیاء فانہ وجو د الوجو دات
و ماہیۃ الماہیۃ تحقیق للعارف و وصول الی
الذات و وصول الی الاسماء و القلیات سوال
قلنا بان الوصول الی الذات علم ہا و ادراک ہا
اولاً و انہم خلاف ہا ذکرا من کلام المحققین

هناك ما هو جرح قسوس جرح الى لاجواجوا مكان
لان كل شيء لما تحقق بتحقيق الواجب له وانما وجد
بإيجاب الواجب ايا ذهابا لكل شيء كمال الواجب
واقترضا وهذا الكالات مبداء معد ورهانه
الاشياء وكنه حقايقها لكل كمال يقتضيه شيئا
وكل شيء مجاز الى كمال مخصوصه كان هنالك
والاشياء امر واحد غير ان هنالك من لوازم العلم
واعتبار ان لافلتية بمنزلة العلم والقدرة والحياة
ولذلك على اللاحقه صادره ومنه فكانت لها التفسير
بيان ان كل ما هو جرح فانما هو معلول الواجب لا
يكون معلولا لا يمكن ان يتحقق وليس حاجه
هنالك المعلولات الله تعالى مثل حاجه البناء الى
البناء قبل حاجتها واصل تفرد وها هو جرحها وتحققها
وتقومها مسئلة في ذاتها موجوده والمجمل لها
وتحققها اياها كنه وجرحها وتحققها الاخير
وانما مشا امتثالها اعياد بعضها من بعض امين
بعض الحاد لايجاد والتفريق والتفريق من بعض
فهذا الامر يباقي من ارتباط الصواب بمجملها
يقترضا حتى الاشياء لفا علما فيعلم الاول نهالك
الاشياء بلت الاشياء لاجواجوا المسمى في الواجب
وهذا علم الواجب لها يوجد هذا الامكان سواء
في ذاته يات والخبر ذات والحق انه لا حاجه
الى وسيط الجواهر العقلية المسمى فيها صواب الاشياء
الا في المشر وضات لا لا تحقق لها الا في فرض
الافاض كاشاب الغوال فندبر كلامه حتى لا تدبر

وہاں موجود یہ تھوڑی سی کھجور تھی کہ نہ ساتھ چودہ مکان کی کو اسلے کہ
ہر شے متحقق ہوتی ہر تحقیق وہاں کہ گدا پالی جاتی ہر ساتھ ایجاد
واجب کے پیش نظر کے کمال اور واسطہ واجب اور فاضل اور یہ کمالا
مبدأ میں ان شے کے صدور کا اور نہیں ہیں بلکہ خالی مکان پر کمال
مقتضی ہر قسمی شے کا بخضو و شری مصلح ہر طرف کسی کمال کی
بخصوصہ گویا یہ کمالا اور شاید اور واحدین سوا انکو کہ یہ لازم
واجب ہیں اور اعتبار ادا کی ذاتیہ بمنزلہ علم کی ہیں اور قدرت
اور حیات کے اور یہ معلول تو ان میں واسطہ کے کہ صادر ہوئی ہیں اس
اور دوسری جزو نہیں ہی وہ جب فیصلی ہیں ان کی کا یہ کہ ہر موجود
معلول وہاں کا اور جو نہیں ہر معلول نہیں ممکن ہر اس کا تحقق
اور نہیں ہر حاجت ان معلولات کی طرف البدو کو شل حاجت
معاملہ کی طرف مکان کی بلکہ حاجت معلولات کی اور اصل ان کی اقرار
اور جو ہر اور تحقق اور تقوم کی مستمر وجہ ہے کہ موجود ہیں اور
ایجاد واجب کا ہر واسطہ انکی اور تحقق کرنا اس کا ان کو کہہ کر
انکی وجود کا اور انکی تحقق کا نہ کچھ اور جزاں نیست نہ منشا
استیازا یہاں کہ بعض ہی بعض کو امتیاز سے بعض قسمی اسامی کا
اور تحقق اور تقوم بعض پس یہ ازواج بہت قوی جزا بہت معلول
انچ کل مختلفہ ہر خصوصیات کا واسطہ انکی فاعل کی ہر بنا جو اول
آشیا کو اساتذہ ان شے کے ذرا کو صدر سے ہر فی الوجہ اور یہ علم
واجب کا واسطہ انکو ساتھ انکو وجود مکان کی ہر برابر ہے
اس میں مادیات اور مجردات پس حق یہ یہ ہے کہ کچھ
حاجت نہیں واسطہ جو اہر عقلیہ قمر سے فیہا مصولا آشیا
مگر مفروضات میں جو متحقق نہیں ہوئے
مگر فرض فاضل میں جیسے قول کے واثق پس
غور کر اس کلام کو جیسا حق ہے اسکے غور کر نیکا

و یقبل حکمها الکلمة بثلث الصلوات الخاصة و فی کل
 حصص من ذهب خالص و یكون مذاط الحقیقة
 هذا الوجود الشبهی **و اما المعنی** المحیة و هو الماء **و اما**
الواضح فی العلم بعلمهم و اهل الاستنباط باستنباط
و اما المعنی الدقیق فلا یوقف علیه الا بالنور النبوی
 الکاشف عن احکام اللذی یبصر القاهر علی البصر **و اما**
قلنا ان هذا یروی من بعد و اذ اتهم هذا فنقول ان
 لی ان فی المذهب الحنفی ستر عامضا لولا اذ الخ
 فی هذا المذهب الغامض حق و جدات باستنباط
 ان لهذا المذهب یومض ان هذا علی سائر المذاهب
 بحسب **المعنی الدقیق** وان کان بعض الاربعین
 بحسب **المعنی الاولی** و شاهدت ان هذا السر هو
 ربما یندرک صاحب الکشف نوع اذ ان فی کل هذا
 اندر حجة سائر المذاهب بما یقتلها بالانصاف
 فیما و ینشهر رؤیا حادثة علی الاذن بالحق الحق
ما قلنا فعض علیه و جدنا **هذا** **مشهد اخر**
 دخلت الکعبة المستوفیة و توجهت الی **و قد**
فقیه الی حقیقة الصراط المستقیم الی **و قد**
 الله عبد و سلم بان خط خطا و خط خطا
 الی آخر الخ فی کل نهائی حاق الوسطین احوال
 بعض من بعض ذلك فی الی القوف و بعضه
 ذلك عن ذی الله ان کل طبقة ذکرة و غیبة
 صراط مستقیم و لیس لصلوات مستقیم اسما
 نفاذ بالذکر و و حدته نواع من التثبیت الموضح
 الی موفقة لثبته و و جدت کان المذهب یلقبه

او دقید ہوئے بین اسکو احکام کلیہ ساتھ اس موید
 خاص کے انکے اندک میں تو وہ مذہب حق ہوتا ہے اس میں
 اور ہوتا ہے مذاط حقیقت یہ وجود شہیدی و لیس منی علی
 روشن و دہین جسکو پہنچو ان سخن فی العلم ان علم اس
 اہل استنباط انو استنباط اسے اور معنی قوی و نہیں اتھ
 مگر ساتھ نور نبوی کے جو کاشف پر احکام تدبیر قاهر علی
 کا اور یوں ہی جو جو کہا کہ یہ بعد کب فی و گیا او جب بعد
 ہوئی تو ہم کہہ دین کہ کہانی دیا بلکہ مذہب حق میں
 سرغامض پر پھر سید میں اسین غور کیا کرتا تھا کہ کیا
 سرغامض پر یا سنگ مذہب میں سے یا باجو بیان کر کے یا
 اور کچھ شاید ہو اس مذہب حق کے واسطے نہ
 میں ترجیح پر سید مذہبوں پر موافقی اس معنی قوی کے اگرچہ
 بعض مذہب پر یا ترجیح رکھیں موافقی پہلے سر مذہب
 کیا کہ یہ وہ سر جسکو اکثر صاحب ریافت کرتے ہیں
 ایک نوع کا یہی ہے جو اس مذہب کو سبب ہوں پر اور اگرچہ
 تمسک ہوتا ہے اہم اس میں بعض مذہبوں کا با جواب بن
 اسی پر عمل کرنا لیکن حق ہر وہی جو جو ہو کہ اپنے مذہب
 مضبوط و زبور کر پھر کر خوب مشہد اخر میں کہ پیشرفت
 و اس سوال و متوجہ ہوا انو من کی طرف و متعلی جو کچھ
 کی جسکو بن گیا انی صلیم سر اس مذہب سید مذہب
 دونوں طرف و خط و خطیہ آخر حدیث کہ ہم اس حقیقت
 و اس نفوس کے کہ بعض مذہب حق کے ہوا بعض
 سوا یہی مدد سے یہ کہ ہر طبقہ کی طبیعت کے ہر مد
 مستقیم ہے اور یہیں ہر مستقیم نام کسی تکلیف جو کہ
 ہر مدد کی طرح کائنات رہنا اور صحت اور القیاد میں اور

الى النفوس فيتلذها من الاكل والشرب والامام لا يحل له
 ويكون اقلها لثقة بعد ما عن الامام ليس الوصل
 اليه بفتح كسب من النفوس ووجبات الصراط
 المنصوب على ظهر جنة ثلثة اركان الحقيقة يلقية
 البارى في الافاق حذو واللق هذا في عالم الانفس
 ووجبات لجوف النجاسة خصوصية بون الصراط
 المستقيم ووجبات الاشياء الحقيقية بدين امثال هذا
 المعاني مناسبة لكل المتقوفة في عالم الحشر
 بتقوية هذه المعاني بصورها وهذا امر وجود
 المنبر والمسيح للدين والاسطوانة الحادة هذا
 وقدر قوله صلى الله عليه وسلم اربع منبري وبين
 روضه من رياض الجنة **تحقيق** الافعال لله
 يغفلها الانسان بالارادة والاختيار لها اسباب
 فوجب صدور رعاها كاعزم على الفعل حتما نفس
 كذا مع مطاوعة الجوارح الى غير ذلك من الاصول
 الخفية التي لا يمكن ان يغفلها العبد وكل امرئ
 تلك الاصول على توجيه مثلا وجود الشوق للبعث
 من الاعتقاد الحازم بالظن من نفس كذا او حال
 كذا يوجب اعزم ولهذا لا سيما ايضا حال كذا
 وهو امر لا يحصى يندفع الى الوجوب البات فهو موجبة
 بايجاد الله تعالى صادرة من ارادة العبد التي
 ارادته ايضا واجبة لا سيما بها اثرها بالامر
 وحسب لصورتها في النفس لصدورها بقصد
 منها ولا تنفرد حق من قواها بها ووجب ان تنال
 النفس او تتعجز بها بعض التنبه في هذه الاصول

نفوس میں تو اکثر نفوس کو سکھ قبول کیے ہیں بسبب لہذا
 الہی کے اور قلیل چوتھ ہیں جسکی تعلق الہام سے عین
 نہیں ہے وصول اسکی طرف ممکن کسب سے نفوس
 کے اور میں نے پایا صد کو جنم کی پشت پر نصب کیا
 مثال اس حقیقت کے کہ دلا ہے اللہ تعالیٰ نے بتی
 کے موافق اس کے جوہر الاگیا جو عالم انفس میں اور میں نے
 پائی جو کہ کعبہ شریف کو خصوصیت اس صراط مستقیم سے
 اور علوم کیم میں نے بہت چیزیں کہ نہیں اور انسانی
 میں مناسبت ہے ایسا ہی مقوم عالم حشر میں ستم
 قائم کرنے ان سحافی کے انکی صورتوں سے اور یہ ہے
 وجود شہر مسجد نبوی اور اسطوانہ خانہ کا اس جگہ اور
 اس کا سر جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے
 دینی روضہ میں ریاض الجنۃ تحقیق جو فعل انسان
 ہے ایہ ارادہ اور اختیار سے ان فعلوں کے وکسب
 ہیں کہ موجب ہوتی ہیں انکی مدد کے جس عزم کسی
 فعل کا ضروری نفس سے ایک طرح کا ساتھ اعانت
 اعضا کے اور اسکو سوا بہت امور خفیہ جنکا کم احاطہ ہو
 ہے انکی غامض ہو جنکا سبب یک نہیں ہے عزم اور ہر
 ان امور میں سے جو اس کے واسطہ ایک ایسی علت ہے کہ
 وجہ کرتی ہو مثلاً ہوا شوق کا یا شوق کر کے کعبہ ہوا
 ہے مقصد حازم یا ظن سے ایسے نفس سے حال میں
 کرتا ہے عزم اور ان سبب کے واسطہ بھی عین غیظ
 اور یہ جانتا کہ چاہو کالو چاہا واجب تک کہ غیظ ہو
 وجہ قاطع تک پس وہ موجود ہیں اللہ تعالیٰ کے
 سے صادر ہے جگہ اس کو لیکن اسکا مادہ ہی واجب ہے

کے سبب سے کہ یہ حیوانات ارادہ باشر بہ انسان حاجت ہر مقصود جو نفس سے واجب صدقہ نفسانی اور روحانی

لہا و موافقتہا و بتقریباً صبیحہ بان یكون مثله
 المقید شہرہ بالمثال المطلق فیعتقد فی المطلق صورۃ
 التعمیم و الذالہ و یجد مہا لا تکرر مہمون من تلك الصفة
 فیحصل استیساہ السر و الایام و بان یكون ارادۃ الخیر
 بالخاص حصۃ فی حقہا و نغمۃ کل خالق فانی الدنیا
 اوفی الاخرۃ و کل احتمال من حلق الاحتمالات علی
 موجہ فلا یكون فی الوجود الا ما یجب و لکن انک ظہور
 الشریع و لجب من المبدء اذا علم الخیر و معتقد
 فی هذه الصوره فیکون وجود الاعتقاد الجازم
 بحسبہ فی النفوس الصالحہ و غیر المتدلسۃ بآداب
 الشیطانیۃ و اجاب عند ظہور المعجزات و دلالتہ
 العقل الصالح علی صدق الخیر و بالتفہیم من حصر
 الغیب و یكون الصراف الارادۃ و العزم الی
 الجبران علی حسب الاعتقاد الجازم و اجاب فی الکثر
 النفوس فیظہر رحمۃ اللہ ببعث الرسل و اعطى
 الکتاب تنوینہ و للہ الحمد و العلیۃ

اُس کو یا موافقت سے ساتھ ہوگی یا کسی تقریبات خارجہ
 ساتھ اس طور کے کہ ہوشال اسکی مقید درحالیکہ غیبیہ
 ساتھ مثال مطلق کے تو معتقد ہو مطلق میں صورت تنہا
 یالم کے اور اسکی خادم ہوں وہ ملائکہ جو الہام کو جانتے ہیں
 اُس درگاہ سے تو حاصل ہو اسباب سرور یا الہامیہ کہ ہو
 ارادہ لوگوں سے خیر کا رحمت اسکی حقین یا عذاب اسکی
 یا دنیا میں ہو یا آخرت میں اور ہر حال کیو اسے اہل اختیار
 سے علل موجب ہیں پس نہیں آئے جو دین کو فی حیرت
 جو ہے اور اسکی طرح ظہور شرع و اسبابہ سے جب سچ
 اہل تصوف سے متبرکین ہیں تاہی وجود اعتقاد جازم فاسکی
 نفوس صالحہ میں آلودہ ہوا ہوا خاستوں شیطانیہ جو ذوق ہو
 معجزات کے اور دلالت عقل کے صریح او بر صدق ہمش کے
 جسکی خبر دیتی اور تلقی اسکی درگاہ غیب اور ہوتا ہے پھر ارادہ
 اور عزم کا طرف جاری ہوگی موافق اعتقاد جازم کے جب
 نفوس میں پس ظہور ہوتی ہو اللہ کی رحمت ساتھ ہی ہر
 اور نازل کرنے کما لو کہ او تمام کرنے نعمت اور اللہ ہی
 واسطے ہے حجت بالذکر تمام شہرہ ستم ستم ستم

خاتمہ الطبع

الحمد للہ الذی جعل اہل العلوم اشرف الاشخاص خصوصاً اہل العلوم الشرعیۃ و المعاد و السلام علی سید الانبیا
 محمد المصطفیٰ و علی الداہیۃ و اصحابہ المقدر علی هذا الکتاب المستطاب المسی فیوض المحبین و قد وقع
 غرض من اہتمامہ فی اشہر المحرم الحرام و سئلہ ثمانیۃ و ثلثاتہ بعد الاف من ہجرۃ البقی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
 بعد حدود صلوۃ کے عرض کرتا ہے بندہ سید ظہیر الدین عرف سید احمدیہ مولوی سید ناصر الدین صاحبہ نور سید
 ماہ فریح الدین صاحبہ رحمت و بلوی رحمۃ اللہ علیہ کہ جب یہ حضرت مولانا اسحاق صاحبہ رحمت بلوی رحمت اللہ
 علیہ ہجرت فرما گئے اور مولوی محمد مخصوص بہر صاحب خلف مولانا شاہ فیح الدین صاحبہ رحمت انتقال ہو گیا درگاہ
 ماجد حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ کا تہنیت چاہی سال ہی غیر آج و آج ہے اگرچہ اولاد مولانا

